Urdu Novels Ghar

بے رحم یار میرا

از قلم رمشا حیات

ڈیڈ آپ سمجھ نہیں رہے

میں اُس لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں ..

شمس نے اس بار تھوڑا غصے سے کہا

وہ کب سے اپنے باپ کو سمجھا رہا تھا

جو سمجھے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

بیٹا ایک غریب گھرانے کی لڑکی کو میں کبھی بھی اپنی بہو نہیں بناؤ گا۔

اگر تم چاہو تو وہ لڑکی آج رات تمھارے بیڈروم میں موجود ہو گی

لیکن شادی ہر گز نہیں ہونے دو گا

Urdu Novels Ghar

شفیق صاحب نے اپنا فیصلہ سنایا اور وہاں سے چلے گ ئے۔

ڈیڈ مجھے وہ لڑکی ایک رات کے لیے نہیں چاہیئے مجے وہ ساری زندگی کے ل ئے چاہیے۔

اور شادی تو میں اُسی لڑکی سے ہی کروں گا وہ بھی آپ کی رضامندی سے شمس نے دل میں سوچا

اور خود بھی وہاں سے چلا گیا۔

....

رابی بیٹا تمہاری جاب کا کیا بنا تہمینہ بیگم نے اپنی بیٹی سے پوچھا۔

امی اِنٹرویو تو دے آئی ہوں لیکن مجھے امید نہیں ہے کہ مجھے وہ جاب مل جائے گی۔

رابی نے مایوسی سے کہا

رابی بی اے کی طلبہ تھی

باپ اکثر بیمار رہتا تھا

رابی نے سوچ لیا تھا اپنی پڑھائی کے ساتھ جاب بھی سٹارٹ کرے گی

Urdu Novels Ghar

تاکہ اپنے باپ کا سہارا بن سکے لیکن رابی کافی اِنٹرویوز دے چکی تھی

لیکن ابھی تک رابی کو جاب نہیں ملی تھی

کیونکہ رابی کے پاس کسی قسم کا کوئی ایکسپیرینس

بھی نہیں تھا۔

تم فکر مت کرو تمہیں جاب مل جائے گی

تہمینہ بیگم نے پیار سے کہا

اچھا چلو کھانا کھالو صبح سے تم نے کچھ نہیں کھایا تہمینہ بیگم نے اٹھتے ہوئے کہا

امی کھانا کس نے بنایا ہے رابی نے اپنی ماں کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا اور رابی کو یقین تھا کہ اس کی ماں فیری کا نام لے گی۔

Urdu Novels Ghar

ارے بیٹا تمھاری نالائق بہن کو کہا تھا پتہ نہیں اب اُس نے کھانا لگانے لائق بنایا بھی ہے کہ نہیں تہمینہ بیگم نے نحوست سے کہا۔

نرمی ان کے چہرے پر رابی سے بات کرتے وقت تھی اب اس کی جگہ نفرت نے لے لی تھی۔

امی میں نے اپ کو کتنی بار کہا ہے فیری سے کام نا کروایا کریں وہ ابھی چھوٹی ہے اسے پڑھنے دیں

رابی نے اپنی ماں کو کہا

چھوٹی پوری اٹھارہ کی ہو چکی ہے تمھاری فیری اور کرتی ہی کیا ہے اگر میں نے تھوڑا بہت کام کہہ بھی دیا تو کون سی قیامت آ گئی ہے تہمینہ بیگم نے غصے سے کہا اور وہاں سے چلی گئی تھیں

رابی کو فیری بہت عزیز تھی اس گھر میں نا تو تہمینہ بیگم فیری کو پسند کرتی تھی اور نا ہی فاروق صاحب فیری سے ٹھیک سے بات کرتے تھے۔

رابی کوایک بات سمجھ نہیں آتی تھی کہ فاروق صاحب کیوں اپنی بیٹی سے بات نہیں کرتے تھے تہمینہ بیگم کی نفرت اس لئے تھی کیونکہ فیری ان کی سوتیلی بیٹی تھی لیکن فاروق صاحب کا تو خون تھی۔

اگر تہمینہ بیگم کبھی کبھی غصے میں فیری کو ڈانٹتی تو فاروق صاحب ان کو نہیں روکتے تھے خاموش رہتے یا وہاں سے چلے جاتے تھے پھر

رابی اپنی ماں کو روکتی تھی۔

....

بہو حیدر شاہ کہاں ہے؟

داجی نے اپنی روبدار آواز میں ہیرا بیگم سے پوچھا

داجی وہ کچھ دنوں کے لئے وجدان شاہ کے پاس شہر گیا ہے۔

ہیرا بیگم نے ادب سے جواب دیا

پتہ نہیں اپنا کاروبار ہونے کے باوجود شاہ کو کیا پڑی ہے جو شہر میں اپنا کاروبار سیٹ کیا ہوا ہے

میں مانتا ہوں آج وجدان شاہ کا نام مشہور بزنس مین میں شامل ہوتا ہے لیکن اسے اپنے گھر والو کا بھی خیال ہونا چاہیے

داجی نے کہا

داجی آپ جانتے تو ہے چھوٹے شاہ کو گاؤں میں رہنا پسند نہیں ہے اس لئے وہ یہاں سے چلا گیا ہے

ہیرا بیگم نے اداسی سی کہا۔

ہیرا بیگم کو حیدر کی طرح وجدان بھی بہت عزیز تھا۔

حیدر تو اکثر کام کے سلسلے میں گاؤں سے باہر ہی پایا جاتا تھا۔

Urdu Novels Ghar

بہو میں نے حیدر کے لئے ایک فیصلہ کیا ہے مجھے امید ہے تمہیں اس سے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔

جی داجی ہیرا بیگم نے نظریں جھکا کر کہا

داجی ہیرا بیگم کے سر پر پیار دے کر وہاں سے چلے گ ئے تھے۔

جب ماہین بیگم ہیرا بیگم کے پاس آئی

ماہین تم جانتی ہو داجی کیا چاہتے ہیں

لیکن حیدر کبھی بھی ان کی بات نہیں مانے گا مجھے بہت ٹینشن ہو رہی ہے ہیرا بیگم نے کہا

بھابھی آپ فکر نہ کریں سب ٹھیک ہو گا ٹینشن لینے سے آپ کی طبیعت بھی خراب ہو سکتی ہے ماہین بیگم نے فکر مندی سے ہیرا بیگم کو کہا

ہیرا بیگم ماہین بیگم کی فکر مندی پر مسکرا پڑی تھیں

لیکن ماہین بیگم جانتی تھی انہوں نے ہیرا کو تو حوصلہ دے دیا ہے لیکن داجی اپنی ضد کے پکے ہیں

پر داجی بھی یہ جانتے ہیں کہ ان کا پوتا ضد میں ان سے بھی چار قدم آگے ہے۔

اگے کیا ہو باتھا یہ تو حیدر شاہ کے آنے پر ہی معلوم ہونا تھا۔

....

داجی گاؤں کے چودھری تھے لوگ ان کے پاس اپنے مسائل لے کر آتے تھے

داجی کی گاؤں میں بہت بڑی حویلی تھی۔

داجی کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔

ان کے بڑے بیٹے کا نام سلیمان شاہ اور چھوٹے بیٹے کا نام وسیم شاہ تھا۔

سلیمان کی شادی ان کی کزن ہیرا بیگم سے ہوئ تھی

ہیرا بیگم نرم دل کی مالک تھیں ہر کام صلہ سے کرنے والی ہر ایک کے بارے میں سوچنے والی۔

Urdu Novels Ghar

ان کا ایک بیٹا تھا حیدر شاہ۔

چھوٹے بیٹے کی شادی بھی اپنی کزن سے ہوئی تھی جس کا نام ماہین تھا ماہین بیگم ہیرا بیگم کی دوست بھی تھی ان دونوں کی نیچر سوفٹ تھیں۔

اور ان دونوں نے اپنے نرم مزاج سے حویلی کو بہت اچھی طرح سنبھالا ہوا تھا۔

ان کا بھی ایک بیٹا وجدان شاہ تھا۔

داجی بیٹی کا نام عالیہ تھا

وسیم شاہ کی شادی کے بعد عالیہ کی شادی ہوئی تھی۔

عالیہ بیگم نے اپنی پسند سے فیملی سے باہر شادی کی تھی

داجی نے عالیہ سے اپنا تعلق ختم کر لیا تھا

داجی کی بیوی (ثریا) نے بہت کہا کہ بیٹی کو معاف کر دے لیکن داجی نے عالیہ کو معاف نہیں کیا کیونکہ داجی فیملی سے باہر رشتہ کرنے کے حق میں نہیں تھے۔

Urdu Novels Ghar

داجی نے عالیہ کو معاف نہیں کیا

اکثر ثریا بیگم اپنے شوہر سے چھپ کر عالیہ کو ملنے جاتی تھی اور ان کے ساتھ حیدر ہوتا تھا۔

جب عالیہ نے ایک ننھی سی جان کو جنم دیا تو حیدر بہت خوش تھا۔

حیدر نے کہہ دیا تھا کہ یہ اس کی اینجل ہے اس وقت ثریا بیگم اپنی بیٹی کے پاس موجود تھیں۔

اس کے بعد حیدر یا تو اپنی دادی کے ساتھ عالیہ کی طرف جاتا یا اپنے ماں باپ کے ساتھ لیکن داجی کو ان سب کا معلوم نہیں تھا۔

حیدر کو اپنی اینجل کے ساتھ کافی لگاؤ ہو گیا تھا

ایسے ہی چھ سال گزر گئے

جب حویلی میں خبر پہنچی کہ عالیہ اور اس کی بیٹی کی کار ایکسیڈنٹ میں موت ہو گئی ہے

حیدر اس وقت بارہ سال کا تھا اسے تو یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کی پھپھو اور اینجل دونوں اب اس دنیا میں نہیں ہے۔

یہ خبر سن کر داجی ٹوٹ گئے تھے عالیہ ان کی لاڈلی بیٹی تھی۔

ثریا بیگم یہ خبر سن کر خالقِ حقیقی کو جا ملی تھی۔

دوسری بیٹی کا نام سدف تھا سدف بیگم

کا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں تھیں۔

سدف بیگم داجی کے پاس ہی رہتی تھیں ان کی شادی بھی اپنے ایک کزن سے ہوئی تھی جو زیادہ امیر نہیں تھا۔

داجی گاؤں کے چودھری تھے ان کی اپنی کافی زمنین تھیں پیسے کی ان کے پاس کمی نہیں تھی۔

سدف بیگم کی بڑی بیٹی کا نام صوفیہ اور چھوٹی کا نام سارہ تھا اور ان کے بیٹے کا نام ابان شاہ تھا۔

ابان حیدر اور وجدان سے کافی مختلف تھا۔

اسے ان دونوں سے ہمیشہ چڑ رہتی تھی۔

حیدر وجدان سے دو سال بڑا تھا لیکن دونوں کو دیکھ کر لگتا نہیں تھا کہ حیدر بڑا ہے۔دونوں ہم عمر لگتے تھے۔
دونوں کزن ہونے کے ساتھ کافی اچھے دوست بھی تھے۔

وجدان کو گاؤں کا ماحول بلکل بھی پسند نہیں تھا اور داجی کی رسموں سے تو وجدان کو ہمیشہ سے چڑ رہی تھی۔

اس لیے وجدان جب پندرہ سال کا تھا تو گھر والوں کی ناراضگی مول لے کر شہر چلا گیا تھا۔
وہاں جا کر وجدان نے اپنی پڑھائی بھی جاری رکھی اور ساتھ جاب بھی کرتا رہا۔

حیدر نے وجدان کا پورا ساتھ دیا تھا پھر آہستہ آہستہ وجدان نے اپنا بزنس شروع کیا تھا اور آج وجدان کی کمپنی کا نام ہر جگہ پر مشہور تھا۔

حیدر گاؤں میں ہی رہتا تھا حیدر اپنی پڑھائی کے لیے ملک سے باہر چلا گیا تھا

وہ تین سال پہلے ہی گاؤں واپس آیا تھا اور گاؤں کی ساری ذمہ داری کو سنبھالا تھا۔

آبان اپنی موج میں رہنے والا لڑکا تھا اس کا کہنا تھا جب اتنا پیسہ ہے تو کمانے کی کیا ضرورت ہے

....

کیا کر دیا تو نے منحوس سارا سالن جلا دیا تہمینہ بیگم نے فیری کو بالوں سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا اور اس کے منہ پر ایک تھپڑ مارا .

فیری کی آنکھوں سے آنسو نکل کر زمین ہر گر رہے تھے یہ تو اب روز کا معمول تھا

لیکن فیری کو عادت ہونے کی بجائے مزید تکلیف ہوتی تھی۔

اب بول کیوں نہیں رہی دھیان کہاں ہوتا ہے تیرا بول تہمینہ بیگم نے اپنا ہاتھ دوبارہ اٹھایا ہی تھا۔

جیسے رابی نے بیچ راستے پکڑ لیا تھا امی کیا کر رہی ہیں آپ چھوڑیں اسے رابی نے غصے سے اپنی ماں کے ہاتھوں سے فیری کے بال آزاد کرواتے ہوئے کہا۔

توکیوں اس کی حمایت کرنے آجاتی ہے کام سکھا رہی ہوں اس کو آگلے گھر جا کر میرا نام بدنام کرے گی ماں تو بھاگ گی اُپنے عاشق کے ساتھ اور اس مصیبت کو ہمارے سر ہر چھوڑ گی ٔ ہے۔

تہمینہ بیگم نے نفرت سے فیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

فیری کے دل پر یہ ساری باتیں خنجر کی طرح اس کا دل چیر رہی تھیں۔

آمی بس کر دیں خدا کے ل ۓ بس کر دیں

کیا بگاڑا ہے ؟اس معصوم نے آپ کا کیوں اس کے پیچھے پڑی رہتی ہے۔

میری ایک بات آپ غور سے سن لیں اگر آپ ایسے ہی کرتی رہی تو میں فیری کو لے کر یہاں سے بہت دور چلی جاؤ گی۔

رابی نے کہا اور فیری کا ہاتھ پکڑ کر اسے کمرے میں لے گی ٔ تھی۔

تہمینہ بیگم حیران پریشان کھڑی اپنی بیٹی کی باتوں پر غور کررہی تھی۔جو اپنی سوتیلی بہن کے لئے اپنی ماں سے لڑ رگی ئ تھی۔

....

سر آپ سے حیدر شاہ ملنے آئے ہیں وجدان کی سیکرٹری نے وجدان کو کال کرکے بتایا جو اپنے آفس میں بیٹھا کام کر رہا تھا .

تم نے ابھی تک ان کو باہر کیوں روک کرر کھا ہے ایڈیٹ سوری بول کر اندر بھیجو وجدان نے غصے سے کہا یہ سیکرٹری نئ تھی اس ل ئے اس وجدان کے بارے میں معلوم نہیں تھا۔

اوکے سر سیکرٹری نے گھبراتے ہوئے کہا۔

سر سوری آپ پلیز اند جائے سیکرٹری نے معزرت کرتے ہوئے کہا

حیدر کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی اسے معلوم تھا کہ وجدان نے کیا کہا ہو گا

Urdu Novels Ghar

وجدان نے اس وقت کالی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی کاندھوں پر سفید شال رکھی ہوئی تھی

پاؤں میں پشاوری چپل پہنی تھی

آفس میں ہر ایک کی نگاہ کا مرکز اس وقت حیدر شاہ بنا ہوا تھا۔

کالی آنکھوں میں ہمیشہ ایک چمک رہتی تھی جو دیکھنے والے کو اپنی طرف کھینچتی تھی۔

یار بوس کا کزن تو بوس جیسا ہی ہنڈسم ہے پتہ نہیں کس کا نصیب ہو گا ایک لڑکی نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔

ویسے بہت ہی خوش نصیب ہو گی وہ لڑکی دوسری لڑکی نے بھی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا

چلو جلدی سے اپنا کام مکمل کر لیں ورنہ بوس نکالنے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگائے گ ۓ دوسری لڑکی نے کہا

پھر دونوں کام کرنے لگیں۔

....

رابی فیری کو اپنے کمرے میں لے آئ تھی

آپی آپ کو امی سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی فیری نے اپنی گال سے ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے کہا جہاں پر انگلیوں کے نشان واضح تھے۔

چپ ایک دم چپ رابی نے فیری کو کہا اور اسے بیڈ پر بیٹھایا اور فیری کے گال پر کریم لگانے لگی

رابی کو آج اپنی ماں پر بہت افسوس ہو رہا تھا آج اس نے اپنی آنکھوں سے اپنی ماں کو دیکھا تھا اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس کی ماں نے کبھی اسے زرہ سا بھی نہیں ڈانٹا اور فیری کے ساتھ کیا سلوک کرتی ہے۔

آج بھی رابی کا انٹرویو تھا لیکن راستے میں ہی اسے کال آگئے تھی اس کا انٹرویو دو دن بعد ہو گا اس لئے گھر واپس آگئی تھی۔

لیکن جب اپنی ماں کو دیکھا تو اسے یقین نہیں آیا اسے معلوم تھا اس کی ماں فیری کو ناپسند کرتی ہے لیکن اسے نہیں معلوم تھا کہ وہ اس پر ہاتھ بھی اٹھاتی ہے۔

تمھارے منہ میں زبان نہیں ہے کب تک ایسے مار کھاتی رہو گی بولو کم از کم اپنے بچاؤ کے لئے تو آواز اٹھاوا گر امی تمہیں ایسے ہی مارتی رہے گی تو کیا مار کھاتی رہو گی۔

رابی نے اپنا غصہ فیری ہر نکالا جو منہ نیچے کیے رو رہی تھی۔

رابی کو جب احساس ہوا کہ وہ کچھ زیادہ ہی بول پڑی ہے تو فیری کو گلے لگایا جواب ہچکیوں سے رونے لگی تھی

ایم سوری میری جان پلیز رونا بند کرو

آپی میری ماما بھاگی نہیں تھی وہ لوگ ان کو لے گئے تھے۔

امی یہ بات کیوں نہیں سمجھتی بابا کو میں نے بتایا لیکن انہوں نے بھی کوئی جواب نہیں دیا وہ تو مجھ سے بات ہی نہیں کرتے۔

Urdu Novels Ghar

وہ بھاگی نہیں تھی فیری نے کہہ کر پھر سے رونا شروع کر دیا تھا۔

فیری میری جان میں جانتی ہوں تم سچ بول رہی ہو اور ہم ایک دن ماما کو ڈھونڈ لیں گئے تم رونا بند کرو رابی نے فیری کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا،

ویسے ایک بات تو سچ ہے تم روتے ہوئے زیادہ خوبصورت لگتی ہو رابی نے پیار سے فیری کے گال کھینچتے ہوئے کہا

اور یہ سچ بھی تھا فیری روتے ہوئے بہت خوبصورت لگتی تھی

اس کے دائیں گال پر ڈمپل پڑتا تھا جبکہ رابی کا بائیں گال پر ڈمپل پڑتا تھا

گرے کلر کی آنکھیں سفید رنگ خوبصورت کٹاؤدار ہونٹ اور چھوٹی سی ناک جس میں چھوٹی سی بالی پہنی ہوئی تھی۔

....

فاروق صاحب نے دو شادیاں کیں تھیں۔

پہلی بیوی میں سے فریال تھی

فاروق صاحب کی پہلی بیوی ایک رات غائب ہو گئی تھیں۔

تہمینہ بیگم فاروق صاحب کو پسند کرتی تھی اور انہوں نے پورے خاندان میں بات پھیلادی کہ فاروق کی بیوی اپنے عاشق کے ساتھ بھاگ گئی ہے۔

چونکہ فاروق نے پہلی شادی اپنی پسند کی کی تھی اور یہ بات تہمینہ کو ہضم نہیں ہو رہی تھی۔

فاروق کی شادی سے پہلے تہمینہ کی بھی شادی ہو گئی تھی۔

تہمینہ کے گھر والوں نے زبردستی تہمینہ کی شادی کر دی تھی۔

تین سال بعد تہمینہ بیگم کو طلاق ہو گئی تھی وجہ آج تک معلوم نہیں ہوئی

تہمینہ کی ایک بیٹی بھی تھی جس کا نام رابیل تھا رابیل اس وقت دو سال کی تھی۔

فاروق کی بھی شادی ہو گئی تھی ایک سال بعد اللہ نے ان کو ایک بیٹی دی تھی جس کا نام فریال رکھا تھا۔

فاروق صاحب اپنی فیملی کے ساتھ بہت خوش تھے شادی کے سات سال بعد ایک رات فاروق صاحب کی بیوی غائب ہو گئی تھی۔

فاروق صاحب بہت کمزور ہو گئے تھے ان کے گھر والوں سے ان کی حالت دیکھی نہیں گئی تو فاروق کی شادی تہمینہ سے کر دی اور پھر فاروق صاحب اس شہر کو چھوڑ کر دوسرے شہر میں آگئے تھے۔

تہمینہ بیگم چھ سال کی فیری کو باتیں سناتی تھی کہ تمھاری ماں بھاگ گئی ہے۔

اس وقت تو فریال کو ان باتوں کا مطلب نہیں معلوم تھا

پھر آہستہ آہستہ اسے ان سب باتوں کا مطلب سمجھ میں آنے لگا۔

فاروق صاحب اپنی پہلی بیوی کے غایب ہونے پر خاموش ہو گئے تھے۔

فریال سے بھی بات نہیں کرتے تھے۔

رابیل کو فریال بہت پسند آئی تھی

رابیل کی پوری کوشش ہوتی تھی کہ اس کی ماں اس کی فیری کو ناڈانٹے

فاروق صاحب نے تو پہلے ہی فیری کی طرف سے منہ موڑ لیا تھا اسے صرف رابیل سنبھالتی تھی۔

....

حیدر آفس کا دروازہ نوک کر کے روم داخل ہوا تو اس کا دوست اس کا کزن اور اس کا بھائی سامنے کرسی پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا۔

وجدان نے بلیک تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا ہاتھ میں مہنگی گھڑی بالوں کو اچھی طرف جیل سے سیٹ کیا گیا تھا۔

چہرے پر سنجیدگی اور بھوری آنکھیں کسی کو بھی اپنا دیوانہ بنا سکتی تھیں۔

وجدان نے اپنا کوٹ پیچھے اپنی کرسی کے ساتھ لٹکایا ہوا تھا اور اپنے کف کو فولڈ کیا ہوا تھا۔

حیدر اپنے خوبرو بھائی کو دیکھ رہا تھا جو کسی بھی انسان کو متاثر کرنے کا ہنر رکھتا تھا۔

یار تجھ پر سچ میں شلوار قمیض بہت سوٹ کرتی ہے وجدان نے حیدر کے گلے ملتے ہوئے کہا۔

حیدر وجدان کی بات سن کر ہنس پڑا تھا اس وقت وجدان بلکل مختلف لگ رہا تھا صرف اپنے بھائی کے سامنے حیدر شاہ کے سامنے اس کے چہرے پر مسکراہٹ آتی تھی۔

حویلی چکر لگا لیا کرو چاچی جان بہت یاد کرتی ہے حیدر نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

یار کام بہت زیادہ ہوتا ہے میں نے تو ماما سے کہا ہے یہاں آ جائے میرے پاس لیکن وہ مانتی ہی نہیں اور تمہیں تو معلوم ہے وجدان کچھ کہنے ہی والا تھا جب حیدر نے اس کی باقی کی بات پوری کی

کہ تمہیں گاؤں کا ماحول پسند نہیں ہے حیدر نے ہنستے ہوئے کہا تو وجدان بھی ہنس پڑا۔

Urdu Novels Ghar

چل ویسے بھی لنچ کا ٹائم ہو گیا ہے باہر چلتے ہیں حیدر نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا

جو حکم بوس وجدان نے سر کو خم دے کر کہا اور دونوں روم سے باہر نکلے

بے شک دونوں بہت ہنڈسم تھے اگر کوئی ان کو دیکھتا تو دیکھتا ہی رہ جاتا۔

یار کیا پرسنلٹی ہے دونوں کی وجدان کی سیکرٹری نے دونوں کو دیکھ کر کہا جو کسی بات پر مسکرا رہے تھے۔

آفس سٹاف کو تو یقین نہیں آرہا تھا کہ ان کا بوس ہنستا بھی ہے۔

دونوں پاس والے ریسٹورنٹ میں لنچ کرنے گئے تھے۔

....

اف پتہ نہیں مجھے جاب کب ملے گی

Urdu Novels Ghar

رابی نے اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کرتے ہوئے کہا

گرمی بھی آج بہت زیادہ تھی۔

کیوں نا تھوڑی دیر سامنے والے ریسٹورنٹ میں بیٹھ جاؤ پسینہ سوکھ جائے گا تو گھر چلی جاؤں گی گھر بھی کافی دور ہے اور پیدل چل کر جانا ہے

یہ سوچتے ہی رابی اس ریسٹورنٹ میں داخل ہوئی تھی اور قدر سنسان والے کونے میں بیٹھ گئی تھی۔

اندر کا ماحول کافی اچھا تھا یہ بہت بڑا ریسٹورنٹ تھا۔

رابی کو کافی اچھا محسوس ہو رہا تھا۔

دس منٹ وہاں بیٹھنے کے بعد رابی نے گھڑی کی طرف دیکھا جو تین بجا رہی تھی۔

مجھے اب نکلنا چاہیے آج تو کافی دیر ہو گئی ہے رابی نے خود کلامی کرتے ہوئے کہا اور اپنا بیگ پکڑا اور دروازے کی طرف جانے لگی۔

رابی نے دروازہ کھولا اور اسی وقت وجدان بھی اندر آ رہا تھا دونوں کا زبردست تصادم ہوا وجدان کا تو کچھ نہیں گیا ہاں رابی زمین بوس ہو چکی تھی۔

رابی کو لگا شاید اس نے غلطی سے دروازے کی طرف جانے کی بجائے دیوار میں جا لگی ہے رابی ابھی بھی زمین پر اپنا سر پکڑ کر بیٹھی ہوئی تھی۔

وجدان کو ایک دم غصہ آیا تھا

تم اندھی ہو؟

دیکھ کر نہیں چل سکتی وجدان نے غصے سے گھورتے ہوئے رابی سے کہا۔

رابی کا چہرہ نیچے تھا لیکن جب اس نے سامنے والے کی بات سنی تو اس کا بھی دماغ گھوم گیا تھا۔

رابی ایک دم وجدان کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی تھی۔

ماتھا گرنے کی وجہ سے لال تھا اور ناک غصے کی وجہ سے لال ہو رہی تھی۔

ایکسکیوزمی مسٹر اس حساب سے تو آپ بھی اندھے ہوئے آپ کو بھی دیکھ کر چلنا چاہیے تھا رابی نے بھی غصے سے کہا۔

وجدان تو رابی کی ہمت پر ہی حیران رہ گیا تھا

آج تک کسی بھی لڑکی نے تو کیا لڑکے نے بھی وجدان سے اس لہجے میں بات نہیں کی تھی۔

وجدان اب اس لڑکی کا پورا معائنہ کر رہا تھا جس نے سفید کلر کی لمبی سی شال لی ہوئی تھی اس کے کپڑے سارے شال کی وجہ سے کور تھے۔

گندمی نکھری رنگت بڑی بڑی براون آنکھیں گلابی رنگ کے ہونٹ اور چھوٹی سی ناک میں ایک چھوٹی سی بالی تھی جو رابی اور فیری نے ایک جیسی پہنی تھی۔

بے شک سامنے کھڑی لڑکی سراپا حسن اور پر کشش تھی اس کا گندمی رنگ اسے مزید خوبصورت بناتا تھا۔

وجدان کو لگ رہا تھا سامنے کھڑی لڑکی کی کشش اسے اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔

رابی نے جب سامنے والے کو اپنا xray کرتے ہوئے دیکھا تو جلدی سے وہاں سے نکل گئ۔

باہر آکر رابی نے وجدان کو لوفر لازمی کہا تھا

اگر وجدان یہ سن لیتا تو پکا غش کھا کر گر جاتا۔

کیا ہوا ہے تجھے اندر نہیں جانا کیا حیدر نے جب وجدان کو دروازے کے پاس کھڑے دیکھا تو کہا

حیدر کی آواز اسے ہوش کی دنیا میں لائ تھی

حیدر کا موبائل گاڑی میں رہ گیا تھا اس لیے وہ دوبارہ گاڑی سے اپنا موبائل لینے گیا تھا۔

نہیں کچھ نہیں وجدان نے کہااور ٹیبل کی طرف چل پڑا حیدر بھی وجدان کے پیچھے چل پڑا تھا ......

....

شمس نے فیری کو ایک مارکیٹ میں دیکھا تھا فیری کو دیکھنے کے بعد ہی شمس کا دل فیری کے لیے بے ایمان ہو گیا تھا

۔

اس نے سوچ لیا تھا کہ اگر شادی کرے گا تو فیری سے کرے گا۔

شمس نے جب اپنے باپ سے بات کی تو شفیق صاحب نے صاف منع کر دیا تھا کہ ایک غریب گھر کی لڑکی کبھی بھی ان کے گھر کی بہو نہیں بنے گی۔

لیکن شمس نے بھی سوچ لیا تھا چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ اسی لڑکی سے شادی کرے گا۔

....

Urdu Novels Ghar

کہاں کی تیاری ہے ؟

شفیق صاحب نے اپنے بیٹے سے پوچھا جو اپنا سامان پیک کر رہا تھا .

ڈیڈ میں ملک سے باہر جا رہا ہوں شمس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

کیا مطلب ؟شفیق صاحب نے حیرانگی سے پوچھا

ڈیڈ میں ہمیشہ کے لیے پاکستان چھوڑ کر جا رہا ہوں

شمس نے اپنے باپ کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

شفیق صاحب کو شمس کا چہرہ دیکھ کر بلکل بھی ایسا نہیں لگ رہا تھا کہ وہ مزاخ کر رہا ہے۔

تم ایسے کیسے سب کچھ چھوڑ کر جا سکتے ہو شفیق صاحب نے غصے سے کہا۔

Urdu Novels Ghar

ڈیڈا گر آپ میری بات مان لیں تو میں یہاں رک جاؤ گا

شمس نے اپنے باپ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا جو ایک لڑکی کے لیے اپنے باپ سے بغاوت پر اتر آیا تھا۔

شفیق صاحب کو معلوم تھا کہ ان کا بیٹا ضد میں کچھ بھی کر سکتا ہے اس لئے ان کو اپنے بیٹے کے سامنے ہار ماننی پڑی

ٹھیک ہے میں تمہاری شادی اس لڑکی سے کروادوں گا۔

لیکن میری ایک شرط ہے شفیق صاحب نے لمبا سانس لیتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے ڈیڈ تھینک یو سو مچ مجھے آپ کی ساری شرائط منظور ہے۔

آپ شرط بتائے شمس نے اپنے باپ کے گلے لگتے ہوئے خوشی سے کہا۔

وہ میں تمھیں وقت آنے پر بتادوں گا شفیق صاحب نے شمس سے کہا

اوکے ڈیڈ کب جانا ہے پھر شمس نے جلدی سے پوچھا؟

صبر کرلو کچھ دن تک چلتے ہیں ابھی مجھے کچھ کام ہے وہ مکمل کرلوں شفیق صاحب نے کہا۔

اوکے ڈیڈ شمس نے کہا اس کے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ شفیق صاحب مان گئے ہیں۔

....

رابی گھر پہنچی تو اسے سب سے پہلے فیری نظر آئی فیری کی نظر جب رابی پر پڑی تو جلدی سے رابی کے پاس آئی جو اپنی چادر اتار رہی تھی۔

آپی آپ کا ماتھا اتنا لال کیوں ہوا ہے؟ فیری نے پریشانی سے پوچھا۔

تو رابی کو وہ انجان شخص یاد آیا جو رابی کو عجیب نظروں سے گھور رہا تھا۔

کچھ نہیں وہ میں رابی کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ فیری کو کیا بولے.

کیا آپی فیری نے پوچھا وہ میں دیوار سے ٹکرا گئی تھی رابی نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

کیا آپی دھیان سے چلا کرے نا میں ابھی کریم لگاتی ہوں فیری نے کہا اور کریم لینے چلی گئی۔

فیری واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں کریم اور ٹھنڈا پانی تھا۔

فیری احتیاط سے رابی کے ماتھے پر کریم لگانے لگی

رابی کو ٹھنڈا پانی پی کر سکون ملا تھا۔

فیری یار اتنا پریشان کیوں ہو رہی ہو بس زرہ سی لگی ہے رابی نے فیری کو کہا جو کریم اتنے احتیاط سے لگا رہی تھی جیسے پتہ نہیں کتنا بڑا زخم ہے۔

بس ہو گیا آپی فیری نے کہا۔

رابی فیری کا چہرہ دیکھ کر مسکرا پڑی تھی۔

آپی آپ فریش ہو جائے میں آپ کے لئے کھانا لگاتی ہوں۔فیری نے کہا۔

اوکے جناب جو حکم آپ کا رابی نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور فریش ہونے چلی گئ۔

بے شک دونوں سگی بہنیں نہیں تھیں لیکن ان میں پیار سگی بہنوں سے بھی بڑھ کر تھا۔

....

سدف میں سوچ رہا ہوں حیدر آتا ہے تو اس کا نکاح صوفیہ کے ساتھ کر دیتے ہیں۔

اور پھر کچھ دنوں بعد وجدان کا سارہ کے ساتھ کر کے دیں گئے۔

تمہیں کوئ مسئلہ تو نہیں ہے؟ دا جی نے اپنی بیٹی سے پوچھا۔

داجی پہلے ہی سب کچھ طے کر کے بیٹھے ہوئے تھے

اور وجدان کو داجی کی انہی رسموں سے چڑ تھی۔

سدف کی دلی مراد پوری ہو گئی تھی حیدر اچھا خاصا خوبرو اور خوبصورت مرد تھا بھلا ان کو کیا اعتراض ہونا تھا وہ تو شروع سے سوچتی تھی ان کی دونوں بیٹیاں ہمیشہ ان کے پاس ہی رہیں۔

داجی مجھے تو مسئلہ نہیں ہے لیکن آپ ایک بار حیدر سے پوچھ لیتے تو بہتر ہوتا اگر اس نے منع کر دیا تو سدف نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

اس کی فکر تم مت کرو میں اسے منالوں گا اور جس کی تلاش میں وہ لگا ہوا ہے وہ اسے کبھی نہیں مل سکتی داجی نے کہا۔

یہ بات کرتے ہوئے ان کے چہرے پر ایک سایہ آکر گزرا تھا۔

جی بہتر داجی سدف نے خوشی سے کہا۔

دروازے کے باہر صوفیہ کھڑی تھی اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا صوفیہ حیدر کو پسند کرتی تھی۔

....

کیا سوچ رہے ہو؟

وجدان نے حیدر سے پوچھا۔

مجھے اب ڈر لگ رہا ہے حیدر نے لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔

ڈر... حیدر شاہ کو سوائے اللہ کے کس سے ڈر لگنے لگا

وجدان نے حیرانگی سے پوچھا۔

اینجل کو لے کر جو میں اپنے دل کو حوصلہ دیتا تھا جو مجھے امید تھی

کہ میری اینجل زندہ ہے لیکن اب لگتا ہے جیسے وہ سچ میں اب اس دنیا میں نہیں ہے اگر ہوتی تو اتنی کوشش کے بعد ہمیں مل جاتی۔

ڈر لگتا ہے مجھے اگر میرا اتنے سالوں کا انتظار رائیگاں چلا گیا اور اگر وہ سچ میں زندہ نا ہوئی تو میں کیا کروں گا۔

اور پھو پھو کا بھی کچھ معلوم نہیں ہے۔

حیدر نے بے بسی سے کہا۔

مایوسی تو اللہ کو بھی پسند نہیں ہے حیدر اتنا صبر کر کے اب آ گر تم ایسے کہہ رہے ہو تو کیا فائدہ تمھارا اتنا انتظار کرنے کا۔

ہو سکتا ہے اب تم اپنی منزل کے قریب ہو اور اللہ تمہیں پھر سے آزما رہا ہو۔اور وہ دیکھنا چاہتا ہو تم پھر سے آزمائش پر پورا اترتے ہو کہ نہیں۔

لیکن اگر تم ایسی باتیں سوچو گے تو تمھارے اتنے سالوں کا صبر ،یقین ان سب کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا

مایوسی اور ناامیدی تو اللہ کو سخت ناپسند ہے۔

اور جہاں اتنا صبر کیا ہے وہاں تھوڑا اور سہی

اللہ آزماتا ہے لیکن جب دینے پر آتا ہے تو انسان حیران رہ جاتا ہے۔

وجدان نے حیدر کو سمجھاتے ہوئے کہا

اور شاید حیدر کو بھی کسی کے حوصلے کی ضرورت تھی جو وجدان نے پوری کر دی تھی۔ تھینک یو وجی یار مجھے ان سب باتوں کی بہت ضرورت تھی حیدر نے وجدان کے گلے لگتے ہوئے کہا۔

وجدان حیدر کی بات سن کر مسکرا پڑا تھا۔

پیچھلے کچھ دنوں سے حیدر کو لگ رہا تھا کہ وہ اپنی اینجل کو کبھی ڈھونڈ نہیں سکے گا۔

حویلی میں تو کسی کو یقین ہی نہیں تھا کہ اینجل زندہ ہے لیکن وجدان کو بھی لگتا تھا اس کی اینجل زندہ ہے۔

یہ دونوں کافی سالوں سے کوشش کر رہے تھے لیکن ابھی تک کوئی سوراخ ہاتھ نہیں لگا تھا۔

لیکن دونوں کو اللہ پر پورا یقین تھا کہ ایک دن اللہ ان کی اینجل کو ان سے ضرور ملائے گا۔

....

حویلی میں نکاح کی تیاری چل رہی تھیں

ماہین بیگم اور ہیرا بیگم بہت پریشان تھیں۔

ان دونوں کے شوہر بھی اپنے باپ کے سامنے بولنے کی ہمت نہیں رکھتے تھے۔

اس لیے دونوں خاموش تھے

اب حیدر کا انتظار تھا۔

سدف بیگم تو ایسے شاپنگ کر رہی تھی جیسے لڑکا بھی راضی ہے۔

ہیرا بیگم حیدر کو فون بھی نہیں کر سکتی تھی کیونکہ داجی نے منع کیا تھا۔

....

فیری چلو تمھارے لیے کچھ شاپنگ کر لیتے ہیں تمھارے کپڑے کافی پرانے ہو گئے ہیں رابی نے فیری سے کہا۔

نہیں آپی میرے پاس بہت کپڑے ہے مجھے ضرورت نہیں ہے اور ابھی تو آپ کو جاب بھی نہیں ملی تو پیسے کہاں سے آئے گ ئے۔

فیری نے کہا۔

تم اس بات کی فکر مت کرو میرے پاس پیسے ہیں تمھارے تین چار سوٹ آجائے گ ئے اور اب اگر تم نے منع کیا تو م ناراض ہو جاؤ گی رابی نے جلدی سے کہا۔

آپی یہ غلط بات ہے فیری نے منہ بسوڑتے ہوئے کہا

مجھے معلوم ہے رابی نے ہنستے ہوئے کہا۔

لیکن آپی ہم اپنے گھر کے پاس جو مارکیٹ ہے وہاں جائے گ ئے وہاں چیزیں سستی ملتی ہے فیری نے جلدی سے کہا۔

ٹھیک ہے میری ماں وہاں ہی چلے جائے گ ۓ

اب چلو رابی نے کہا پھر دونوں مارکیٹ کے لیے نکل پڑی۔

چونکہ مارکیٹ گھر سے زیادہ دور نہیں تھی اس لیے دونوں نے پیدل جانے کا سوچا تھا۔

....

وجدان میں کل حویلی جارہاہوں

حیدر نے وجدان سے کہا جو کوکنگ کر رہا تھا،

اوکے لیکن کچھ دن تو اور رکتے وجدان نے کہا

حیدر تو کچھ دنوں سے خود پریشان تھا وہ وجدان کے پاس اس ل ۓ آیا تھا وہ اسے حوصلہ دے سکے ایک وجدان ہی تو تھا جو حیدر کو ٹھیک سے سمجھا سکتا تھا اس کی ہمت باندھ سکتا تھا۔

اور وہی ہو تھا وجدان نے حیدر کی پریشانی دور کر دی تھی اور اسے بہت اچھی طرح سمجھا بھی دیا تھا۔

حیدر کو جو ٹینشن تھی وہ اب دور ہو گئ تھی اب اس میں نئے سرے سے اپنی اینجل کو ڈھونڈنے کا جزبہ پیدا ہوا تھا۔

حیدر اتنے کمزور دل کا مالک نہیں تھا اپنا دکھ درد اس نے وجدان کے علاوہ کسی کے سامنے ظاہر نہیں کیا تھا یہاں تک کے اپنی ماں کے سامنے بھی نہیں

جب وجدان اور حیدر ایک ساتھ ہوتے تو کوئ ان کو دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ وہی سنجیدہ رہنے والا حیدر اور کھڑوس بوس وجدان ہے۔

تم شاہد کچھ بھول رہے ہو۔

حیدر نے وجدان کو گھورتے ہوئے کہا۔

کیا ...

وجدان نے عام سے لہجے میں کہا

تم نے وعدہ کیا تھا جب مین دوبارہ شہر آؤ گا تو تم واپسی پر میرے ساتھ گاؤں جاؤ گ ۓ اور میں تو چاچی جان سے وعدہ بھی کر آیا ہوں

حیدر نے گھورتے ہوۓ کہا۔

اووشیٹ میں تو بھول گیا تھا وجدان نے حیدر کی طرف دیکھتے ہوۓ کہا۔

حیدر میری کچھ اہم میٹنگز ہیں میں اگلی بار چلا جاؤ گا وجدان نے پھر سے بہانا بنانا چاہا۔

وجدان شاہ ہم کل صبح فجر کی نماز پڑھ کر نکل جاۓ گ ۓ۔

تمھارے پاس آج کا دن ہے اور تم یہ تو بلکل بھی نہیں چاہو گ ۓ کہ اتنے سالوں بعد اپنے گھر جا رہے ہو اور خالی ہاتھ جاؤ تو جا کر گفٹ خرید لو تب تک میں بھی اپنا کچھ کام نپٹا لوں حیدر وجدان کی بات کو اگنور کر کے وہاں سے چلا گیا تھا۔

وجدان ابھی بھی حیران کھڑا تھا جو اس کی سنے بغیر اپنی کہہ کر چلا گیا تھا۔

مجبوراً وجدان کو بھی گفٹ لینے کے ل ئے باہر جانا پڑا تھا۔

وجدان جانتا تھا اب حیدر اس کی بات نہیں مانے گا اور اب تو وجدان بھی اپنے ماں باپ سے ملنا چاہتا تھا اس لیے خاموشی سے گفٹ لینے چلا گیا تھا۔

....

کیا ہوا گاڑی کیوں روک گئ؟

وجدان نے اپنے ڈرائیور سے پوچھا۔

سر میں ابھی دیکھتا ہوں ڈرائیور نے کہا اور باہر نکل کر دیکھا۔

سر گاڑی کا ٹائر پنکچر ہو گیا ہے

Urdu Novels Ghar

ڈرائیور نے کہا۔

وجدان نے باہر نکل کر دیکھا تو سامنے اسے ایک مارکیٹ نظر آئی تھی۔

تم گاڑی کو ٹھیک کرواؤ تب تک میں سامنے والی مارکیٹ میں جارہا ہوں۔

وجدان نے کہا

لیکن سر وہ مارکیٹ ڈرائیور کچھ کہتے ہی رک گیا

کیا....؟

وجدان نے ڈرائیور سے پوچھا سر وہ مارکیٹ چھوٹی سی ہے آپ کے مطابق نہیں ہے ڈرائیور نے نظریں جھکا کر کہا۔

وہاں بھی انسان ہی ہوتے ہیں نا یا وہاں کوئی اور مخلوق موجود ہے جو وہ مارکیٹ میرے مطابق نہیں ہے وجدان نے گھورتے ہوئے کہا۔

سوری سر ڈرائیور نے نظریں جھکا کر کہا

وجدان نے اپنی آنکھوں پر گلاسز لگائی اور مارکیٹ کے اند چلا گیا تھا۔

....

وجدان مارکیٹ میں گیا تو اسے ایک شال پسند آئی تھی جو اس نے اپنی ماں کے لیے پسند کی تھی۔

جو چیز اسے پسند آ رہی تھ وہ وجدان لے رہا تھا۔

وجدان کو ایک لڑکی سفید چادر میں نظر آئی تھی

اس سفید چادر والی لڑکی کو دیکھ کر وجدان کو ریسٹورنٹ والی لڑکی یاد آ گئی تھی۔

وہ لڑکی جب وجدان کی طرف مڑی تو وہ رابی ہی تھی رابی نے وجدان کو نہیں دیکھا تھا۔

Urdu Novels Ghar

رابی کو دیکھ کر وجدان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی تھی۔ جیسے اس نے چھپانے کی بلکل بھی کوشش نہیں کی تھی۔

رابی اپنے بیگ میں سے کچھ تلاش کر رہی تھی جب اسے لگا جیسے کوئی اسے دیکھ رہا ہو۔

رابی نے ارد گرد دیکھا تو کوئی نہیں تھا سب اپنے دھیان چل پھر رہے تھے۔

رابی نے اپنے بیگ سے موبائل نکالا اور کان سے لگایا جو کب سے بج رہا تھا۔

ہاں اظہر بولو

رابی نے فون کان سے لگاتے ہی کہا

میں مارکیٹ کے باہر تم دونوں کا انتظار کر رہا ہوں اگر شاپنگ ہو گئی ہے تو آ جاؤ اظہر نے کہا۔

Urdu Novels Ghar

لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا ہم اس مارکیٹ میں آئے ہیں رابی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

وجدان بہت غور سے رابی کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔

وہ میں گھر گیا تھا تو خالہ نے بتایا تم دونوں پاس والی مارکیٹ میں آئی ہو تو میں نے سوچا تم دونوں کو پک کر لوں۔

اظہر نے لمبی چوڑی دلیل دیتے ہوئے کہا

اور اس کی دلیل پر رابی کھل کر ہنسی تھی جس سے اس کا ڈمپل نمایاں ہوا تھا۔

بس ہم تھوڑی دیر تک آ رہے ہے فیری آیسکریم لینے گئی ہے وہ آتی ہے تو ہم لوگ آتے ہیں رابی نے کہا۔

او کے میں انتظار کر رہا ہوں اظہر نے کہہ کر فون رکھ دیا۔

اتنے میں فیری بھی آیسکریم کھاتی ہوئی آ رہی تھی آپی چلیں فیری نے رابی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو مسکرا رہی تھی۔

ہاں چلوں اظہر لینے آیا ہے رابی نے فیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اظہر بھائی آئے ہیں فیری نے پر جوشی سے پوچھا ہاں رابی نے کہا اور دونوں وہاں سے چلی گئی تھی۔

وجدان ابھی بھی اسی جگہ کو دیکھ رہا تھا جہاں کچھ دیر پہلے رابی کھڑی تھی۔

وجدان کا موبائل رنگ کیا اور پھر وجدان ہوش میں آیا تھا۔

سر گاڑی ٹھیک ہو گئی ہے ڈرائیور نے کہا

اوکے میں آرہا ہوں

وجدان نے کہہ کر فون بند کر دیا۔

گاؤں سے واپس آکر تمہارے بارے میں معلوم کرتا ہوں

Attractive girl

وجدان نے دل میں کہا اور وہاں سے چلا گیا تھا۔

....

اظہر رابی کا خالہ زاد تھا اور رابی کو پسند کرتا تھا

رابی بھی اظہر کو پسند کرتی تھی۔

اظہر اکلوتا تھا اور اپنی پڑھائی کے ساتھ ساتھ جاب بھی کرتا تھا۔

ان کے گھر میں کسی چیز کی کمی نہیں تھی اظہر کا باپ ڈاکٹر تھا اظہر اپنا بزنس سیٹ کرنا چاہتا تھا

اس لئے اس نے اپنے باپ سے پیسے لینے سے منع کر دیا تھا اور خود جاب کرتا تھا۔

اظہر کی ماں تہمینہ بیگم جیسی بلکل بھی نہیں تھی بلکہ وہ ایک نرم دل عورت تھیں۔

Urdu Novels Ghar

ہر حال میں خوش رہنے والی خاتون تھی اس لیے اللہ نے ان کو ہر طرح کی خوشی سے نوازا تھا ان کا شوہر بہت بڑا ڈاکٹر تھا

گھر میں پیسے کی کمی نہیں تھی

اظہر بھی اپنے ماں باپ کے نقشے قدم پر چل رہا تھا

اس میں خودداری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

اظہر اپنا بزنس لندن میں سیٹ کرنا چاہتا تھا۔

اور اس نے اگلے سال تک لندن جانے کا سوچ بھی کیا تھا۔

....

اگلی صبح حیدر اور وجدان فجر کی نماز پڑھ کر گاؤں کے لیے نکل پڑے تھے۔

وجدان نے جب حویلی میں قدم رکھا تو ماہین بیگم کو تو یقین نہیں آ رہا تھا کہ ان کا بیٹا ان کے سامنے کھڑا ہے۔

وجدان بہت کم حویلی میں آتا تھااور آخری بار وجدان پانچ سال پہلے حویلی آیا تھا۔

داجی اپنے کمرے میں تھے باقی سب ان دونوں کے استقبال کے لئے کھڑے تھے۔

سارہ اور صوفیہ تو بہت خوش تھیں۔

سدف بیگم تو حیدر اور وجدان کے صدقے واری جارہی تھی۔

حیدر کو گھر کے ماحول میں کچھ تبدیلی نظر آئی تھی حویلی کو سجایا بھی گیا تھا۔

لیکن پھر حیدر نے سوچا ہو سکتا ہے وجدان کے آنے کی خوشی میں یہ سب کیا ہو کیونکہ حیدر بتا کر گیا تھا کہ وجدان کو اپنے ساتھ لے کر آئے گا۔

ماما پلیز رونا بند کریں کیا آپ کو میرا آنا پسند نہیں آیا وجدان نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے پوچھا۔

وجدان یہ کیسی باتیں کر رہے ہو بھلا میں کیوں خوش نہیں ہونگی یہ تو خوشی کے آنسو ہیں۔

کافی وقت بعد تمہیں دیکھا ہے اس لیے آنکھوں میں پانی آگیا ہے۔

ماہین بیگم نے اپنے خوبرو بیٹے کی نظر آنکھوں ہی آنکھوں میں اتارتے ہوئے کہا۔

جس نے کالی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی جو حیدر نے اسے دی تھی۔

وجدان نے اپنی ماں کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا اور اب ہیرا بیگم کے پاس آیا۔

کیسی ہیں آپ تائی جان وجدان نے ہیرا بیگم کے سامنے جھکتے ہوئے پوچھا۔

میں بلکل ٹھیک ہوں میرے بچے تم تو ہمیں بھول ہی گئے تھے ہیرا بیگم نے وجدان کے سر پر پیار دینے کے ساتھ شکوہ کرتے ہوئے کہا۔

Urdu Novels Ghar

وجدان ہیرا بیگم کی بات سن کر مسکرا پڑا تھا اب آ گیا ہوں نا آپ کے سارے شکوے دور کر دوں گا

وجدان نے کہا

ہیرا بیگم بھی وجدان کی بات پر مسکرا پڑی تھی۔

....

امییییی رابی نے خوشی سے اپنی ماں کے گلے لگتے ہوئے کہا۔

ارے پگلی تم نے تو مجھے ڈرا ہی دیا ہے کیا ہوا ہے؟ تہمینہ بیگم نے رابی سے پوچھا

امی میں جو کچھ دن پہلے شاہ کمپنی میں انٹرویو دے کر آئی تھی وہاں سے کال آئی تھی مجھے نوکری مل گئی ہے رابی نے خوشی سے بتایا۔

کیا سچ میں وہ جو ٹی وی پر شاہ کمپنی کا بتاتے ہیں وہ تہمینہ بیگم نے خوشی سے پوچھا۔

جی امی وہی مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا رابی نے کہا

اب کر لے یقین اور دیکھ تجھے کتنی اچھی جگہ پر نوکری مل گئی ہے فضول میں تو پریشان ہوتی تھی تہمینہ بیگم نے رابی کا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔

امی میں شکرانے کے نفل ادا کر لوں رابی نے کہا اور وہاں سے چلی گئی تھی۔

....

داجی اس وقت گاؤں کے لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے۔

داجی گاؤں کے لوگوں کو اس وقت بلاتے تھے جب ان کو کوئی ضروری بات کرنی ہوتی تھی۔

حیدر اور وجدان کمرے میں داخل ہوئے تو داجی سربراہ والی کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔

یہ کافی بڑا اور کشیدہ کمرہ تھا۔

دونوں سب سے مل کر اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے تھے

Urdu Novels Ghar

جب داجی کی آواز گونجی۔

جیسا کہ آپ سب لوگ جانتے ہیں حیدر شاہ میر اسب بڑا پوتا ہے اور آج میں نے آپ لوگوں کو یہاں پر بلایا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے حیدر کے نکاح کا فیصلہ کیا ہے اور آپ سب لوگوں کو میں اپنی خوشی میں شامل ہونے ہی دعوت دیتا ہوں۔

داجی نے خوشی سے کہا اور سب لوگوں سے مبارک باد وصول کرنے لگے۔

وجدان تو شوکڈ ہوا ہی تھا لیکن حیدر کے چہرے کو دیکھ کر لگ رہا تھا جیسے ابھی اس کا سارا خون چہرے سے باہر آجائے گا جو غصے سے لال ہو رہا تھا۔

حیدر وہاں سے اٹھا اور بنا کسی کی پرواکیے وہاں سے باہر چلا گیا وجدان بھی حیدر کے پیچھے ہی باہر چلا گیا تھا۔

داجی کی آواز دینے سے پہلے ہی دونوں وہاں سے چلے گ ئے تھے۔

....

حیدر باہر آیا تو ہیرا بیگم سامنے ہی کھڑی تھیں

ماں کم از کم آپ ہی مجھے بتا دیتی کہ دا جی نے کیا سوچا ہوا ہے۔

حیدر نے اپنے لہجے میں نرمی لاتے ہوئے کہا حیدر نے کبھی بھی اپنی ماں سے اونچی آواز میں بات نہیں کی تھی۔

بیٹا میں بتانا چاہتی تھی لیکن دا جی نے منع کیا تھا

ہیرا بیگم نے بے بسی سے کہا۔

دا جی کس کے ساتھ میرا نکاح کرنا چاہتے ہیں؟

حیدر نے پوچھا

صوفیہ سے اور کچھ دنوں بعد سارہ کا وجدان سے ہیرا بیگم نے کہا۔

وجدان جو حیدر کے پیچھے ہی آرہا تھا ہیرا بیگم کی بات سن کر رک گیا تھا۔

ماں میں کچھ دیر اکیلا رہنا چاہتا ہوں کوئی مجھے ڈسٹرب نا کرے حیدر کہہ کر وہاں رکا نہیں تھا اور وہاں سے چلا گیا تھا۔

ہیرا بیگم کی نظر جب وجدان پر پڑی تو ہیرا بیگم نے اپنی نظریں جھکا لیں تھیں وجدان ہیرا بیگم کے پاس آیا۔

تائی جان آپ فکر مت کریں میں حیدر کے پاس جا رہا ہوں۔

وجدان نے ہیرا بیگم کو کہا اور وہاں سے چلا گیا تھا۔

....

بہو یہ کیا بدتمیزی تھی یہ سکھایا ہے تم نے کہ بڑوں کی عزت ایسے کرتے ہیں مجھے حیدر سے اس حرکت کی امید نہیں تھی۔

Urdu Novels Ghar

حیدر کو ہماری عزت کے بارے میں سوچنا چاہیے تھا گاؤں کے سارے لوگ حیدر کے بارے میں پوچھ رہے تھے اور وہ وہاں سے اٹھ کر آ گیا تھا۔

داجی نے غصے سے ہیرا بیگم کو کہا

جیسے ساری غلطی ان کی ہو۔

تم دونوں اپنے بیٹوں کو اچھی طرح سمجھا دو کہ دو دونوں بعد جمعے کو ان کا نکاح ہے اور میں کسی باہر والی لڑکی کو اس گھر میں نہیں لاؤں گا اگر دونوں کے دماغ میں ایسی کوئی بات ہے تو اپنے دماغ سے نکال دیں یہ ہم سب کے لیے بہتر ہو گا۔

داجی نے اپنے دونوں بیٹوں کی طرف دیکھتے ہوئے غصے سے کہا۔

سب لوگ خاموش کھڑے تھے کسی میں ہمت نہیں تھی کہ داجی کے سامنے کچھ کہے۔

صوفیہ اور سارہ دونوں خوش ہو گئی تھیں۔

....

وجدان حیدر کو حویلی سے باہر لے گیا تھا۔

حیدر تم داجی سے بات کر وہ تمھاری بات ضرور مانے گے تم تو داجی کے لاڈلے پوتے ہو وجدان نے حیدر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

ہمممم تم ٹھیک کہہ رہے ہو مجھے داجی سے بات کرنی چاہیے حیدر کا جب غصہ ٹھنڈا ہوا تو اسے وجدان کی بات درست لگی تھی۔

لیکن شاید حیدر نہیں جانتا تھا اس معاملے میں داجی بہت ضدی ہیں۔

....

آپی آپ نے صبح کتنے بجے آفس جانا ہے؟

فیری نے رابی سے پوچھا جو ناول پڑھ رہی تھی۔

سات بجے رابی نے ناول پر نظریں مرکوز کیے جواب دیا۔

میں آپ کے کپڑے پریس کر دوں؟

فیری نے پوچھا۔

نہیں میں خود کرو گی

تم اپنی پڑھائی پر دھیان دو رابی نے فیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

آپی آپ کی واپسی کب ہو گی فیری نے رابی سے پوچھا تو اس بار رابی نے ناول پڑھنا بند کیا اور فیری کی طرف دیکھا جو رابی کو ہی دیکھ رہی تھی۔

فیری میں جلدی آجایا کرو گی تم ٹینشن نالو امی اب تمہیں کچھ نہیں کہے گی۔

رابی نے فیری کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔

رابی نے فیری کی آنکھوں میں ڈر محسوس کر لیا تھا۔

فیری رابی کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی تھی۔

آپی ایک اور بات پوچھوں فیری نے پھر سے پوچھا

بلکل رابی نے فیری کے بالوں میں اپنے ہاتھ کی انگلیاں پھیرتے ہوئے کہا۔

آپی آپ اظہر بھائی کو پسند کرتی ہیں؟

فیری نے رابی سے معصوم سا سوال کیا۔

Urdu Novels Ghar

تمھیں کس نے کہا ہے؟رابی نے اپنا ہاتھ روک کر فیری سے پوچھا۔

وہ اظہر بھائی نے بتایا تھا اور وہ کہہ رہے تھے آپ دونوں بہت جلد شادی بھی کرنے والے ہو فیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

تمھارے اظہر بھائی سے تو میں بعد میں نپٹ لوں گی اور تم اپنی پڑھائی ہر دھیان دیا کرو رابی نے پیار سے فیری کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

تو پھر اس کا مطلب آپ بھائی کو پسند نہیں کرتی فیری کی سوئی ابھی بھی وہی اٹکی ہوئی تھی۔

فیری رابی نے گھورتے ہوئے کہا

سوری سوری میں تو سونے لگی ہوں فیری نے کہا اور جلدی سے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

رابی کو فیری کی اس ادا پر بہت پیار آیا تھا اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔

تھوڑی دیر بعد فیری سو گئ تھی

رابی نے فیری کو ٹھیک سے لیٹایا اور اس کے ماتھے پر بوسہ دے کر کمرے سے باہر آ گئ تھی ابھی اسے بہت سارے کام کرنے تھے۔

....

دا جی مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے حیدر نے کہا۔

حیدر اس وقت دا جی کے کمرے میں موجود تھا .

کہو دا جی نے اپنی روبدار آواز میں کہا۔

لیکن میں اپنی بات حویلی کے تمام افراد کے سامنے کہنا چاہتا ہوں حیدر نے کہا۔

جاؤ جا کر سب کو بلا کر لاؤ دا جی نے اپنے پاس کھڑے ملازم سے کہا تو وہ باہر چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد حویلی کے تمام لوگ داجی کے کمرے میں موجود تھے۔

حیدر نے اپنی بات کا آغاز کیا۔

داجی میں آپ کے فیصلے کی دل سے قدر کرتا ہوں اور جو آپ نے میرے نکاح کا سوچا ہے وہ بھی آپ کا حق ہے۔
لیکن یہ پوری زندگی کا معاملہ ہے اور صوفیہ کو میں نے ہمیشہ اپنی چھوٹی بہن مانا ہے اور اس سے شادی میں کبھی نہیں کر سکتا۔

اور دوسری بات میں بہت جلد اینجل کو ڈھونڈ لوں گا اور شادی میں اپنی اینجل سے ہی کروں گا۔

اور میں امید کرتا ہوں اب آپ لوگ مجھے فورس نہیں کریں گے کیونکہ آپ لوگ نہیں چاہیں گے جیسے وجی یہاں سے چلا گیا تھا میں بھی ہمیشہ کے لیے یہاں سے چلا جاؤ
حیدر نے تحمل سے اپنی بات مکمل کرتے ہوئے داجی کو کہا۔

Urdu Novels Ghar

صوفیہ کی آنکھوں میں ابھی سے اینجل کے لیے نفرت جاگ گئی تھی جو پتہ نہیں زندہ بھی تھی کہ نہیں۔

اللہ کریں تم زندہ ہی نا ہوا گر زندہ بھی ہو تو کبھی میرے حیدر کو نا ملو صوفیہ نے دل میں اینجل کو کوستے ہوئے کہا۔

جو یہاں نا ہو کر بھی اس کی زندگی کا عزاب بنی ہوئی تھی۔

برخوردار اگر وہ تمہیں کبھی بھی نا ملی تو کیا پوری زندگی شادی نہیں کرو گے داجی نے حیدر کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑھتے ہوئے پوچھا۔

سب کے ساتھ وجدان کو بھی حیدر کے جواب کا انتظار تھا۔

اگر مجھے اینجل نا ملی اور مجھے یقین ہو گیا کہ وہ اس دنیا میں نہیں ہے تو جس لڑکی کو دیکھ کر مجھے لگا کہ میرے ساتھ اپنی ساری زندگی گزار سکتی ہے میں اس سے شادی کرلوں گا۔یہ بات اس نے دا جی کو خاموش کروانے کے لیے کہی تھی کیونکہ اسے پورا یقین تھا کہ اسے اینجل مل جائے گی۔

اور دوسری بات اگر آپ یہ کہے کہ اگر مجھے کسی اور لڑکی سے شادی کرنی ہے تو صوفیہ سے کیوں نہیں تو میں یہ کہنا چاہو گا جیسی میں بیوی چاہتا ہوں صوفیہ ویسی بلکل بھی نہیں ہے صوفیہ میری چھوٹی بہن جیسی ہے۔

حیدر نے کہا .

تمہیں بھی کوئی نا کوئی مسئلہ ضرور ہو گا تم بھی بتادو دا جی نے وجدان کی طرف دیکھتے ہوئے طنزیہ کہا جو حیدر کو دیکھ رہا تھا۔

میں ایک لڑکی کو پسند کرتا ہوں اور شادی بھی اسی سے کروں گا وجدان نے صاف گوئی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا

۔

تو تم دونوں نے قسم کھائی ہے کہ میری بات نہیں مانو گے اور باہر کی لڑکیوں کو لاؤ گے اور ہمیں اس بات کا بھی علم نہیں ہو گا کہ ان لڑکیوں کا کردار کیسا ہے۔داجی آگے بھی کچھ کہتے جب وجدان سے پہلے حیدر بول پڑا۔

داجی آپ اینجل کے کردار پر بھی شک کریں گے جو آپ کی اپنی نواسی ہے اور آپ اسے باہر کی لڑکی کہہ رہے ہیں حیدر نے بے یقینی سے پوچھا۔

اگر وہ مل بھی جاتی ہے تو ہمیں کیا معلوم وہ ابھی تک کہاں رہی ہے کس کے ساتھ رہی ہے اور ویسے بھی وہ اپنے باپ کا خون ہے جیسا باپ ویسی ہی بیٹی ہو گی داجی نے سفاکی سے کہا۔

بس داجی میں مزید اپنی بہن کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں سنو گا اور وہ لڑکی میری پھوپھو کی بیٹی بھی ہے جو آپ کی سگی بیٹی تھی۔

وجدان نے غصے سے کہا۔

اسے نہیں معلوم تھا کہ داجی اپنی نواسی کے بارے میں بھی ایسا بول سکتے ہیں۔

Urdu Novels Ghar

میری بھی بات تم دونوں کان کھول کر سن لوں اگر باہر کی لڑکیاں اس حویلی میں آئی تو وہ تم دونوں کی بیویاں تو رہے گئیں لیکن ان کو کبھی بھی حویلی کی بہو کا درجہ نہیں ملے گا۔

ان کی حیثیت یہاں ایک نوکرانی کی ہو گی اور اس گھر کی بہو صوفیہ اور سارہ ہی بنے گئیں اور مرد تو چار شادیاں کر سکتا ہے تم دونوں دوسری شادی ان باہر والی لڑکیوں سے کر لینا جو اس حویلی کے نوکروں میں شمار ہو نگی اور گھر کی بہو صوفیہ اور سارہ ہو نگی اگر تم دونوں کو میری یہ بات منظور ہے تو مجھے باہر والی لڑکیوں سے کو اعتراض نہیں ہے داجی نے غصے سے کہا اور وہاں سے چلے گ ۓ تھے۔

سدف اور ان کی دونوں بیٹیاں تو داجی کی بات سن کر خوش ہو گئ تھیں۔

سدف اور ان کی بیٹیوں کے علاوہ سب شوکڈ کھڑے تھے۔

۔

حیدر کی آنکھیں غصے کی شدت سے سرخ ہو رہی تھی۔

حیدر وہاں سے چلا گیا تھا

اور پھر ایک ایک کر کے سب وہاں سے نکل گ ئے تھے۔

....

حیدر نے اپنے کمرے میں آکر جو چیز اس کے ہاتھ لگ رہی تھی اسے توڑتا جا رہا تھا۔

ایک شیشے کا ٹکرا حیدر کے ہاتھ پر بھی لگا تھا لیکن اسے پرواہ نہیں تھی اس کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہو رہا تھا حیدر بیڈ کے پاس ہی بیٹھ گیا تھا۔

کیسے داجی اپنی نواسی میری اینجل کے کردار پر شک کر سکتے ہیں۔داجی اتنے بے حس کیسے ہو سکتے ہیں۔

مجھے پورا یقین ہے میری اینجل کا کردار پاک ہوگا میں نے اپنی اینجل کی حفاظت اپنے اللہ کے سپرد کی ہے تو میری اینجل کا کردار کیسے ٹھیک نہیں ہوگا۔

بے شک اللہ اپنے بندوں کی بہتر حفاظت کرنے والا ہے۔

حیدر نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑتے ہوئے کہا۔

حیدر کو پورا یقین تھا کہ اس کی اینجل جہاں کہی بھی ہو گی اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے حفظ و امان میں رکھا ہو گا۔

اور جب انسان اپنے اللہ کے حوالے اپنی کوئی قیمتی چیز کرتا ہے تو اللہ تو بہتر حفاظت کرنے والا ہے۔

....

اگلے دن رابی آفس کے لیے نکل پڑی تھی۔

رابی آفس میں پہنچی تو آفس کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی تھی۔

اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ اسے شاہ کمپنی میں جاب مل جائے گی۔

رابی نے ریسیپشن پر کھڑی لڑکی سے مس لیلا کے بارے میں پوچھا تو وہ لڑکی رابی کو عجیب نظروں سے دیکھنے لگی تھی۔

Urdu Novels Ghar

رابی نے سر پر ڈوپٹہ لیا ہوا تھا اور کاندھوں پر شال رکھی ہوئ تھی۔

سادہ سی شلوار قمیض اور میک اپ سے پاک چہرے میں رابی بہت پر کشش لگ رہی تھی۔

مس اگر آپ نے مجھے گھور لیا ہو تو مس لیلا کا بھی بتا دیں رابی نے اس لڑکی کو کہا .

اُس لڑکی کو رابی شکل سے جتنی معصوم لگ رہی تھی رابی اتنی معصوم بلکل بھی نہیں تھی۔

اس لڑکی نے رابی کو مس لیلا کے روم کا بتایا تو رابی روم کی طرف چلی گئ۔

عجیب لڑکی ہے بھلا مس لیلا نے اس میں کیا دیکھا جو اس بہن جی کو سر کی سیکرٹری بنا دیا۔

لیلا کی شادی تھی اس لیے وہ یہ جاب چھوڑ رہی تھی۔

رابی جب انٹرویو دے کر گئ تھی تو لیلا کو رابی وجدان کی سیکرٹری کے روپ میں بلکل ٹھیک لگی تھی۔

لیلا کو رابی شکل سے ایک معصوم سی لڑکی لگی تھی لیکن جب لیلا نے رابی کا انٹرویو لیا تو اسے رابی معصوم بلکل بھی نہیں لگی۔

وجدان نے نئی سیکرٹری کی ذمہ داری لیلا کو دی تھی۔

اور اس بار وجدان نے لیلا کو کہا تھا جو بھی نئی لڑکی آتی ہے اس کے سائن اس پیپر پر ہونے چاہیے یہ ایک agreement تھا۔

جس میں لکھا تھا کہ جو بھی اس کی سیکرٹری بنے گی وہ ایک سال تک اس جاب کو نہیں چھوڑ سکتی جاب چھوڑنے کی صورت میں اسے ایک کروڑ کمپنی کو دینا ہو گا۔

اور یہ agreement وجدان نے اس لیے سائن کروایا تھا کہ ہر دوسرے مہنے بعد اس کی سیکرٹری جاب چھوڑ دیتی تھی۔

لیلا نے وجدان کو بتا دیا تھا کہ ایک لڑکی سیکرٹری کی جاب کے لیے مل گئی ہے اور وہ ایک سال تک جاب چھوڑ کر کہی نہیں جائے گی اور اس نے پیپرز پر دستخط بھی کر دیے ہیں۔

....

۔

وجدان بھی غصے سے اپنے کمرے میں ٹہل رہا تھا اس نے سوچ لیا تھا کل یہاں سے چلا جائے گا اور حیدر کو بھی کچھ دنوں کے لیے اپنے ساتھ لے جائے گا

لیکن وجدان کو اتنا معلوم تھا کہ جو نکاح جمعے کو ہونا تھا اب وہ نہیں ہو گا

وجدان کو دادا جی کی سوچ پر بہ افسوس ہوا تھا۔

....

آپی آج آفس کا پہلا دن کیسا گزرا؟ فیری نے کھانا لگاتے ہوئے پوچھا۔

اچھا گزرا ہے ابھی سر موجود نہیں ہے لیلا بتا رہی تھی کل آ جائے گے رابی نے کہا۔

اسے لیلا نے بہت اچھی طرح سارا کام بنا دیا تھا اور یہ بھی بتا دیا تھا کہ وجدان سر کسی قسم کی غلطی معاف نہیں کرتے اس ل ئے سارا کام دھیان سے کرنا۔

لیلا کی باتوں سے اسے یہ تو معلوم ہو گیا تھا کہ وجدان سر بہت کھڑوس قسم کے انسان ہے۔

لیکن رابی نے بھی سوچ لیا تھا

کہ وجدان سر کو کسی قسم کا موقع نہیں دے گی کہ وہ رابی کو ڈانٹ سکے اور اپنے طرف سے پوری کوشش کرے گی کہ وجدان سر کو شکایت کا موقع نا دے۔

یہ سب رابی نے سوچا تھا لیکن جب اس نے وجدان کو دیکھنا تھا تو اس کا reaction کیا ہونا تھا یہ تو کل ہی معلوم ہونا تھا۔

....

حیدر میں کل صبح جا رہا ہوں تم بھی کچھ دنوں کے لئے میرے ساتھ آ جاؤ وجدان نے حیدر کو کہا جو سگریٹ کے گہرے کش لے رہا تھا۔

نہیں تم جاؤ میں یہی رہوں گا مجھے یہاں کچھ کام ہے حیدر نے کہا۔

ٹھیک ہے وجدان نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

اسے ابھی اپنی واپسی کا ماہین بیگم کو بھی بتانا تھا،

وجدان نے سوچا تھا وہ گاؤں میں کچھ دن رہے گا لیکن دا جی کی باتوں کی وجہ سے وجدان یہاں سے جا رہا تھا۔

....

وجدان کمرہ نوک کر کے اندر داخل ہوا تو ماہین بیگم اور وسیم شاہ سامنے ہی بیٹھے ہوئے تھے۔

مجھے آپ دونوں سے بات کرنی ہے وجدان نے اپنے ماں باپ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ہاں بیٹا کہو کیا کہنا ہے

ماہین بیگم نے پیار سے اپنے بیٹے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

ماما میں کل صبح واپس جا رہا ہوں وجدان نے نظریں جھکا کر کہا۔

بیٹا کچھ دن اور تم رک جاتے اتنے دنوں بعد آئے ہو۔

وسیم شاہ نے کہا۔

ڈیڈ میری کچھ اہم میٹنگز ہیں تو میرا جانا ضروری ہے وجدان نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

ماہین بیگم کچھ نہیں بولی تھی

Urdu Novels Ghar

ٹھیک ہے بیٹا جیسی تمھاری مرضی وسیم شاہ نے اپنے بیٹے کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔

وجدان نے اپنی ماں کے ماتھے پر بوسہ دیا ماما بہت جلد چکر لگاؤ گا وجدان نے کہا تو ماہین بیگم نے بھی وجدان کے سر پر پیار دیا تھا۔

ان کو معلوم تھا کہ وجدان اتنی جلدی کیوں جا رہا ہے۔

....

اگلے دن وجدان تین بجے ہی شہر کے ک ےئ نکل گیا تھا

اور تقریباً آٹھ بجے اپنے گھر پر موجود تھا

وجدان جلدی سے شاور لینے چلا گیا تھا۔

اور اب اپنے آفس کے لیے نکل پڑا تھا

آج اس نے اس لڑکی کے بارے میں بھی معلوم کروانا تھا۔

Urdu Novels Ghar

....

حیدر آج شفیق صاحب سے ملنے آیا تھا یا ایسا کہا جائے انہیں اپنے طریقے سے سمجھانے آیا تھا۔

شفیق صاحب حیدر کے پاس والے گاؤں کے چودھری تھے شفیق صاحب اور داجی کی دشمنی بہت پرانی تھی۔

کچھ زمینوں کا معاملہ تھا

یہ تو الگ معاملہ تھا لیکن جس بات پر ان کی دشمنی ابھی تک چلتی آرہی تھی

وہ وجہ حیدر شاہ کی بہن تھی۔

حیدر شاہ کی ایک چھوٹی بہن بھی تھی اس کا نام اسما تھا وہ حیدر کی سگی بہن نہیں تھی۔

سلیمان شاہ کے دوست اور ان کی بیوی کی ایک حادثے میں موت ہو گئی تھی اسما کے آگے پیچھے کوئی نہیں تھا۔

تو سلیمان شاہ اسے اپنی بیٹی بنا کر گھر لے آئے تھے

لیکن دا جی کو اس بات سے بھی اعتراض تھا

ہیرا بیگم نے چھوٹی سی اسما کو دل سے قبول کیا تھا اور اسے اپنی بیٹی بنایا تھا۔

اس وقت حیدر اپنی اینجل کے دکھ کو بھول نہیں پا رہا تھا

اس وقت اسما نے اپنی شرارتوں سے حیدر کو اینجل کے دکھ سے نکالا تھا۔

حیدر کو اسما کچھ ہی دنوں میں بہت عزیز ہو گئی تھی۔

پھر ایک دن حیدر اور اسما حویلی سے تھوڑا دور کھیل رہے تھے جب شمس بھی وہاں آیا اسے چھوٹی سی اسما بہت اچھی لگی تھی۔

شمس اسما کو دیکھنے روز اس جگہ پر آیا کرتا تھا۔

اس کے بعد وقت گزرتا گیا اور پھر جب شمس تھوڑا بڑا ہوا تو اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اسما سے شادی کریں گا۔

شمس نے شفیق صاحب سے بات کی تو اس میں بھی شفیق نے اپنا بھلا سوچا اور داجی کے گھر رشتہ لے کر چلا گیا تھا۔

داجی تو اسما کو اپنی پوتی نہیں مانتے تھے اس لئے ان کو رشتے سے کوئی اعتراض نہیں تھا۔

لیکن جب سلیمان شاہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے صاف منع کر دیا تھا کیونکہ وہ شفیق کو بہت اچھی طرح سے جانتے تھے اور ابھی اسما 14 سال کی تھی۔

شمس نے جب انکار سنا تو وہ غصے میں آ گیا تھا اس وقت شمس بھی 19 سال کا تھا۔

شمس اسی جگہ پر گیا جہاں اسما کھیلتی تھی اس نے اسما کا نشانہ باندھ کر گولی چلائی جو اس کے دل کے قریب لگی تھی۔

گولی کی آواز جب حیدر نے سونی تو جلدی سے اسما کے پاس آیا تو اسما زمین پر گری ہوئی تھی اور خون زمین پر پھیل رہا تھا۔

اسما، حیدر اور سلیمان شاہ کے ساتھ آئی تھی جو کچھ فاصلے پر بیٹھے ہوئے تھے۔

سلیمان صاحب جلدی سے اسما کے پاس

گ ئے

حیدر نے ارد گرد دیکھا تو اسے شمس نظر آیا

حیدر اس کے پیچھے جانے ہی والا تھا جب سلیمان شاہ نے اسے اپنے ساتھ آنے کا کہا۔

سلیمان شاہ اسما کو گاؤں کے قریب جو ہوسٹل تھا وہی لے گ ئے تھے

پورے گاؤں میں یہ خبر آگ کی طرح پھیل گ ئی تھی

....

شمس نے غصے میں گولی تو چلا دی تھی اب اسے ڈر لگ رہا تھا کہ اب اسے پولیس لے جائے گی اس نے اپنے باپ کو سب بتا دیا تھا۔

شفیق صاحب نے شمس کو راتوں رات ملک سے باہر بھیج دیا تھا اور سارے ثبوت بھی مٹا دیے تھے۔

۔

شفیق صاحب کو خبر مل گئی تھی کہ اب وہ لڑکی زندہ نہیں ہے پولیس ان کے گھر میں بھی آئی تھی حیدر نے اپنا بیان دیا تھا۔

جو شمس کے خلاف تھا۔

لیکن ثبوت نا ہونے کی صورت میں پولیس کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

....

حیدر کو پھر سے ایک اور دکھ مل گیا تھا اس کی بہن اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی۔

وجدان اس وقت گاؤں میں نہیں تھا وہ گاؤں چھوڑ کر جا چکا تھا۔

Urdu Novels Ghar

اور کسی نے بھی اسے اسما کی موت کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔

گھر میں اگر اسما کے جانے کا کسی کو دکھ نہیں تھا تو وہ سدف اور ان کی دونوں بیٹیوں کو تھا۔

داجی کو بھی افسوس تھا لیکن انہوں نے ظاہر نہیں کیا تھا۔

حیدر نے سوچ لیا تھا کہ جس طرح شمس نے اس سے اسکا عزیز چھینا ہے حیدر بھی ویسے ہی چھینے گا۔

....

شفیق صاحب جس زمین پر آپ نے اپنا قبضہ کیا ہوا ہے میں امید کرتا ہوں یہ دیکھنے کے بعد آپ میرے حوالے کر دیں گے۔

حیدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک ویڈیو شفیق صاحب کے سامنے کی جسے دیکھ کر شفیق صاحب کے ماتھے پر پسینہ آگیا تھا ایک پل کے لیے ان کا رنگ اڑ گیا تھا۔

کیا ہوا؟ شفیق صاحب ابھی تو آپ بہت بول رہے تھے۔

حیدر نے ٹانگ پر ٹانگ رکھتے ہوئے طنزیہ کہا۔

تمہیں میں اپنی زمین دے دوں گا شفیق صاحب ابھی اور کچھ کہتے جب حیدر نے ان کی بات کاٹ کر غصے سے کہا۔

آپ کی زمین نہیں وہ ہماری زمین ہے جس پر آپ نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے۔

حیدر نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

شفیق صاحب بھی حیدر کو غصے میں دیکھ کر ڈر گئے تھے۔

اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ یہ ثبوت تم پولیس کے حوالے نہیں کرو گے شفیق صاحب نے سنبھلتے ہوئے پوچھا

۔

اس بات کی فکر آپ مت کریں میں اسے پولیس کے حوالے بلکل بھی نہیں کروں گا۔

بلکہ پولیس والوں سے زیادہ بری سزا دوں گا۔

حیدر نے کہا اور وہاں سے چلا گیا تھا۔

....

وجدان آفس میں داخل ہوا تو لیلا اس کے ساتھ ساتھ ہی چل رہی تھی اور اسے میٹنگز کے بارے میں بتا رہی تھی

۔

مس لیلا نئی سیکرٹری کہاں ہے اسے بھی آپ کے ساتھ ہونا چاہیے تھا وجدان نے لیلا سے پوچھا۔

سر وہ ابھی آئی نہیں ہے لیلا نے نظریں جھکا کر کہا۔

واٹ ...

آج ان کا دوسرا دن ہے اور وہ لیٹ ہیں وجدان نے غصے سے کہا۔

سر ہو سکتا ہے ٹریفک میں پھنس گئی ہو کل تو پورے ٹائم پر آگئی تھی۔ لیلا نے جلدی سے کہا۔

ان کو بتا دیں اگر یہاں کام کرنا ہے تو ٹائم کا خیال رکھنا ہو گا اور جب وہ آئے تو ان کو میرے روم میں بھیجیے گا وجدان نے کہا اور اپنے کیبن میں چلا گیا تھا۔

....

اس نے اپنے ایک آدمی کو رابی کے بارے میں معلوم کرنے کا کہا تھا۔

وجدان کو اس یہ تو کنفرم تھا کہ جس مارکیٹ میں وہ روکا تھا اس لڑکی کا گھر اس مارکیٹ کے آس پاس ہی ہو گا اور پھر وجدان نے اظہر کی گاڑی کا پیچھا کیا تھا اور گھر کو دیکھ لیا تھا اور اب ساری معلومات اس کا آدمی اسے بتا رہا تھا۔

سر وہ دو بہنیں ہیں باپ زیادہ تر بیمار رہتا ہے

خود پڑھائی کے ساتھ جاب کی بھی تلاش کر رہی ہے۔

ان کا نام رابیل فاروق ہے۔

اس آدمی نے وجدان کو بتایا جو اس کی بات بہت غور سے سن رہا تھا۔

ٹھیک ہے تمہیں تمہارے پیسے مل جائے گ ےئ تم اب جا سکتے ہو۔

وجدان نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

......

وہ آدمی باہر آیا تو اسے رابیل سامنے ہی نظر آگئ تھی یہ تو وہی لڑکی ہے اور یہ تو بوس کے اپنے آفس میں کام کرتی ہے پھر بوس نے مجھے کیوں اس کے بارے میں پتہ کرنے کا کہا تھا۔

پتہ نہیں بڑے لوگ ہیں ان کی کچھ سمجھ ہی نہیں آتی اس آدمی نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہااور وہاں سے چلا گیا تھا۔ .

....

بغیر اجازت کے کاپی پیسٹ کرنا منع ہے

ڈیڈ آپ کب جائے گ ۓ فیری کے گھر شمس نے شفیق صاحب سے پوچھا جو پہلے ہی غصے میں بیٹھے ہوئے تھے۔

تمہیں اپنی شادی کی پڑی ہے اور جس لڑکی کی پہلے تم جان لے چکے ہو اس کے بارے میں کیا کہنا چاہو گ ۓ ۔اسے بھی تو تم پسند کرتے تھے۔

شفیق صاحب نے غصے سے پوچھا

کیا مطلب ڈیڈ؟

یہاں اسما کا ذکر کہاں سے آگیا شمس نے نا سمجھی سے پوچھا۔اور ویسے بھی وہ میری محبت نہیں تھی

میری نادانی تھی۔ شمس نے کہا

یعنی اسے اس بات کی پرواہ ہی نہیں تھی کہ وہ کسی معصوم کہ جان لے چکا ہے۔

حیدر نے مجھے ایک ویڈیو دکھائی ہے جس میں تم اپنے دوست کے سامنے یہ قبول کیا ہے کہ تم نے اسما کی جان لی تھی۔

شفیق صاحب نے کہا۔

لیکن حیدر نے ویڈیو کیسے بنائی شمس نے حیرانگی سے پوچھا۔

تم نہیں جانتے کہ حیدر شاہ کیا چیز ہے شفیق صاحب نے کہا۔

Urdu Novels Ghar

ڈیڈ اس بارے میں بعد میں بات کریں گ ےئ ابھی مجھے بتائے کب جانا ہے فیری کے گھر شمس نے دوبارہ پوچھا۔

ایسا کیا ہے اس لڑکی میں جو تمہیں اس بات کی بھی پرواہ نہیں ہے کہ تم جیل بھی جا سکتے ہو شفیق صاحب نے حیرانگی سے پوچھا۔

ڈیڈ اس لڑکی نے میرا چین چھین لیا ہے مجھے لگتا ہے اگر وہ مجھے نہیں ملی تو میں مر جاؤ گا شمس نے کھوئے ہوئے انداز میں کہا۔

مجھے لگتا ہے تم سچ میں پاگل ہو گ ےئ ہو مجھے تمھاری شادی نہیں علاج کروانا چاہیے شفیق صاحب نے کہا اور وہاں سے چلے گ ےئ

شمس ابھی بھی فیری کے خیالوں میں کھویا ہوا تھا۔

....

رابیل....نائس نیم

وجدان نے مسکراتے ہوئے رابی کا نام دہرایا۔

جب دروازہ نوک ہوا۔تو وجدان ہوش میں آیا

وجدان نے اندر آنے کی اِجازت دی۔

رابی باہر کھڑی تھی اسے آج دیر ہو گئی تھی اس کی بس چھوٹ گئی تھی۔

جس کی وجہ سے وہ آج لیٹ ہو گئی تھی۔

لیلا نے اسے آتے ہی بتا دیا تھا کہ سر تمھارے بارے میں پوچھ رہے تھے۔

اور غصے میں بھی تھے۔

اب رابی کو اندر جانے پر ڈر بھی لگ رہا تھا اور غلطی بھی رابی کی ہی تھی۔

رابی اللہ کا نام لے کر روم میں داخل ہوئی تو وجدان نے سر نیچے کیا ہوا تھا۔

Urdu Novels Ghar

لیکن رابی وجدان کو پہچان گئ تھی۔

اور آنکھیں پھاڑے وجدان کو دیکھ رہی تھی

کاش میں نے انٹرویو کی صبح فیری کے کہنے پر وجدان شاہ کو دیکھ لیا ہوتا تو آج اس لوفر کے سامنے نا کھڑی ہوتی۔

انٹرویو کی صبح ٹی-وی پر وجدان شاہ کے بارے میں بتایا جا رہا تھا اور ساتھ وجدان کی تصویر بھی تھی۔

فیری نے کہا تھا کہ آپی دیکھیے جہاں آپ انٹرویو دینے جا رہی ہے اس کمپنی کے بوس کی تصویر ٹی وی پر دیکھا رہے ہیں۔

تو رابی نے کہا تھا مجھے پورا یقین ہے مجھے یہ جاب نہیں ملے گی تو مجھے نہیں دیکھا

لیکن اب اسے افسوس ہو رہا تھا۔

یہ مجھ سے کیا ہو گیا

اللہ جی میں کیا کرو؟

ایسا کرتی ہوں واپس چلی جاتی ہوں ہاں یہ ٹھیک ہے رابی نے دل میں کہا اور واپس جانے ہی لگی تھی جب وجدان کی آواز نے اس کے قدموں کو روکا۔

مس کیا نام ہے آپ کا وجدان نے نیچے منہ کیے ہی پوچھا۔ لیلا نے اسے نام بتایا تھا لیکن وجدان نے ٹھیک سے سنا نہیں تھا۔

جب کافی دیر کوئی جواب نہیں آیا تو وجدان نے سامنے دیکھا وہاں ایک لڑکی دروازے کی طرف اپنا منہ کیے کھڑی تھی۔

مس میں آپ سے بات کر رہا ہوں وجدان نے تھوڑا غصے سے کہا۔

لیکن رابی نے ابھی بھی اپنا منہ دروازے کی طرف کیا ہوا تھا۔

وجدان غصے سے اٹھا اور رابی کے پیچھے کچھ فاصلے پر جا کر کھڑا ہو گیا۔

مس اگر آپ کا مراقبہ ختم ہو گیا ہو تو ہم کام کی بات کر لیں وجدان کی آواز اسے جب دوبارہ آئی تو رابی نے مڑنے میں ہی عافیت جانی۔

اور آہستہ آہستہ وجدان کی طرف مڑنے لگی۔

وجدان نے جب رابیل کو اپنے سامنے دیکھا تو اسے خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔

تم ....

وجدان نے بس اتنا ہی کہا اور یک ٹک رابی کو دیکھنے لگا اور اس کا سر سے پاؤں تک جائزہ لینے لگا۔

میک اپ سے پاک چہرہ ناک میں چھوٹی سی بالی خوبصورت سی آنکھیں سر پر کالا ڈوپٹہ اور کاندھوں پر بلیو شال آج بھی رابی اُسی حلیے میں تھی بس کپڑوں کے رنگ مختلف تھا۔

رابی نظریں جھکائے کھڑی تھی۔رابی جانتی تھی کہ وجدان اسے بہت غور سے دیکھ رہا ہے اس لیے تو وجدان کو لوفر کہتی تھی۔

رابی جب باہر جانے لگی تو وجدان ہوش میں آیا۔

مس رابیل فاروق شاید آپ جانتی نہیں ہے جب آپ کا بوس آپ سے کوی سوال پوچھے تو اس کا جواب بھی دیتے ہیں۔

وجدان نے سنجیدگی سے کہا۔

ایم سوری سر لیکن میں یہ نوکری ابھی اور اسی وقت چھوڑ رہی ہوں رابیل نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔

یہ تو آپ کو agreement پر سائن کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا۔

وجدان نے مسکراتے ہوئے اپنی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

وجدان کو اب دلی خوشی ہو رہی تھی اور اس کا دل کر رہا تھا خود کو شاباشی دیں جو اس نے نئی سیکرٹری سے agreement سائن کروایا تھا۔

رابیل کو وہ agreement یاد آیا تو دو لفظ اس agreement پر بھیج کر اپنا پیر پٹخ کر وہاں سے چلی گئی تھی۔

وجدان نے اسے روکا نہیں تھا

۔

رابی نے باہر آ کر سوچ لیا تھا کہ وہ وجدان کو اتنا تنگ کرے گی کہ وہ اسے خود یہاں سے نکال دیں گا۔

....

وجدان اپنی کرسی پر بیٹھا رابی کے بارے میں سوچ کر مسکرا رہا تھا۔

وجدان کو ابھی بھی یقین نہیں آ رہا تھا کہ رابیل اس کے سامنے ہے۔اور اب اسکی سیکرٹری بھی ہے۔

اور ایک سال تک وہ یہ جاب بھی نہیں چھوڑ سکتی۔

آج جس سے ملنے کا وجدان سوچ رہا تھا وہ خود چل کر اس کے پاس آئ تھی۔

....

آج شفیق صاحب شمس کے ساتھ فیری کے گھر آئے تھے۔تھوڑی دیر بعد رابی بھی آفس سے آ گئ تھی۔۔

تہمینہ بیگم کو لگا کہ شاید یہ لوگ رابی کے ل ئے آئے ہیں لیکن جب شفیق صاحب نے فریال کے رشتے کی بات کی تو تہمینہ بیگم کا منہ بن گیا تھا۔

شمس شکل صورت کا اچھا خاصا تھا اور امیر بھی تھا۔

فاروق صاحب نے سوچنے کے لیے کچھ وقت مانگا تھا .

رابی کو شمس میں کوئ برائ نظر نہیں آئ تھی۔

Urdu Novels Ghar

لیکن فیری ابھی کافی معصوم تھی لیکن شادی تو ایک دن کرنی تھی اور شمس فیری کو پسند کرتا تھا شمس نے بتایا تھا کہ اس نے فیری کو ایک مارکیٹ میں دیکھا تھا۔

کافی سوچنے کے بعد فاروق صاحب نے ہاں کر دی تھی۔

لیکن جب فیری کو معلوم ہوا تو اس نے ایک ہی ضد پکڑی ہوئی تھی کہ وہ رابی کو چھوڑ کر کہی نہیں جائے گی۔

رابی نے فیری کو بہت سمجھایا تھا لیکن وہ کچھ سمجھنے کے ل ئے تیار ہی نہیں تھی۔

....

فیری میری جان میری بات سمجھنے کی کوشش کرو

شمس بہت اچھا ہے وہ تمھارا بہت خیال رکھے گا اور میں تم سے ملنے آیا کرو گی،

اور دیکھوا گر میں تمھارے کہنے پر اس رشتے سے منع بھی کر دیتی ہوں تو

ایک دن میری بھی شادی ہو جائے گی پھر تم اکیلی کیا کرو گی رابی نے فیری کے آنسو صاف کرتے ہوئے پیار سے کہا

۔

فیری کو بھی رابی کی بات ٹھیک لگی تھی

اس لئے اس نے رونا بند کر دیا تھا۔

آپ وعدہ کریں آپ مجھ سے ملنے آئے گی

فیری نے اپنا ہاتھ رابی کے آگے کرتے ہوئے کہا۔

رابی نے مسکرا کر فیری سے وعدہ کیا تھا۔

اچھا اب رونا چھوڑو تمھاری شادی کی شاپنگ کرنے چلتے ہیں میں نہیں چاہتی میری بہن کی شادی میں کسی قسم کی کمی ہو۔

رابی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

Urdu Novels Ghar

میں چینج کر لوں فیری رابی کو کہہ کر چینج کرنے چلی گئ تھی۔

....

رابی اس دن کے بعد آفس نہیں گئ تھی آج اسے تیسرا دن تھا اور موبائل بھی اس نے بند کیا ہوا تھا۔

اسے لگتا تھا وجدان اسے نکال دے گا لیکن یہ

رابیل کی بھول تھی کہ وجدان اسے آفس سے نکالے گا۔

....

حیدر بیٹا کہاں ہوتے ہو تم آجکل گھر نظر ہی نہیں آتے ہیرا بیگم نے حیدر سے پوچھا اور اس کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گئ تھیں۔

ماں کچھ کام تھا لیکن اب میں فارغ ہوں حیدر نے اپنی ماں کی گود میں سر رکھ کر سکون سے اپنی آنکھیں موندتے ہوئے کہا۔

کچھ دیر کے لیے ہی سہی حیدر اپنی پریشانیوں کو بھول گیا تھا۔

حیدر میں تم سے کچھ بات کرنا چاہ رہی تھی۔

ہیرا بیگم نے حیدر کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے کہا۔

ماں آپ کیسی باتیں کر رہی ہے آپ مجھ سے کبھی بھی کوئی بھی بات کر سکتی ہیں۔

حیدر نے کہا

حیدر تمہیں یقین ہے کہ ماہی زندہ ہے ہیرا بیگم نے حیدر سے پوچھا۔

ماں مجھے پورا یقین ہے کہ میری اینجل زندہ ہے اور مجھے اللہ پر پورا بھروسہ ہے کہ ایک دن وہ مجھے میری ماہی میری اینجل سے ضرور ملائے گا حیدر نے یقین سے کہا

آمین ہیرا بیگم نے دل میں کہا تھا۔

....

مس رابیل اگر آپ نہیں چاہتی کہ میں خود آپ کو آپ کے گھر سے لینے آؤ تو جلدی سے آفس پہنچ جائے اور مجھے آپ کو پک کرنا بلکل بھی برا نہیں لگے گا۔

اور دوسری بات میں آپ کے والدین کو agreement کے بارے میں بھی بتادوں گا۔

اور آپ مجھے ایک کروڑ تو دیں گی نہیں اس لئے آپ کو آفس ہی آنا پڑے گا۔

رابیل نے جب وجدان کا میسج پڑھا تو اسے بہت تو غصہ آیا تھا۔

Urdu Novels Ghar

لیکن آفس جانے کے لیے تیار ہونے چلی گئی تھی اسے پورا یقین تھا کہ وجدان جو کہہ رہا ہے وہ کر بھی گزرے گا

۔

اس نے آج ہی موبائل اون جیا تھا اور پہلا میسج وجدان کا تھا۔

....

حیدر کو خبر مل گئی تھی کہ شمس شادی کرنے والا ہے اور اس لڑکی کو پسند بھی کرتا ہے۔

ہمممم شمس شفیق اب کھیل کھیلنے کا صحیح مزا آئے گا۔

حیدر نے مسکراتے ہوئے کہا

اور ایک نمبر ڈائل کر کے فون کان سے لگایا۔

مجھے اس لڑکی کی ساری معلومات چاہیے جس سے شمس شادی کرنے والا ہے۔

حیدر نے کہہ کر فون بند کر دیا۔

Urdu Novels Ghar

....

مس رابیل آپ کہاں تھی اتنے دن؟وجدان نے رابی سے پوچھا۔

وہ سر میں شادی کی شاپنگ میں بزی تھی رابیل نے آرام سے وجدان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

شادی کی بات سن کر وجدان کے چہرے پر ایک دم پریشان آ گئی تھی۔

کس کی شادی؟وجدان نے جلدی سے پوچھا

جبکہ وجدان جانتا تھا اسے رابیل پرسنل سوال نہیں کرنا چاہیے تھا۔

وہ سر میری بہن کی شادی ہے رابیل نے جواب دیا اسے وجدان کا سوال بہت عجیب لگا تھا۔

بہن کا سن کر وجدان نے سکون کا سانس لیا تھا۔

مس رابیل آپ جانتے ہیں کہ یہ میرا آفس ہے اور آپ میری سیکرٹری بھی ہے تو آپ کو ہر وقت میرے ساتھ ہونا چاہیے اور میں بلکل بھی برداشت نہیں کروں گا میری سیکرٹری جوائنگ کے دوسرے دن ہی چھٹیوں پر چلی جائے وجدان نے دوبارہ اپنی ٹون میں آتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

تو سر آپ مجھے نکال دیں رابی نے وجدان کو آسان حل بتایا۔

رابیل کی بات سن کر وجدان کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھل گئے تھے۔

مس رابیل اگر آپ کو لگتا ہے کہ جو آپ فضول قسم کی حرکتیں کر رہی ہے اس کی وجہ سے میں آپ کو آفس سے نکال دوں گا تو یہ صرف آپ کی سوچ ہی ہے۔

وجدان نے رابیل کے کان کے پاس سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

وجدان کے قریب آنے سے رابی ایک دم گھبرا گئ تھی

وجدان کہہ کر وہاں سے چلا گیا تھا۔

لیکن رابی ابھی بھی ویسے ہی کھڑی تھی۔

اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

لیلا کے پکارنے پر رابی ہوش میں آئ تھی۔

رابیل تمہیں وجدان سر نے بلایا ہے

لیلا نے کہا

کیوں وہ مجھے کیوں بلا رہے ہیں رابی نے گھبراتے ہوئے پوچھا۔

تم یہاں کس لیے آئی ہو لیلا نے الٹا رابی سے سوال کیا

کام کرنے رابی نے سنبھلتے ہوئے جواب دیا۔

تو وجدان سر تمہیں کام کے لیے بلا رہے ہیں لیلا نے رابی کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے کہا۔

تمہیں نہیں پتہ تمھارے سر کتنے ٹھرکی ہے رابی نے دل میں سوچا اور لیلا کے پیچھے چل پڑی۔

....

فیری کی تین دن بعد مہندی تھی آج شام میں ہی شفیق صاحب شمس کی دی ہوئی انگوٹھی فیری کو پہنا گئے تھے۔

رابیل آفس سے آتے ہی شاپنگ کرنے چلی جاتی تھی اسے سب کچھ دیکھنا تھا تہمینہ بیگم تو کسی کام کو ہاتھ نہیں لگا رہی تھی۔

Urdu Novels Ghar

....

رابیل پوری کوشش کر رہی تھی کہ وجدان اسے آفس سے نکال دیں کبھی لیٹ جاتی تھی کبھی وجدان کا دیا ہوا کام وقت پر نہیں کرتی تھی۔

لیکن وجدان بھی ڈھیٹ ثابت ہوا تھا وہ رابی کے غلط کام کو بھی appreciate کرتا تھا جو رابی کا غصہ بڑھانے کا باعث بنتا تھا۔

....

سر مجھے چھٹی چاہیے رابی نے وجدان کو کہا جو لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا۔

کیوں؟

وجدان نے رابی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

میری بہن کی شادی ہے رابی نے نظریں جھکا کر کہا۔

اسے وجدان کی نظروں میں دیکھنا دنیا کا مشکل ترین کام لگتا تھا۔

اس وقت وجدان کو رابیل بہت معصوم لگ رہی تھی۔

اوکے کتنے دن کی لیو چاہیے آپ کو وجدان نے پوچھا

تین دن رابی نے کہا

ٹھیک ہے۔

وجدان کہہ کر کام کرنے لگا۔

رابی واپس جانے لگی جب وجدان نے کہا

مس رابیل آپ کو میں نے جانے کا کہا؟

وجدان نے کہا نظریں ابھی بھی لیپ ٹاپ پر تھی۔

رابی وجدان کو دیکھنے لگی تھی۔

Urdu Novels Ghar

جو رابیل کو نہیں دیکھ رہا تھا۔

رابیل کو اس وقت وجدان پر بہت غصہ آرہا تھا۔

سر آپ کو مجھ سے کوئی کام ہے رابی نے ایک ایک لفظ چبا کر پوچھا۔

رابی کو غصے میں دیکھ کر وجدان کو ہنسی آرہی تھی۔

رابی بھی تو وجدان کو تنگ کرتی تھی اب وجدان کا بھی حق بنتا تھا رابی کو تھوڑا تنگ کریں۔

آپ جا سکتی ہیں وجدان نے احسان کرنے والے انداز میں کہا۔

اور رابیل نے وجدان کو ایسے دیکھا جیسے کچا چبا جائے گی۔

اگر آپ کا موڈ نہیں ہے جانے کا تو آپ یہاں بیٹھ سکتی ہے وجدان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

رابیل وجدان کی بات سنتے ہی وہاں سے واک آوٹ کر گئ تھی۔

عجیب لڑکی ہے کبھی اتنے آرام سے بات کرتی ہے جیسے اس سے زیادہ نرم لہجہ کسی کا ہو ہی نہیں سکتا اور کبھی کاٹنے کھانے کو دوڑتی ہے

وجدان نے مسکراتے ہوئے سوچا۔

....

فیری کی مہندی کا دن آگیا تھا رابیل صبح سے کاموں میں لگی ہوئ تھی۔

مہمان بھی آچکے تھے۔

اظہر رابی کا کاموں میں پورا پورا ساتھ دے رہا تھا۔

اظہر کی ماں بھی خوشی خوشی سارا کام سرانجام دے رہی تھیں وہ فریال کو اپنی بیٹی کی طرح ہی مانتی تھی۔

مہندی کا فنکشن شفیق صاحب نے اپنے شہر والے گھر میں ارینج کیا تھا۔

شمس پیلے رنگ کے کرتے اور وائٹ شلوار میں اچھا لگ رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد شمس کو فیری آتی ہوئی دکھائی دی جس نے فل پیلا جوڑا پہنا ہوا تھا رابی کے ساتھ چلتی ہوئی گھبرائی سی بنا میک اپ کے بہت پیاری لگ رہی تھی،

فیری کو شمس سے تھوڑا فاصلے پر بیٹھایا گیا تھا۔

رابی اپنی بہن کے لیئے بہت خوش تھی۔

مہندی کا فنکشن بہت اچھا گزرا تھا

شمس خود فاروق صاحب کی فیملی کو گھر چھوڑنے آیا تھا۔

....

حیدر بیٹا آج تمہیں کوئی کام تو نہیں ہے ہیرا بیگم نے حیدر سے پوچھا

نہیں ماں آج میں گھر پر ہی ہوں آپ کو کچھ کام تھا

حیدر نے پوچھا

ہاں دا جی کو ان کے دوست نے دعوت پر بلایا ہے تو تم ان کے ساتھ چلے جانا۔

ہیرا بیگم نے کہا

جی ٹھیک ہے ماں میں چلا جاؤ گا حیدر نے کہا

تو ہیرا بیگم حیدر کے سر پر پیار دے کر وہاں سے چلی گئی تھی۔

Urdu Novels Ghar

....

رابی کو کافی کام تھا اس لیے وہ ابھی کمرے میں نہیں آئی تھی۔

فیری آئینے کے سامنے کھڑی اپنا پراندہ اُتار رہی تھی۔

بے شک فیری سادگی میں بھی حسین لگ رہی تھی

فیری اپنے بالوں کے ساتھ الجھی ہوئی تھی جب کوئی دروازہ کھول کر اندر آیا۔

فیری کو لگا شاید رابی آئی ہے اس لیے اس نے مڑ کر نہیں دیکھا۔

جب فیری کو رابی کی کوئی آواز نہیں آئی تو اس نے مڑ کر دیکھا تو اس کا سانس اٹک گیا تھا اپنے سامنے ایک انجان لڑکے کو اپنے کمرے میں دیکھ کر جواب دروازے کو لوک کر رہا تھا۔

کون ہیں آپ؟

فیری نے گھبراتے ہوئے پوچھا اگر اس وقت کسی نے اس لڑکے کو اس کے کمرے میں دیکھ لیا تو کیا عزت رہ جائے گی اس کی۔یہ سوچ ہی اس کی جان نکالنے کے لیے کافی تھی۔گھر بھی مہمانوں سے بھرا پڑا تھا۔

آج تک اس نے کبھی کسی لڑکے کی طرف نہیں دیکھا تھا لیکن اب رات کے اس پہر ایک لڑکے کا فیری کے کمرے میں ہونا بہت بڑا مسئلہ کھڑا کر سکتا تھا۔

ازلان فیری کو دلچسپ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

ازلان بہت غور سے فیری کو سر سے پاؤں تک دیکھ رہا تھا اگر ایسا کہا جائے گھور رہا تھا تو زیادہ بہتر ہو گا۔

فیری اس وقت ڈوپٹے سے بے نیاز کھڑی تھی اس کے کالے گھنے بال کاندھے کے ایک طرف پڑے ہوئے تھے۔

کچھ آوارہ لٹے اس کے چہرے پر بوسہ دے رہی تھیں۔

میں سوچ رہا تھا کہ ایسی کیا وجہ ہو سکتی ہے جو شمس جیسا انسان ایک غریب لڑکی سے شادی کر رہا ہے لیکن یہاں آکر معلوم ہوا وجہ تو واقعی بہت خوبصورت اور حسین ہے اس ازلان نے فیری کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کمینگی سے کہا۔

فیری کا چہرہ سفید ہو گیا تھا۔

آپ پلیز یہاں سے چلے جائے میں آپ کو نہیں جانتی آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گئی لڑکی نے ڈرتے ہوئے کہا ڈر سے اس کی آواز بھی بہت مشکل سے نکل رہی تھی۔

اسے لگا شاید یہ انسان غلط گھر میں آگیا ہے کیونکہ فیری کی تو کسی کے ساتھ بھی دشمنی نہیں تھی۔

ناں جاناں ..

مجھے بلکل بھی غلط فہمی نہیں ہوئی ازلان نے فیری کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔اس کے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ تھی۔

فیری نے دروازے کی طرف جانا چاہا تو ازلان نے اس کا ارادہ بھانپ کر فیری کو بازو سے پکڑ کر دیوار کے ساتھ لگایا۔

فیری کو لگا اس کی کوئی نہ کوئی ہڈی ضرور ٹوٹ گئی ہو گی۔

ازلان نے فیری کی دونوں سائیڈ پر اپنے بازو رکھ کر گھیرا بنایا۔

فیری کو لگا ابھی اس کی جان نکل جائے گی فیری ہولے ہولے کانپ رہی تھی ازلان یہ بات صاف محسوس کر سکتا تھا۔فیری کی آواز ہی نہیں نکل رہی تھی کہ وہ رابی کو آواز دی سکے۔

وہ کھڑا ہی اتنے قریب تھا کہ فیری کے دل کی دھڑکن تک کو بآسانی سن سکتا تھا۔

ازلان اپنے ہونٹوں کو فیری کے کان کے پاس لے گیا فیری نے ایک دم اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

جیسے آنکھیں بند کرنے سے یہ سب کچھ غائب ہو جائے گا۔

میں تم سے نکاح کرنا چاہتا ہوں ازلان نے فیری کے کان میں سر گوشی نما کہا بولتے ہوئے اس کے ہونٹ فیری کے کان سے ٹچ ہو رہے تھے۔

جو فیری کو کپکپانے پر مجبور کر رہے تھے۔

ازلان کی بات فیری کے لیے دھماکے سے کم نہیں تھی۔

فیری نے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھول لی تھیں۔

ازلان کا چہرہ فیری کے چہرے کے بہت قریب تھا آپ کا دماغ ٹھیک ہے میرا کل نکاح ہے فیری نے اس بار اپنا پورا زور لگا کر ازلان کو پیچھے دھکا دیتے ہوئے غصے سے کہا۔

اس کا ڈر کہی چھپ گیا تھا ازلان کے چہرے مسکراہٹ آ گئی۔

اس لیے تو آج آیا ہوں جاناں ازلان نے ایک آنکھ دباتے ہوئے کہا۔

ویسے ایک بات تو بلکل سچ ہے اور آج مجھے یقین بھی آ گیا ہے۔

اصل خوبصورتی تو غریب لڑکیوں میں ہوتی ہے کسی بھی ملاوٹ سے پاک اب تم خود کو دیکھ لو تمھیں کسی بھی میک اپ کی ضرورت نہیں ہے تمھاری خوبصورتی کسی بھی مرد کا ایمان ڈگمگا سکتی ہے۔

ازلان نے مسکراتے ہوئے فیری کے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے فیری کی خوبصورتی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔

ازلان کی بے باک گفتگو فیری کو مزید شرمندگی میں لیے جا رہی تھی۔

فیری کو تو اس ازلان کی اس حرکت پر پھر سے خوف محسوس ہونے لگا تھا ایک تو یہ کمرے میں بھی اکیلی تھی اور اس طاقت ور انسان کے سامنے بلکل بے بس تھی۔

وہ تو ازلان کو جانتی بھی نہیں تھی۔

باتوں کا وقت ختم ہوتا ہے باقی کی باتیں گھر جا کر کرے گ ےئے ازلان نے فیری کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا جہاں خوف صاف نظر آرہا تھا ازلان فیری کے خوف سے محفوظ ہوا تھا۔

کیا مطلب فیری نے سہمی ہوئی نظروں سے ازلان کو دیکھا جو اپنی pocket سے ایک انجکشن نکال رہا تھا۔

دیکھیے میں تو آپ کو جانتی بھی نہیں ہوں پلیز مجھے جانے دیں کل میرا نکاح ہے فیری نے گڑگڑاتے ہوئے کہا شاید اس بے حس انسان کو رحم آجائے لیکن وہ انسان رحم کرنے کے موڈ میں بلکل بھی نہیں تھا۔

اب تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جاناں پہلے میرا ابھی ارادہ کچھ ایسا ہی تھا لیکن تمہیں دیکھ کر مجھے اپنا فیصلہ بدلنا پڑا۔

ازلان نے فیری کے کان کے پاس سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔اور فیری کی گردن میں انجکشن لگادیا۔

فیری نے اپنے آپ کو چھڑوانے کی بہت کوشش کی لیکن ایک نازک سی لڑکی ایک مضبوط مرد کے سامنے ایک چڑیا کی مانند تھی۔

تھوڑی دیر بعد ہی فیری ازلان کے بازوں میں جھول گئ تھی

ازلان نے فیری کو اپنی باہوں میں اُٹھایا اور کھڑکی سے باہر کود گیا۔

....

صبح صبح شمس کے نام پر ایک پارسل آیا تھا جب اس نے اس میں موجود تصویر اور نکاح نامے کو دیکھ کر غصے سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

....

Urdu Novels Ghar

ازلان فیری کو اپنے گھر لے آیا تھا

فیری بیڈ پر بے ہوش لیٹی تھی ازلان صوفے پر بیٹھا ہوا تھا اور سگریٹ پی رہا تھا۔

اس وقت اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔

اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا کرے۔

فیری کو تھوڑا تھوڑا ہوش آنے لگا تھا۔

تھوڑی دیر بعد فیری نے اپنی آنکھیں کھولی تو اس کا سر بہت بھاری ہو رہا تھا۔

فیری اٹھ کر بیٹھی تو اسے سامنے ہی وہی شخص نظر آیا تھا جو اس کے کمرے میں تھا

فیری سہمی ہوئی نظروں سے ازلان کو دیکھ رہی تھی۔ جس کے چہرے پر سنجیدگی چھائی ہوئی تھی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

ازلان فیری کے پاس آیا اور کچھ فاصلے پر ہی بیٹھ گیا تھا۔

Urdu Novels Ghar

کیانام ہے تمھاراازلان نے پوچھا

فریال ...

فیری نے جواب دیا۔

ازلان نے اس کے بعد کچھ نہیں پوچھا تھا۔

اور فیری کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا۔

اسے فریال معصوم سی لگی تھی۔

عمر کے لحاظ سے بھی اسے فیری چھوٹی ہی لگی تھی۔

وجدان نے کہا تھاازلان حیدر شاہ کوئی بھی ایسا کام نا کرنا جس کا بعد میں تمہیں پچھتاوا ہو۔

لیکن جب حیدر کے دماغ میں اسما کا چہرہ آتا تو اسے پھر ایک ہی بات یاد رہتی وہ بھی تو معصوم تھی اس کا کیا قصور تھا۔

اور پھر ہمدردی کی جگہ بدلہ آجاتا جو ازلان حیدر شاہ نے شمس سے لینا تھا۔

شاہ نے بھی شمس سے اس کی قیمتی چیز چھین لی تھی۔ جیسے پانے کے لئے وہ تڑپ رہا تھا۔

اب تڑپنے کی باری شمس کی تھی۔

مجھے گھر جانا ہے آپ مجھے یہاں کیوں لائے ہیں آپ کون ہیں؟ فیری نے روتے ہوئے پوچھا۔

تو ازلان ہوش میں آیا تھا۔

تم اب یہاں سے کہی نہیں جاؤ گی کچھ دیر تک مولوی صاحب آرہے ہے تمہارا نکاح ہے میرے ساتھ حیدر نے کہا۔

میرا نکاح آپ کے ساتھ کیسے ہو سکتا ہے میرا نکاح شمس کے ساتھ ہونے والا ہے فیری نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا

اور شمس کا نام ازلان حیدر شاہ کے غصے کو ہوا دے گیا تھا۔

فیری دروازے کی طرف جانے لگی تھی جب شاہ نے اسے بازو سے کھینچا اور فیری کے نرم رخسار پر تھپڑ مارا

فیری اوندھے منہ بیڈ پر گر گئی تھی۔

شاہ نے اسے بالوں سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کیا تو فیری کا ہونٹ پھٹ گیا تھا۔

اور خون بھی نکل رہا تھا۔

شاہ کا چہرہ فیری کے چہرے کے بہت قریب تھا کہ فریال کو شاہ کی گرم سانسیں فیری کا چہرہ جھلسا رہی تھیں۔

آج کے بعد اگر تمھارے زبان سے میں نے شمس کا نام سنا تو زبان کاٹ دوں گا شاہ نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

فیری کو لگا تھا کہ اس کے کانوں نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے۔

فیری اپنے بالوں کو شاہ کی گرفت سے نکالنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی اس کی آنکھوں سے آنسو ابل ابل کر باہر آ رہے تھے۔

شاہ نے فیری کو چھوڑا اور وہاں سے نکلا گیا تھا

فیری بیڈ پر گری رو رہی تھی۔

اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اسے کس بات کی سزا مل رہی ہے۔

....

رابی کاموں میں لگی ہوئی تھی اور کمرے میں نہیں گئی تھی اور باہر ہی سو گئی تھی لیکن جب صبح کمرے میں گئی تو فیری وہاں نہیں تھی۔

رابی نے ہر جگہ دیکھ لیا تھا۔

لیکن اسے فیری کہی نظر نہیں آئی تھی۔

اس کا دل گھبرا رہا تھا

گھر مہمانوں سے بھرا پڑا تھا۔اور تھوڑی دیر بات یہ بات ہر طرف پھیل گئی تھی۔

تہمینہ بیگم کے تو ہاتھ بات آگئ تھی جس کو نہیں بھی معلوم تھا اسے بھی تہمینہ بیگم بتا رہی تھی کہ فیری اپنی ماں کی طرح اپنی شادی کے دن بھاگ گئ ہے۔

ابھی بھی تہمینہ بیگم صحن میں بیٹھی محلے کی عورتوں کو نمک مرچ لگا کر بتا رہی تھیں جب رابیل کی ہمت جواب دے گئ۔

امی بس کر دیں اور آپ لوگوں کو اپنے گھروں میں سکون نہیں ہے جو دوسروں کے معاملے میں دخل اندازی کرنے آجاتے ہیں آپ لوگ۔ بہت خوشی ہوتی ہے نا آپ لوگوں کو دوسرے لوگوں کو بے بس دیکھ کر۔

ابھی کے ابھی میرے گھر سے نکل جائے آپ لوگ ہمیں بلکل بھی آپ کی ہمدردوں کی ضرورت نہیں ہے رابی نے غصے سے کہا۔

عورتیں خاموشی سے وہاں سے چلی گئ تھیں۔

امی آپ کو خدا کا واسطہ ہے آپ اپنی دل کی بھڑاس پھر کبھی نکال لیجیے گا ابھی ہم بہت پریشان ہیں۔

رابیل نے اپنی ماں کو کہا۔

اتنے میں فاروق صاحب اور اظہر آگ ۓ تھے۔

ان کے چہروں سے صاف پتہ چل رہا تھا کہ فیری کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہوا۔

....

تھوڑی دیر بعد فیری کا نکاح ازلان حیدر شاہ سے ہو گیا تھا۔

فیری ازلان سے اتنا ڈری ہوئ تھی کہ اس نے چپ چاپ نکاح کر لیا تھا۔

شاہ نے اپنی اور فیری کی نکاح کی تصویر اور نکاح نامے کی کاپی شمس کو بھیج دی تھی۔

حیدر اپنے بدلے میں یہ بات بھول گیا تھا کہ وہ اپنے بدلے کے لیے کسی معصوم کی زندگی خراب کر رہا ہے۔

....

شمس نے جب نکاح نامہ اور تصویر دیکھی تو اسے لگ رہا تھا کہ ازلان حیدر شاہ نے اس سے اس کی سب سے قیمتی چیز لے لی ہو۔

میں اپنی فیری کو واپس لے کر رہو گا

اگر تمہیں لگتا ہے کہ تم مجھ سے میری فیری کو دور کر دو گے تو یہ صرف تمھارا خیال ہی ہے

شمس نے غصے سے کہا اور وہاں سے باہر نکل گیا۔

....

نکاح کے بعد حیدر فیری کے پاس نہیں آیا تھا فیری دیوار کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی اور روتے روتے وہی سو گئی تھی۔

....

Urdu Novels Ghar

حیدر بیٹھا سگریٹ پر سگریٹ پیتا جا رہا تھا اسے تو خوش ہونا چاہیے تھا اس نے اپنا بدلا پورا کر لیا تھا جس کا انتظار اس نے اتنے سالوں سے کیا تھا آج اسے وہ موقع مل گیا تھا۔

لیکن جب اس نے فیری کو تھپڑ مارا تھا اس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

فیری کا رونا اسے تکلیف دے رہا تھا اسے یہ بات سمجھ نہیں آ رہی تھی اس کے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔

....

......

شمس اس وقت فاروق صاحب کے گھر موجود تھا اس نے بتا دیا تھا کہ فیری کو اس کے ایک دشمن نے اغوا کیا ہے۔

اس نے نکاح کا نہیں بتایا تھا۔

اور شمس نے یہ بھی کہا تھا وہ بہت جلد فیری کو تلاش کر لے گا۔

رابی کو پورا یقین تھا کہ اس کی فیری کبھی بھی بھاگ نہیں سکتی لیکن اب اسے فیری کی زیادہ ٹینشن ہو رہی تھی پتہ نہیں فیری کس حال میں ہو گی۔

Urdu Novels Ghar

....

حیدر روم میں آیا تو فیری زمین پر بیٹھی ہوئی تھی

حیدر فیری کے پاس گیا اور زمین پر اس کے پاس ہی بیٹھ گیا تھا۔

فیری نے اپنا چہرہ اپنے گھٹنوں ہر رکھا ہوا تھا

حیدر کے مارے ہوئے تھپڑ کے نشان صاف نظر آرہے تھے۔

ہونٹ سے نکلتا ہوا خون اب جم چکا تھا

فیری کو تکلیف میں دیکھ کر شاہ کو اپنے کیے پر دکھ ہو رہا تھا .

وہ بے رحم تو بلکل بھی نہیں تھا

لیکن جب دماغ میں خیال آیا کہ یہ شمس کی پسند ہے تو پھر سے بے رحم بن گیا تھا ہمدردی کی جگہ اب نفرت نے لت لی تھی۔

جلدی سے اٹھواور میرے لیے ناشتہ بناؤ حیدر نے فیری کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

فیری ایک دم ڈر گئ تھی اور سہمی ہوئی نظروں سے حیدر کو دیکھ رہی تھی۔

کیا دیکھ رہی ہو تمہیں آرام کرنے کے لئے میں یہاں نہیں لایا جلدی سے ناشتہ بناؤ میرے لئے حیدر نے حکم دیتے ہوئے کہا۔

فریال کی آنکھوں میں ڈر صاف نظر آرہا تھا۔

فریال جب باہر جانے لگی تو حیدر کی آواز نے اسے پھر سے روک لیا تھا۔

سب سے پہلے اپنے کپڑے تبدیل کرو میں تمھیں اس فضول قسم کے جوڑے میں نہیں دیکھنا چاہتا حیدر نے غصے سے کہا۔

Urdu Novels Ghar

فیری ابھی بھی پیلے جوڑے میں تھی۔

فیری چپ چاپ اس کمرے کی طرف چلی گئی تھی جس طرف حیدر نے اشارہ کیا تھا۔

فیری کو وہاں کچھ پرانے سوٹ مل گئے تھے جو تقریباً اس کے سائز کے ہی تھے

فیری اپنے کپڑے تبدیل کر کے کھانا بنانے چلی گئی تھی۔

اسے رابی کی بہت یاد آ رہی تھی لیکن رونے کے سوا فیری کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی۔

....

فیری نے ناشتہ بنایا تو آئل اس کے ہاتھ پر گر گیا تھا

فیری کبھی کبھار کھانا بنا لیتی تھی اور وہ بھی اس سے ٹھیک نہیں بنتا تھا۔

رابی ہمیشہ فیری کو کھانا بنانے سے روک دیتی تھی اب بھی ناشتہ بناتے وقت فیری کا ہاتھ جل گیا تھا۔

شاہ باہر آیا تو فیری ناشتہ لگا چکی تھی اور اب اس کا ارادہ وہاں سے جانے کا تھا کیونکہ وہ شاہ کے آنے سے پہلے وہاں سے جانا چاہتی تھی۔

اس کو شاہ کا نام معلوم نہیں تھا نکاح کے وقت اسے جو نام سنا تھا وہ شاہ ہی تھا۔

فیری کچن سے جانے لگی جب شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔

کہاں جا رہی ہو؟ناشتہ نہیں کرنا؟

شاہ نے عام سے لہجے میں پوچھا جیسے ان دونوں کی شادی بلکل عام شادیوں کی طرح ہوئی ہو

اور فیری کو حیدر اس وقت غصے میں بلکل بھی نہیں لگ رہا تھا۔

Urdu Novels Ghar

فیری نے کوئی جواب نہیں دیا وہ ابھی بھی شاہ سے بہت ڈری ہوئی تھی۔

بیٹھو اور کھانا کھاؤ شاہ نے بیٹھتے ہوئے حکم صادر کیا۔

فیری خاموشی سے بیٹھ گئی تھی اس کے ہاتھ میں بہت جلن ہو رہی تھی۔

اس نے نوالہ لیا تو اس کے ہاتھ پر شاہ کی نظر پڑی تھی۔

جو سرخ ہو رہا تھا۔

شاہ کی نظر اسکے ہاتھ سے ہوتے ہوئے اسکی انگلی کی طرف گئی تھی جس میں ایک بہت ہی خوبصورت رنگ تھی۔

یہ انگوٹھی کس نے دی تھی۔

شاہ نے فیری کے چہرے پر نظریں گاڑھے چائے پیتے ہوئے پوچھا۔

شاہ کی بات سن کر فیری کا منہ کو جاتا ہوا ہاتھ رک گیا تھا۔

ایک دم اس کے چہرے کا رنگ بدلہ تھا جو شاہ سے چھپا نہیں تھا۔

وہ.......وہ..

فیری سے بولا نہیں جا رہا تھا

کیا وہ وہ لگائی ہوئی ہے جواب دو میں نے تم سے کچھ پوچھا ہے۔

شاہ نے غصے سے تھوڑا فیری کی طرف جھکتے ہوئے کہا

فیری کو اپنی بے بسی پر رونا آ رہا تھا

Urdu Novels Ghar

شمس نے پہنائی تھی فیری نے نظریں جھکا کر ڈرتے ڈرتے آہستہ آواز میں جواب دیا۔

شاہ نے فیری کا جلا ہوا ہاتھ پکڑا اور اس میں سے رنگ نکالنے لگا۔

فیری کا ہاتھ پہلے ہی جلا ہوا تھا اور انگوٹھی شمس خود فیری کے سائز سے تھوڑی چھوٹی لایا تھا تا کہ فیری کبھی اتار نا سکے۔

شاہ انگوٹھی کو نکال رہا تھا جو نکلنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

فیری کے آنسو زمین ہر گر رہے تھے اس نے اپنی سسکی روکنے کے لیے اپنے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھا تھا۔

فیری کو شاہ اس وقت جلاد ہی لگ رہا تھا

شاہ نے جب انگوٹھی نکالی تو فیری کے جلے ہوئے ہاتھ سے خون نکلنے لگا تھا کیونکہ فیری کا ہاتھ کچھ زیادہ ہی جل گیا تھا۔

اور رنگ نکالنے کے چکر میں مزید سرخ ہو گیا تھا

شاہ نے جب رنگ نکال کر فیری کی طرف دیکھا جو سرخ چہرہ لئے اپنے منہ پر ہاتھ رکھے اپنی سسکیوں کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔

آنسو اس کے ہاتھ سے ہوتے ہوئے زمین پر گر رہے تھے۔

شاہ ایک دم فیری کا ہاتھ چھوڑ کر پیچھے ہو گیا تھا فیری کا ہاتھ ٹیبل سے جا لگا تھا۔

شاہ پھر وہاں رکا نہیں تھا وہ گھر سے ہی باہر چلا گیا تھا۔

فیری نے جلدی سے اپنا ہاتھ نل کے نیچے رکھا تھا ٹھنڈا پانی اسے سکون دے رہا تھا۔

....

رابی پوری رات سو نہیں پائی تھی اسے نیند نہیں آئی تھی اور اب اس کے سر میں درد ہو رہا تھا۔

اس نے سوچ لیا تھا کہ آج آفس جائے گی اور اپنا دھیان کام کی طرف لگائے گی۔

Urdu Novels Ghar

کیونکہ اکیلے میں اسے فیری کی یاد آرہی تھی

شمس کا فون آیا تھا اس نے کہا تھا کہ فیری ٹھیک ہے اور میں اس سے مل چکا ہوں اور بہت جلد فیری کو آپ لوگوں کے پاس لے آؤ گا۔

شمس نے یہ سب باتیں جھوٹ بولی تھی۔

رابی کو جب معلوم ہوا کہ فیری ٹھیک ہے تو اس کے دل کو ابھی بھی سکون نہیں آیا تھا اس کا دل کہہ رہا تھا کہ اس کی فیری تکلیف میں ہے لیکن جو شمس نے کہا تھا وہ سب باتیں سوچ کر رابی کو لگ رہا تھا کہ یہ سب اکیلے رہنے کی وجہ سے ہو رہا ہے۔

اسے لگ رہا تھا کہ وہ فیری کے بارے میں زیادہ سوچ رہی ہے اس لئے ایسا ہو رہا ہے۔

اس نے آفس جانے کا فیصلہ کیا تھا۔

اور آفس کے لئے تیار ہونے چلی گئی تھی۔

....

ماما داجی کچھ کر کیوں نہیں رہے وجدان نے اگر اس لڑکی سے شادی کر لی تو میں کیا کروں گی سارہ نے اپنی ماں کو کہا۔

تم فکر مت کرو اگر وہ ایسا کر بھی لیتا ہے تو اس لڑکی کو داجی کبھی بھی قبول نہیں کریں گ ےئے۔

تم نہیں جانتی داجی اپنی بات پر ہمیشہ قائم رہتے ہیں انہوں نے تو اپنی سگی بیٹی کو معاف نہیں کیا تھا۔

تو ان کے ہوتے کیا چیز ہے سدف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہممم یہ بات تو آپ کی بلکل ٹھیک ہے صوفیہ نے بھی مسکراتے ہوئے اپنی ماں کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا۔

لیکن ماما آپ کو داجی سے ایک بار بات تو کرنی چاہیے

سارہ نے کہا

ہاں میں آج ہی داجی سے بات کروں گی۔

سدف نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

....

رابی آج وقت پر آفس میں پہنچ گئی تھی لیلا کا آج آفس میں آخری دن تھا۔

رابی کافی خاموش خاموش سی تھی وجدان نے جب رابی کو دیکھا تو پوچھے بنا نا رہ سکا۔

مس رابیل آپ کی تو سسٹر کی شادی تھی تو آپ یہاں وجدان نے بات کو ادھورا چھوڑتے ہوئے پوچھا۔

نظریں رابی کے چہرے پر تھیں اسے رابی کچھ تھکی ہوئی لگی تھی۔

وہ سر شادی پوسپون ہو گئی ہے رابی نے کہا

اوکے وجدان نے کہا اور

وہاں سے چلا گیا تھا اس نے مزید سوال پوچھنا بہتر نہیں سمجھا۔

....

آج رابیل کو وجدان جو کام بھی کہہ رہا تھا رابی بنا کوئی سوال کیے وہ کام کرتی جا رہی تھی۔

رابی اپنے آپ کو بزی رکھنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی لیکن پھر بھی اسے فیری کی فکر ستائے جا رہی تھی اسے شمس کی بات پر یقین نہیں آرہا تھا۔

اس کے دل سے بس ایک ہی دعا نکل رہی تھی یااللہ میری فیری کی حفاظت کرنا۔

....

داجی مجھے آپ سے صوفیہ کے بارے میں بات کرنی تھی سدف نے داجی کو کہا۔

سدف کیا کہنا چاہتی ہو صاف صاف کہو دا جی نے سدف کہا۔

دا جی حیدر نے تو صاف صاف منع کر دیا ہے اب میری بیٹی سے شادی کون کرے گا سدف نے چھوٹے آنسو بہاتے ہوئے کہا۔

تم فکر مت کرو صوفیہ ہی ازلان حیدر شاہ کی بیوی بنے گی اور میں آج ہی حیدر شاہ سے بات کرتا ہوں۔

دا جی نے اپنی بیٹی کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔اور وہاں سے چلے گ ئے۔

پیچھے سدف اپنے آنسو صاف کر کے مسکرانے لگی تھی۔

....

شفیق صاحب کو فیری کے غائب ہونے کا زیادہ دکھ تھا ان کے ہاتھ سے فیری نکل گئی تھی۔ان کو بہت افسوس ہو رہا تھا۔

فیری کو دیکھتے ہی شفیق کے دماغ میں گند بھر گیا تھا۔ شفیق اور تہمینہ بیگم ایک دوسرے کو پہچان گ ئے تھے لیکن ظاہر نہیں کیا تھا۔

شفیق اپنی گندی نظروں سے فیری کو دیکھتا تھا لیکن یہ بات کسی نے نوٹ نہیں کی تھی سوائے تہمینہ بیگم کے۔

شفیق نے جب پہلی بار فیری کو دیکھا تھا تو اس کے دل میں صرف ایک ہی بات آئ تھی کہ یہ اپنی ماں سے زیادہ خوبصورت ہے۔

شفیق نے سوچ لیا تھا وہ فیری کو اپنی ل ئے ڈھونڈ کر رہے گا۔

....

حیدر کو گھر سے گئے دو دن ہو گ ئے تھے وہ واپس نہیں آیا تھا۔

فیری نے گھر کا کونا کونا چیک کر لیا تھا لیکن اسے باہر جانے کا کوئی راستہ نہیں ملا تھا۔

حیدر نے ہر ایک کھڑکی دروازے کو لوک کیا ہوا تھا

گھر میں کھانے پینے کا سامان بھی موجود تھا۔

فیری بیٹھی یہی سوچ رہی تھی کہ اس کے ساتھ کیا کیا کچھ ہو گیا ہے۔

اس کی تو شادی ہونے والی تھی پھر اس کے ساتھ کیا ہو گیا۔

فیری انہی سوچوں میں گم تھی جب اس کے کان میں اذان کی آواز پڑی تھی۔

فیری نے اپنے دماغ سے تمام سوچوں کو جھٹکا اور وضو کرنے چلی گئی تھی۔

Urdu Novels Ghar

بے شک نماز میں اللہ نے سکون رکھا ہوا ہے

فیری کبھی بھی کوئی بھی نماز نہیں چھوڑتی تھی اس کی عادت رابی نے بنائی تھی دونوں بہنیں نماز کی پابند تھی۔

نماز ادا کرنے کے بعد فیری نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تھے اور اس کے آنسوؤں خود بخود ہی نکل رہے تھے۔

فیری اپنے اللہ سے شکوہ کبھی بھی نہیں کر سکتی تھی وہ جانتی تھی اس کے ساتھ جو بھی ہوا ہے اللہ نے اس میں کوئی نا کوئی بہتری رکھی ہو گی۔

لیکن وہ اپنا دکھ اپنا درد اپنے اللہ کو بتا رہی تھی۔

جو پہلے ہی سب کچھ جانتا تھا۔

"یا اللہ میں نہیں جانتی شاہ کون ہیں میری تو ان کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں ہے

یا اللہ میں نے تجھ سے کبھی بھی شکوہ نہیں کیا یا اللہ مجھے یہاں سے نکلنے کا راستہ دکھا دے

میں یہاں نہیں رہنا چاہتی شاہ بہت برے ہیں۔

مجھے ان سے ڈر لگتا ہے آپ پلیز ان کے دل میں رحم ڈال دیں "

فیری شاہ کی شکایتیں اللہ تعالیٰ سے لگا رہی تھی۔

یہ ایسی ہی تھی جب اس کے ساتھ کوئی برا کرتا تو اس کی شکایتیں اللہ تعالیٰ سے لگاتی تھی ایسے اس کے دل کا غم بھی ہلکا ہو جاتا تھا۔

دعا مانگ کر فیری نے اپنے آنسو صاف کیے تھے اور کچھ کھانے کے لیے بنانے چلی گئی تھی اس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا۔

اب اس کا دل بھی کچھ ہلکا ہو گیا تھا۔

فیری کو نہیں معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ شاہ کے دل میں فیری کے لیے محبت ڈالنے والا ہے۔

جس سے شاہ خود بھی پیچھا نہیں چھڑوا سکے گا۔

Urdu Novels Ghar

محبت ایک پاک جزبہ ہے اور نکاح کے دو بول میں اللہ نے اتنی طاقت رکھی ہے کہ انسان نا چاہتے ہوئے بھی اپنے محرم کی محبت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

....

شاہ تم ٹھیک ہو میں کب سے تمہیں کال کر رہا ہوں تم اٹھا کیوں نہیں رہے؟

وجدان نے فکر مندی سے حیدر سے پوچھا جو ڈرائیونگ کر رہا تھا۔

میں ٹھیک ہوں دس منٹ تک تمھارے آفس پہنچ رہا ہوں پھر بات کرتے ہیں شاہ نے کہہ کر فون بند کر دیا تھا۔

دو دن سے شاہ جا دل بے چین تھا اور اپنے کیے پر اندر ہی اندر پچھتا بھی رہا تھا لیکن زبان سے یہ بات قبول نہیں کر رہا تھا۔

دس منٹ بعد شاہ وجدان کے سامنے موجود تھا

کیا ہوا ہے؟ سب ٹھیک ہے اور تمھاری بیوی کیسی ہے؟ وجدان نے سنجیدگی سے پوچھا۔

فیری کے بارے میں وجدان جانتا تھا شاہ کے نکاح میں وجدان بھی شامل تھا۔

ٹھیک ہو گی میں آج ہی شہر آیا ہوں شاہ نے عام سے لہجے میں کہا۔

کیا تمھارا دماغ تو ٹھیک ہے تم دو دن یہاں نہیں تھے اس کا مطلب وہ لڑکی اکیلی تھی اور اب وہ لڑکی تمھاری بیوی بھی ہے۔

وجدان نے دبے دبے غصے سے کہا اسے شاہ سے اس طات کی امید نہیں تھی۔

کیا ہو گیا ہے اگر وہ اکیلی ہے تو میں نے صرف شمس سے بدلہ لینے کے لئے اس لڑکی سے شادی کی تھی اب میری بلا سے اکیلی رہے یا کسی کے ساتھ رہے مجھے فرق نہیں پڑتا اور مجھے کیا معلوم اس لڑکی کا کردار کیسا ہے؟ میں اس لڑکی کو اپنی بیوی بلکل بھی نہیں مانتا۔

شاہ نے سفاکی سے کہا۔

وجدان کو حیدر اس وقت ایک ظالم انسان لگ رہا تھا اسے لگ ہی نہیں رہا تھا کہ یہ وہی نرم مزاج والا ازلان حیدر شاہ ہے۔

تو پھر تمہیں اس لڑکی کے ساتھ نکاح کرنے کی کیا ضرورت تھی اگر تمہیں اس کا کردار ٹھیک نہیں لگ رہا تھا تو تم اس لڑکی کے کمرے میں تو چلے ہی گئے تھے تو پھر لوگوں کو اکٹھا کر لیتے لڑکی کی عزت کا جنازہ ویسے ہی نکل جانا تھا کیونکہ لوگوں نے لڑکے کی بات پر ہی یقین کرنا تھا۔

تم نے لڑکی کو اس کی شادی کی رات غائب کر کے اس لڑکی کی عزت پر داغ لگایا ہے جو بدقسمتی سے اب تمھاری بیوی بھی ہے۔

اور اگر تمہیں لگتا ہے کہ شمس کی عزت خراب ہوئی ہے تو تو یہ صرف تمھاری سوچ ہی ہے کسی کو یہ معلوم نہیں ہے کہ تم نے شمس سے بدلہ لینے کے لئے اس کی منگیتر کے ساتھ نکاح کیا ہے لوگ یہی سمجھے گ ئے لڑکی کا چکر چل رہا تھا جو اپنی شادی والے دن بھاگ گئی۔

زمانہ لڑکی کو ہی ہمیشہ غلط کہتا ہے لڑکے کا قصور نہیں دیکھتا اور مجھے تو لگ رہا ہے کہ تم نے شمس سے نہیں بلکہ اس لڑکی سے بدلہ لیا ہے اس کی عزت خراب کر کے

وجدان نے غصے سے کہا اس کی آواز بھی اونچی ہو گئی تھی۔

وجدان کی بات سن کر حیدر کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔

اسے فیری کے بارے میں یہ سب باتیں سن کر برا لگ رہا تھا۔

دل تو پہلے ہی کہہ رہا تھا کہ تم غلط کر چکے ہو لیکن جب انسان پر بدلہ لینے کا جنون سوار ہو جائے تو وہ کسی کی نہیں سنتا اور پھر بعد میں پچھتاتا ہے اور اس وقت شاہ پر بھی بدلا لینے کا جنون سوار تھا اس کی عقل پر پردہ پڑ چکا تھا۔

تم میرے بھائی ہو کر اس لڑکی کی سائیڈ کیوں لے رہے ہو؟

شاہ نے بھی غصے سے کہا

Urdu Novels Ghar

تمہیں غلط کرنے سے روک رہا ہوں

اور تمہیں کیا لگتا ہے جو کچھ تم اس معصوم لڑکی کے ساتھ کر رہے ہو اس کے بعد اللہ تمہیں تمھاری اینجل سے ملوا دیں گا۔

وجدان نے کہا۔

اس معاملے میں اینجل کہاں سے آ گئی شاہ نے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے پوچھا۔

اگر کسی معصوم کی آہ لگ جائے ناتو ازلان حیدر شاہ وہ آہ انسان کی زندگی بدل دیتی ہے اس لئے کسی معصوم کی آہ نا لینا ساری زندگی پچھتاتے رہو گے

وجدان نے کہا۔

شاہ بنا کچھ کہے وہاں سے جانے لگا تھا جب وجدان کی آواز نے اسے روکا۔

Urdu Novels Ghar

ازلان حیدر شاہ جو بھی کرنا سوچ سمجھ کر کرنا ایسا نا ہو بعد میں تمہیں اپنے کیے پر پچھتاوا ہو۔

وجدان کی بات سنتے ہی حیدر وہاں سے نکل گیا تھا۔

پیچھے وجدان اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا تھا۔

....

شاہ سیدھا گھر آیا تھا۔ جہاں اس نے فیری کو رکھا ہوا تھا۔

شاہ اندر آیا تو فیری سامنے ہی صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔

شاہ کو دیکھ کر فیری ڈر گئی تھی اس کے چہرے پر ڈر صاف نظر آرہا تھا۔

Urdu Novels Ghar

جو شاہ نے بھی نوٹ کیا تھا۔

فیری کی آنکھیں رونے سے سرخ ہو رہی تھیں۔

شاہ بنا کچھ کہے اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔

فیری نے سکون کا سانس لیا تھا۔

....

اگلے دن شاہ نے فیری کو کمرے میں کھانا لانے کا کہا تھا فیری جب کھانا لائی تو شاہ کے موبائل پر شمس کی کال آ رہی تھی۔

شمس کا نام دیکھ کر فیری کی آنکھوں میں امید کی کرن جاگی تھی۔

فیری نے فون کان سے لگایا تھا۔

ہیلو...فیری جلدی سے بولی فیری واپس اپنے گھر جانے کا موقع گنوانا نہیں چاہتی تھی۔

شمس نے جب فیری کی آواز سنی تو بہت خوش ہوا تھا۔

فیری تم کہاں ہو؟

تم ٹھیک تو ہو؟

شمس نے بے تابی سے پوچھا

اس سے پہلے فیری کوئی جواب دیتی شاہ نے فیری کے ہاتھ سے موبائل فون چھین لیا تھا۔

شاہ نے جب شمس کا نمبر دیکھا تو اس کا غصہ ساتویں آسمان کو پہنچ گیا تھا۔

فیری کو لگ رہا تھا اس بار شاہ اسے جان سے مار دے گا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی شمس سے بات کرنے کی

شاہ نے سخت تیور لیے اپنے سامنے کھڑی فیری کو کھا جانے والی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

فیری کو تو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

جواب دو کیوں بات کی تم نے شمس سے بولو شاہ نے فیری کی بازو پر گرفت مضبوط کرتے دھاڑتے ہوئے پوچھا۔

فیری سہمی ہوئی نظروں سے شاہ کو دیکھ رہی تھی جو اس وقت بلکل ہی بے رحم بنا ہوا تھا۔

شاہ کی گرفت ایسی تھی کہ فیری کو اپنے بازو کی ہڈی ٹوٹتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

ڈر کے مارے اس کی آواز نہیں نکل رہی تھی آنسو خود با خود نکلتے جا رہے تھے۔

فیری کی خاموشی شاہ کو مزید غصہ دلا رہی تھی۔

غلطی کی ہے تو سزا بھی ملے گی میری بیوی ہوتے ہوئے تم اپنے پہلے منگیتر سے باتیں کرو یہ میں بلکل بھی برداشت نہیں کروں گا۔

آج سزا ملے گی تو آئندہ کچھ بھی ایسا کرنے سے پہلے سو بار سوچو گی۔

شاہ نے کہتے ہی فیری کا ہاتھ پکڑ کر اسے ایک کمرے میں لے گیا اور اُسے اندر دھکا دے کر دروازہ باہر سے بند کر دیا
۔

کمرے کے اندر جاتے ہی فیری کو ہوش آیا تھا کمرے میں ہلکی سی لائیٹ جل رہی تھی

فیری کی نظر جب زمین پر پڑی تو آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔

زمین میں تقریباً ہر طرح کے کیڑے رینگ رہے تھے کچھ کو تو فیری نے کبھی دیکھا بھی نہیں تھا۔

فیری نے دروازہ پیٹنا شروع کر دیا شاہ مجھے معاف کر دیں پلیز دروازہ کھول دیں فیری نے روتے ہوئے کہا

اچانک فیری کو اپنے جسم پر کچھ رینگتا ہوا محسوس ہوا تو اس نے اپنے بازوں کی طرف دیکھا تو وہاں چھوٹے کیڑے رینگ رہے تھے۔

فیری پاگلوں کی طرح اپنے جسم کو نوچنے لگی تھی

اور چیخ بھی رہی تھی۔

کیڑے اسے کاٹ بھی رہے تھے۔

تھوڑی دیر بعد ہی فیری بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئی تھی۔

ان کیڑوں میں زہر نہیں تھا لیکن یہ فیری کو کاٹ رہے تھے فیری بے ہوش ہو چکی تھی۔

شاہ اسے کمرے میں بند کرتے ہی وہاں سے چلا گیا تھا بلکہ وہ گھر سے ہی نکل گیا تھا۔

....

شاہ آدھے راستے ہی پہنچا تھا جب اسنے گاڑی کو بریک لگائی اور گاڑی دوبارہ گھر کی طرف موڑلی۔

غصے میں فیری کو بند تو کر آیا تھا لیکن جب غصہ ٹھنڈا ہوا تو اپنی غلطی کا شدید احساس ہوا تھا۔

شاہ گھر پہنچا تو کمرے سے فیری کی آواز نہیں آ رہی تھی۔

شاہ نے جلد سے کمرہ کھولا تو فیری زمین پر بے ہوش پڑی تھی۔

کچھ کیڑوں کے کاٹنے سے خون نکل رہا تھا اور کچھ جو فیری نے اپنے آپ کو نوچا تھا اس وجہ سے بھی خون نکل رہا تھا۔

شاہ نے جلدی سے فیری کو اپنی باہوں میں اٹھایا اور باتھ روم لے گیا تھا اور شاور کے نیچے فیری کو کھڑا کیا تھا۔

شاہ خود بھی بھیگ گیا تھا اور جو تھوڑے بہت کیڑے طاقی تھے اسے اتار رہا تھا۔

پانی پڑنے سے خون پانی کے ساتھ بہ رہا تھا

شاہ کا دل کر رہا تھا اپنے ساتھ ہی کچھ کر لےئے۔

فیری کا جسم ہولے ہولے کانپ رہا تھا شاہ نے فیری کو زور سے اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا۔

ایم سوری شاہ نے فیری کے بالوں پر اپنے ہونٹ رکھتے ہوئے آہستہ سے کہا

خون ابھی بھی نکل رہا تھا۔

شاہ کو اپنے کیے پر بہت افسوس ہو رہا تھا۔

شاہ فیری کو باہر لایا اور بیڈ پر آرام سے لیٹایا۔

شاہ نے سب سے پہلے ڈاکٹر کو فون کیا تھا۔

اور اب مسئلہ کپڑے چینج کرنے کا تھا

کیا کروں شاہ نے سوچا۔

شاہ یہ تمھاری بیوی ہے تم محرم ہو اس کے دل سے آواز آئ تھی۔

شاہ نے ساری لائیٹ بند کر کے فیری کے کپڑے تبدیل کر دیے تھے۔

Urdu Novels Ghar

تھوڑی دیر بعد ہی ڈاکٹر آگیا تھااور ڈاکٹر نے کہا تھاڈر کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھی اوز خموں پر لگانے کے لیے مرہم بھی دیا تھا۔

ڈاکٹر کے جانے کے بعد شاہ نے مرہم فیری کے زخموں ہر لگادیا تھا۔

شاہ فیری کے چہرے پر نظریں مرکوز کیے بیٹھا ہوا تھا. جہاں کافی زخم تھے۔

اسے وجدان کی ساری باتیں یاد آرہی تھی سچ ہی تو کہہ رہا تھاوہ میں اس معصوم کے ساتھ زیادتی ہی تو کرریا تھا۔
اس سارے معاملے میں اس کی تو کوئی غلطی نہیں تھی پھر میں اسے کس بات کی سزادے رہا تھا۔

میں اسے چھوڑدوں گا پھر چاہے یہ جس مرضی سے شادی کریں بلکہ میں اس کی شادی کسی اچھی جگہ کروادوں گا۔

شاہ سوچتے ہوئے اس فیصلے پر پہنچاک وہ فیری کو طلاق دے گااقراس کی کسی اچھی جگ شادی کروائے گا۔

Urdu Novels Ghar

شاید وہ ایسا کر کے اپنی غلطی سدھارنا چاہتا تھا اور اس نے سوچ لیا تھا مزید وہ فیری کو تکلیف نہیں دیں گا۔

....

فیری کو جب ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو کمرے میں اکیلا پایا تھا۔

شاہ وہاں نہیں تھا۔

فیری کے زخموں پر بہت جلن ہو رہی تھی۔اس کا سر ابھی بھی گھوم رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد شاہ کمرے میں آیا تھا اس بار فیری شاہ کو دیکھ کر ڈری نہیں تھی بلکہ اس نے شاہ کو دیکھ کر نفرت سے منہ پھیر لیا تھا۔

Urdu Novels Ghar

فیری کی بے رخی پتہ نہیں کیوں شاہ کو تکلیف دے رہی تھی۔

شاہ خود نہیں جانتا تھا کیوں یہ چھوٹی سی لڑکی اسے اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔

تمھارے زخم ٹھیک ہو جائے تو پھر میں تمہیں تمھارے گھر چھوڑ آؤ گا اور تمہیں طلاق بھی دے دوں گا پھر جس مرضی سے تم شادی کر لینا چاہے شمس سے ہی کر لینا جیسے تمہیں ٹھیک لگے شاہ بہت آرام سے فیری کو کہہ رہا تھا۔

شاہ کی بات سن کر فیری کو حیرانگی ضرور ہوئی تھی اسے یقین نہیں آر ہا تھا

یہ وہی جلاد شاہ ہے۔

فیری نے بس ایک ہی بات کہی تھی کہ مجھے آج ہی گھر جانا ہے فیری کی بات سن کر شاہ فیری کے چہرے کی طرف دیکھنے لگا تھا۔

ایک پل کے لیے دونوں کی نظریں ملی تھی فیری نے جلدی سے اپنی نظریں جھکا لیں تھیں۔

شاہ کا دل کہہ رہا تھا کہ فیری کو نا جانے دے لیکن شاہ اپنے دل کی نہیں اپنے دماغ کی سن رہا تھا۔

میں تمھیں کل چھوڑ آؤ گا ابھی کافی رات ہو چکی ہے

شاہ نے آرام سے جواب دیا۔

اس وقت اسے فیری قابل رحم لگی رہی تھی چہرے ہر جگہ جگہ زخم تھے آنکھیں سرخ تھی رونے سے اس کی آواز بھی تبدیل ہو گئی تھی۔

گلا بھی خراب تھا۔

اوران سب زخموں کی وجہ شاہ خود تھا۔

شاہ کمرے سے باہر چلا گیا تھا اور جب واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے تھی۔

جلدی سے کھانا کھالو پھر میڈیسن بھی لینی ہے شاہ کہہ کر وہاں سے باہر چلا گیا تھا اسے معلوم تھا اس کی موجودگی میں فیری ٹھیک سے کھانا نہیں کھائے گی۔

فیری چھوٹے چھوٹے نوالے لے کر کھانے لگی تھی۔

کھانا سے فارغ ہو کر اس نے ٹیبل کی طرف دیکھا جہاں میڈیسن پڑی ہوئی تھی۔

فیری کو بخار بھی ہو گیا تھا اس لیے دیوار کا سہارا لے کر ٹیبل تک آئی تھی لیکن میڈیسن پکڑنے سے پہلے ہی اسے چکر آیا تھا اس سے پہلے کہ فیری زمین بوس ہوتی شاہ نے اسے بازو سے پکڑ لیا تھا۔

شاہ کو لگا اس نے دہکتے کوئلے کو ہاتھ لگا لیا ہو اس نے فیری کو سہارا دیا اور اسے بیڈ تک لایا تھا۔

شاہ نے فیری کو میڈیسن دی تو فیری نے چپ چاپ دوائی کھالی تھی اور تھوڑی دیر بعد ہی غنودگی میں چلی گئی تھی۔

شاہ نے فیری کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر بخار چیک کیا تو اس کے بخار میں کوئی کمی نہیں آئی تھی۔

شاہ باہر گیااور ایک bowl میں پانی لے کر آیااور ٹھنڈے پانی سے فیری کی پیٹیاں کرنے لگا۔

دو گھنٹوں تک شاہ فیری کی پیٹیاں کرتا رہا تھااور اب جا کر اس کے بخار میں کمی آئی تھی۔

شاہ بہت غور سے فیری کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

بے شک فیری بہت خوبصورت تھی اس لیے تو شمس کا دل اس پر آیا تھا۔

....

اگے دن فیری کا بخار کافی حد تک ٹھیک ہو چکا تھا۔

فیری نے ناشتے کے فورا بعد ہی اپنے گھر جانے کا کہا تھا۔

شاہ نے کوئی جواب نہیں دیااور فیری کو اس کے گھر چھوڑنے چلا گیا تھا۔

گاڑی میں خاموشی تھی تھوڑی دیر بعد فیری کا گھر آگیا تھا فیری کا گھر گلی میں جا کر تھا۔

شاہ نے گلی سے تھوڑا دور گاڑی روک دی تھی فیری بنا کچھ کہے گاڑی سے نکل گئ تھی۔

شاہ اسے دور جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا دل کہہ رہا تھا اسے روک لوں ایسا نا ہو بعد میں پچھتانا پڑے لیکن شاہ نے پہلے کون سا دل کی سنی تھی جواب سنتا

تھوڑی دیر وہاں کھڑے رہنے کے بعد شاہ بھی وہاں سے چلا گیا تھا۔

گھر آکر اسے عجیب سی بے چینی ہو رہی تھی سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔اسے لگ رہا تھا اس نے اپنی کوئ قمتی چیز کھو دی ہو۔

شاہ نے نیند کی گولی کھائ اور تھوڑی دیر بعد ہی اسی بیڈ پر سو گیا تھا جہاں کل رات فیری سوئ تھی۔

۔کچھ دیر کے لئے ہی سہی اس کے دماغ کو سکون ملا تھا۔

....

فیری کو نہیں معلوم تھا کہ گھر میں کیا جواب دے گی۔

محلے والے فیری کو دیکھ کر باتیں کر رہیے تھے اور آوازیں ایسی تھی کہ فیری آرام سے سن سکتی تھی۔

فیری اپنے گھر میں داخل ہوئ تو اسے گھر میں کوئ نظر نہیں آیا تھا

کچن میں سے برتنوں کی آوازیں آ رہی تھیں۔

فیری کچن میں گی تو اسے سامنے ہی تہمینہ بیگم نظر آئ تھی۔

....

فیری کو اپنے سامنے دیکھ کر تہمینہ بیگم حیران ہو گئ تھی۔

فیری کو معلوم تھا کہ اب تہمینہ بیگم اسے ضرور مارے گی۔

Urdu Novels Ghar

لیکن جب تہمینہ بیگم نے فیری کو اپنے گلے لگایا تو اب حیران ہونے کی باری فیری کی تھی۔

تم کہاں چلی گئی تھی میری بچی کتنا ڈھونڈا تمہیں ہم سب نے اور یہ زخم؟ تہمینہ بیگم نے اپنی آنکھوں میں آنسو لاتے ہوئے پوچھا۔

امی آپ مجھ سے پوچھے گی نہیں کہ میں کہاں تھی

فیری کے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

ہم اس بارے میں بعد میں بات کریں گے ابھی میں تمھارے زخموں پر مرہم لگاتی ہوں تم چلو اند کمرے میں میں ابھی آتی ہوں تہمینہ بیگم نے پیار سے کہا۔

فیری کو تو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا لیکن مڑنے سے پہلے اس نے علرابی کا پوچھا تھا۔

وہ آفس گئی ہے تھوڑی دیر تک آتی ہو گی تم تب تک آرام کر لو تہمینہ بیگم نے کہا

فیری ہاں میں سر ہلا کر وہاں سے چلی گئی تھی۔

....

ہیلو تم نے ٹھیک کہا تھا فریال گھر آ گئی ہے تمھارے پاس ایک گھنٹہ ہے جو بھی کرنا ہے جلدی کر وا گر رابی اور اس کا باپ گھر آ گئے تو پھر تم کبھی بھی فریال کو یہاں سے لے کر نہیں جا سکتے۔

تہمینہ بیگم نے کہا اور فون بند کر دیا تھا۔

....

مس رابیل مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے میرے پیچھے آپ سب سنبھال لیجیے گا اور میں دو گھنٹوں تک واپس آ جاؤ گا۔

میرے واپس آنے تک آپ آفس میں ہی رو کیے گا وجدان نے اپنی گاڑی کی چابی پکڑتے ہوئے رابیل سے کہا

اوکے سر رابیل نے کہا۔

....

وجدان شاہ کے گھر آیا تھا گھر کی ایک چابی اس کے پاس بھی تھی۔

وجدان اندر آیا اور شاہ کے کمرے کی طرف آیا جہاں وہ سو رہا تھا۔

مجھے ٹینشن میں ڈال کر خود بھائی صاحب نیند کے مزے لے رہے ہیں وجدان نے شاہ کو گھورتے ہوئے کہا۔

اس نے باہر آ کر پورا گھر دیکھ لیا تھا اسے فیری کہی نظر نہیں آئی تھی۔

وجدان جلدی سے شاہ کے پاس آیا اور اسے جگانے لگا

Urdu Novels Ghar

شاہ تمھارے بیوی کہاں ہے وجدان نے شاہ کو جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا؟

شاہ نے اپنی سرخ آنکھیں تو کھول لیں تھیں لیکن ابھی بھی دوائی کے اثر میں تھا۔

شاہ کون سا نشہ کر کے تم سوئے ہو اور اس وقت تو تم کبھی نہیں سوتے تمھاری طبیعت تو ٹھیک ہے

وجدان نے جلدی سے پوچھا۔

ہاں یار میں ٹھیک ہوں تم کب آئے شاہ نے بیڈ سے ٹیک لگاتے ہوئے پوچھا۔

میں ابھی آیا ہوں اور وہ لڑکی کہاں ہے وجدان نے پوچھا۔

مییں اسے اس کے گھر چھوڑ آیا ہوں اور پھر شاہ نے ساری بات وجدان کو بتادی،

وجدان نے شاہ کی ساری بات آرام سے سنی تھی

اب تمہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا جب وہ لڑکی شمس سے شادی کریں گی؟ وجدان نے شاہ کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

جہاں بلا کی سنجیدگی تھی۔

شاہ نے اپنے تاثرات کو نورمل رکھا تھا

اس کی زندگی ہے وہ جس جے ساتھ چاہیے شادی کر سکتی ہے۔

میں اپنے کیے پر شرمندہ ہوں اور میں اسے اپنے پاس رکھ کر مزید اور تکلیف نہیں دے سکتا۔

شاہ کے کہا

شاہ تمہیں اس کے ساتھ اس کے گھر والوں کے سامنے جانا چاہیے تھا اور پھر اس کی فیملی کو جو سچ تھا بتا دیتے

وجدان نے کہا

تم اس بات کی فکر مت کرو یہ کام شمس خود کر چکا ہے شاہ نے لمبی سانس بھرتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب؟ وجدان نے نا سمجھی سے پوچھا۔

شمس فریال کے گھر والوں کو پہلے ہی بتا چکا ہے کہ میرے ایک دشمن نے مجھ سے بدلہ لینے کے لئے میری منگیتر کو اغواء کیا ہے اس میں فریال کا کوئی امل دخل نہیں ہے۔

اور میں فریال کو طلاق دے دوں گا شمس اسے خوش رکھے گا کیونکہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔

شاہ نے اپنے دل پر پتھر رکھ کر وجدان کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے جیسی تمھاری مرضی لیکن تم جانتے ہو شمس اچھا انسان نہیں ہے پھر بھی تم چاہتے ہو فریال کی شادی شمس سے ہو جائے۔

اسے تم بھی تو خوش رکھ سکتے ہو وہ تمھارے ساتھ بھی تو خوش رہے گی۔

وجدان نے شاہ کو سمجھاتے ہوئے کہا

Urdu Novels Ghar

جو کچھ میں اس کے ساتھ کر چکا ہوں اس کے بعد وہ کبھی بھی میرے ساتھ نہیں رہے گی۔

میں نے اس کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھی ہے شاہ نے تکلیف سے کہا۔

شاہ فیری سے معافی مانگنا چاہتا تھا لیکن درمیان میں اس کی انا آرہی تھی وہ چاہتا تھا کہ فیری اس کے ساتھ رہے لیکن فیری کی آنکھوں میں. اپنے لیے نفرت بھی دیکھ چکا تھا۔

ایک اور بات میرے ایک آدمی کو اینجل کے بارے میں کچھ معلومات ملی ہیں اور وہ کل ملے گا تو کل ہم اس آدمی سے ملے گ ئے وجدان نے کہا

اینجل کا سن کر شاہ کے چہرے سے اداسی ہٹ گئ تھی جو فیری کے جانے کے بعد آئ تھی،

ٹھیک ہے۔

شاہ نے بس اتنا ہی کہا۔

....

وجدان کو واپس آتے کافی دیر ہو گئی تھی رابی وجدان کا انتظار کر رہی تھی اسے وجدان پر بہت غصہ آ رہا تھا اور اسے ڈر بھی لگ رہا تھا اتنا بڑا آفس تھا سب لوگ جا چکے تھے۔

وجدان کو یہی لگا تھا کہ رابی چلی گئی ہو گی لیکن جب اس نے آفس میں رابی کو دیکھا جو اپنا غصہ کنٹرول کرنے کے چکر میں لال پیلی ہو رہی تھی۔

آپ ابھی تک یہی ہیں وجدان نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا۔

نہیں میں ابھی اس لیے نہیں گئی کیونکہ میں نے سوچا کیوں نا آج سب کے جانے کے بعد اکیلی کام کر کے دیکھو کیسا لگتا ہے.. رابیل نے ایک ایک لفظ چبا کر غصے سے کہا۔

چلو میں آپ کو گھر چھوڑ دیتا ہوں وجدان نے کہا

بہت بہت شکریہ میں چلی جاؤ گی رابی نے کہا اور وہاں سے چلی گئ۔

اف یہ لڑکی کتنی ضدی ہے اس وقت اسے بس تو ملے گی نہیں اور رکشہ بھی بڑی مشکل سے ہی اس جگہ پر آتا ہے۔

وجدان نے آفس سے باہر نکلتے ہوئے سوچا

رابیل غصے میں تو نکل آئ تھی اب اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ گھر کیسے جائے۔

اظہر بھی یہاں نہیں تھا ورنہ اسے بلا لیتی وہ شہر سے باہر گیا ہوا تھا۔

رابی ابھی انہی سوچوں میں گم تھی جب اپنے پیچھے سے وجدان کی آواز سن کر ڈر گئ۔

گاڑی میں بیٹھو میں تمھیں گھر چھوڑ دیتا ہوں وجدان نے رابی کو کہا

Urdu Novels Ghar

آپ کو ایک بار بات سمجھ نہیں آتی میں نے کہا میں چلی جاؤں گی رابی نے بھی گھورتے ہوئے کہا۔

اوکے اگر تم یہی چاہتی ہو کہ میں تمہیں اپنی باہوں میں بھر کر گاڑی میں بیٹھاؤں تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے وجدان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

رابی ابھی بھی وجدان کو گھور رہی تھی۔

وجدان رابی کے تھوڑا قریب آیا تو رابی جلدی سے بول پڑی تھی۔

بیٹھ رہی ہوں رابی نے گھبراتے ہوئے کہا

وجدان نے دروازہ کھولا تو رابی اند بیٹھ گئی تھی۔۔

لوفر انسان رابی نے دل میں وجدان کو کہا۔

رابی نے وجدان کو گھر کا راستہ نہیں بتایا تھا اور نا ہی وجدان نے پوچھا تھا۔

وجدان نے گھر کے قریب گاڑی روک دی تھی۔

آپ کو میرے گھر کا پتہ کیسے معلوم ہوا رابی نے گھورتے ہوئے پوچھا۔

وہ میں پھر کبھی بتاؤ گا رابی جی ابھی آپ جائے آپ کو دیر ہو رہی ہے وجدان نے تھوڑا رابی کی طرف جھکتے ہوئے رابی کے ہونٹوں پر نظریں گاڑھے کہا۔

رابی وجدان کی نظروں کی تاب نا لا سکی اور جلدی سے گاڑی سے نکل گئی تھی۔

بیوقوف لڑکی وجدان منہ میں بڑبڑایا اور وہاں سے گاڑی اپنے گھر کی طرف موڑلی۔

....

فیری جب کچن سے باہر آئی تھی تو اس کا ڈوپٹہ کچن کے دروازے کے ساتھ اٹک گیا تھا تہمینہ بیگم کو لگا تھا فیری چلی گئی ہے۔

جب تہمینہ بیگم کسی سے فون پر بات کر رہی تھیں

فیری نے تہمینہ بیگم کی ساری باتیں سن لی تھیں۔

اسے نہیں معلوم تھا کہ وہ کس سے بات کر رہی تھی اسے بس اتنا پتہ تھا کہ اگر یہاں رکی تو اس کے ساتھ بہت برا ہو گا۔

فیری کمرے میں جانے کی بجائے گھر سے ہی نکل گئی تھی۔

اس کے دماغ میں بس ایک ہی بات چل رہی تھی کہ یہ سب شاہ کی وجہ سے ہوا ہے۔

Urdu Novels Ghar

شاہ میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی کبھی بھی نہیں فیری نے نفرت سے سوچا اور گھر سے نکل گیٔ تھی۔

....

تہمینہ بیگم تھوڑی دیر بعد کمرے میں آیٔ تو ان کو فیری کہی بھی نظر نہیں آیٔ تھی۔

یہ کہاں چلی گی ہے؟ تہمینہ بیگم نے پریشانی سے کہا اور دوسرے کمرے میں دیکھنے کے لیے چلی گئ تھیں۔

ان کو پیسے جانے کی ٹینشن تھی تہمینہ بیگم نے شفیق صاحب سے معاہدہ کیا تھا کہ وہ فیری کو ان کے حوالے کر دے گی اور اس کے بدلے میں شفیق تہمینہ کو پیسے دے گا۔

شفیق صاحب کو یقین تھا کہ فریال واپس ضرور آئے گی وہ شاہ کو بہت اچھی طرح جانتے تھے کہ شاہ اپنی اینجل کے سوا کسی بھی لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل نہیں کرے گا اس لیے شفیق نے تہمینہ کو کہا تھا کہ شمس کو اس بات کا پتہ نہیں چلنا چاہیے۔۔

تہمینہ نے پورے گھر میں فیری کو دیکھ لیا تھا لیکن اسے فیری کہی نہیں ملی تھی۔

تہمینہ بیگم نے جلدی سے شفیق کو فون کیا تھا

کیا ہو گیا ہے؟ میں آرہا ہوں شفیق نے کہا

فیری یہاں نہیں ہے مجھے لگتا ہے اس نے میری باتیں سن لی ہے اور وہ گھر سے چلی گئ ہے تہمینہ بیگم نے پریشانی سے کہا۔

اب تہمینہ کو اس بات کی فکر کھائ جا رہی تھی کہ اگر فیری دوبارہ رابی اور فاروق صاحب کی. موجودگی میں آگئ اور اس نے دونوں کو سب کچھ بتا دیا تو ان کا کیا حال ہو گا۔

تم فکر مت کرو وہ گھر کے قریب ہی ہو گی زیادہ دور نہیں گئ ہو گی۔

شفیق نے کہہ کر فون بند کر دیا۔

....

رابی گھر پہنچی تو تہمینہ بیگم کافی پریشان تھیں

امی آپ ٹھیک ہیں؟

رابی نے پوچھا

ہاں میں ٹھیک ہوں وہ تو میں تمھاراانتظار کر رہی تھی۔

آج کتنی دیر لگادی تم نے آنے میں تہمینہ بیگم نے جلدی سے کہا۔

وہ امی آج کام کچھ زیادہ تھا اس ل ۓ رابی نے کہا اچھا چلو میں کھانا لگاتی ہوں تہمینہ بیگم نے کہا

اور وہاں سے چلی گئ

....

Urdu Novels Ghar

فیری گھر سے نکل آئی تھی اسے نہیں معلوم تھا کہ اب کہاں جائے گی۔

آنکھوں میں آنسو لیے چلتی جا رہی تھی چادر اس کی سر سے اتر کر کاندھوں پر آ گری تھی۔

دل میں اپنی ماں کو یاد کر رہی تھی

ماما آپ کہاں ہوں؟

کیوں مجھے اکیلا چھوڑ کر آپ چلی گئی ہو پلیز واپس آ جاؤ۔ مجھے آپ کی ضرورت ہے۔

اسے بلکل بھی ہوش نہیں تھا۔

ابھی بخار بھی ٹھیک نہیں ہوا تھا فیری انہی سوچوں میں غم تھی جب اسے معلوم ہی نہیں ہوا کہ وہ سڑک کے درمیان میں آ گئی ہے۔

ایک گاڑی تیز رفتار سے آئی اور اور فیری کو ٹکر مار کر چلی گئی تھی فیری کی دلخراش چیخ سڑک پر گونجی تھی۔

کچھ لوگ فیری کے ارد گرد جمع ہو گئے تھے۔

....

وجدان اس وقت اس آدمی کے سامنے بیٹھا ہوا تھا جس نے اینجل کے بارے میں بتانا تھا۔

شاہ ابھی تک نہیں آیا تھا۔

صاحب مجھے بہت ضروری کام سے جانا ہے میں آپ کو بتا دیتا ہوں آپ بڑے صاحب کو بتا دینا اس آدمی نے کہا۔

اوکے کیا معلوم ہوا ہے تمہیں اینجل کے بارے میں وجدان نے پانی کا گلاس لبوں سے لگاتے ہوئے پوچھا۔

صاحب اس بار آپ سمجھو آپ کو وہ لڑکی مل گئی ہے اس آدمی نے خوشی سے کہا۔

کیا مطلب؟ وجدان نے گلاس ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔

صاحب آپ نے جس آدمی کی تصویر مجھے دی تھی مجھے وہ آدمی مل گیا ہے اس کا نام فاروق ہے اس کی دو بیٹیاں ہیں۔اس نے دو شادیاں کی ہیں۔

بڑی بیٹی کا نام رابیل ہے اور چھوٹی کا نام فریال ہے فریال فاروق کی پہلی بیوی میں سے ہے۔

رابیل کے نام پر اور فاروق کے نام پر وجدان چونکا ضرور تھا۔

اس لفافے میں دونوں لڑکیوں کی تصاویر بھی ہے اور گھر کا ایڈریس بھی ہے۔

اس آدمی نے کہا اور لفافہ وجدان کے سامنے رکھا۔

صاحب اب مجھے اجازت دیں اس آدمی نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلا گیا تھا۔

وجدان نے تصاویر باہر نکالیں تو سب سے پہلے جس کی تصویر اس نے دیکھی تھی وہ رابیل کی تھی۔

رابیل کی تصویر دیکھ کر وجدان شوکڈ ہو گیا تھا۔

اسے یاد آیا کہ رابیل نے کہا تھا کہ اس کی بہن کی شادی تھی اس کا مطلب اینجل کی شادی تھی۔

Urdu Novels Ghar

وجدان نے خود سے ہی اندازہ لگایا تھا کیونکہ رابیل کی عمر تقریباً 22 سال تھی تو اس کا مطلب فریال ہی اینجل ہے کیونکہ اینجل سارہ کی عمر کی تھی اور سارہ اب 20 کی ہونے والی تھی تو اینجل بھی بیس سال کی ہونے والی تھی۔

لیکن اینجل کا نام تو ماہی تھا پھر فریال نام اور شاہ نے جس لڑکی سے شادی کی تھی اس کا نام بھی تو فریال تھا اگر جو میں سوچ رہا ہوں وہ سچ ہوا تو وجدان یہ سب باتیں سوچتے ہوئے کہا اور پھر اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا تھا۔

اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد اسے شاہ کی کال آئی تھی

وجدان مجھے ایک ضروری کام سے گاؤں جانا ہے تم اس آدمی سے مل لینا اور پھر مجھے بتا دینا میرا جانا ضروری ہے ورنہ میں خود اس آدمی سے ملتا شاہ نے کہا۔

ٹھیک ہے میں بات کرلوں گا وجدان نے کہہ کر فون بند کر دیا تھا۔

شاہ اگر جیسا میں سوچ رہا ہو ویسا ہی ہوا تو بہت غلط کر چکے ہو تم اہنی اینجل کے ساتھ بہت غلط وجدان نے پریشانی سے کہا۔

اسے اب رابیل سے بات کرنی تھی۔

اس لیے اپنے آفس کے لیے نکل پڑا تھا۔

....

وجدان نے آفس میں پہنچتے ہی رابیل کو بلایا تھا

جی سر آپ نے بلایا رابی نے وجدان کے سامنے نظریں جھکا کر پوچھا

جی مس رابیل بیٹھیے وجدان نے کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

۔رابی وجدان کے سامنے بیٹھ گئی تھی

مس رابیل میں کچھ سوال کرنا چاہتا ہوں آپ کی فیملی کے بارے میں آپ پلیز اس کا جواب مجھے ٹھیک دیجیے گا۔

میرے لئیے یہ بہت ضروری ہے۔

وجدان نے کہا۔

رابیل کو وجدان کی بات سمجھ میں نہیں آئی تھی لیکن اس نے ہاں میں سر ہلادیا تھا۔

آپ کی کوئی بہن ہے؟اور اس کا نام کیا ہے؟

وجدان نے پہلا سوال کیا

سر آپ کیوں یہ سب پوچھ رہے ہیں رابی نے حیرانگی سے پوچھا

مس رابیل پہلے آپ میرے سوالوں کا جواب دیں وجدان نے سنجیدگی سے کہا۔

جی میری چھوٹی بہن ہے اس کا نام فریال ہے رابی نے کہا۔

آپ کی بہن کی شادی پوسپون کیوں ہوئی تھی

وجدان نے ہوچھا۔

سر آپ کچھ زیادہ پرسنل جا رہے ہے رابی نے اس بار تھوڑا غصے سے کہا۔

تو ٹھیک ہے یہ سب سوال میں آپ کے گھر آکر پوچھ لوں گا کیونکہ مجھے ان کے جواب چاہیے وجدان نے کہا۔

وہ مہندی کی رات کو غائب ہو گئی تھی جس کے ساتھ اس کی شادی تھی اس کے دشمن نے میری بہن کو اغوا کر لیا تھا۔

رابی نے نظریں جھکا کر تفصیل بتائی۔

وجدان کو لگ رہا تھا اس کے کان سن ہو گئے ہیں جس سے آپ کی بہن کی شادی ہونے والی تھی اس کا نام کیا تھا؟

وجدان نے آخری سوال پوچھا شاید اسے امید تھی

رابی شمس کا نام نہیں لے گی۔

لیکن رابی نے جب شمس شفیق کہا تو وجدان کو یقین ہو گیا تھا کہ فریال ہی اینجل ہے اور شاہ کا نکاح اس کی اینجل سے ہی ہوا تھا،

وجدان نے جلدی سے پانی پیا تھا اور اپنی ٹائی ڈھیلی کی تھی۔

مس رابیل آپ جا سکتی ہے اور جب تک میں نا کہوں کسی کو اندر مت آنے دینا وجدان نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے آنکھیں موندتے ہوئے کہا۔

جی سر رابی نے کہا اور باہر چلی گئی تھی

عجیب انسان ہے رابی نے دل میں سوچا اور اپنا کام کرنے لگی۔

....

داجی اس وقت آبان کے ساتھ گاؤں کے لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے۔

اکرام اپنا مسئلہ بیان کرو۔

داجی کی روبدار آواز گونجی تھی۔

سرکار ہمیں انصاف چاہیے مشتاق کے بیٹے نے میرے چھوٹے بیٹے کا قتل کیا ہے ہم خون کے بدلے خون خون چاہتے ہیں۔

اکرام نے اپنا مسئلہ بیان کرتے ہوئے

کہا۔

چونکہ ازلان حیدر شاہ یہاں نہیں ہے تو اس بار فیصلہ آبان شاہ کرے گا۔

داجی نے آبان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

مشتاق ہم پہلے ہی اس معاملے کے بارے میں معلوم کر چکے ہیں اور سب چیزوں سے ایک ہی بات سامنے آتی ہے کہ تمھارے بیٹے نے اکرام کے بیٹے کا خون کیا ہے۔

اب تمھارے پاس دو راستے ہیں یا تو تم اپنی بیٹی کی شادی اکرام کے بڑے بیٹے سے کردو یا تمھارے بیٹے کو بھی قتل کردیا جائے گا۔

فیصلہ تمھارے ہاتھ میں ہے آبان نے اپنا فیصلہ سناتے ہوئے کہا۔

سرکار مجھ پر رحم کریں

میری بیٹی بہت چھوٹی ہے اکرام کے اپنے بچے میری بیٹی کی عمر کے ہیں میں کیسی اکرام کے بیٹے سے اپنی بیٹی کی شادی کر سکتا ہوں مشتاق نے داجی کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

آبان شاہ فیصلہ سنا چکا ہے تمھارے بیٹے نے خون کیا ہے تو اس کی سزا بھی ملے گی یا تو اپنی بیٹی کا نکاح کردو یا اپنے بیٹے کو گاؤں کے حوالے کردو داجی نے سنجیدگی سے کہا۔

ٹھیک ہے میں اپنی بیٹی کا نکاح کرنے کے کے ئے تیار ہوں مشتاق نے کہا۔

تم نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے مشتاق جاؤ اپنی بیٹی کو لے جر آؤ نکاح ابھی ہو گا آبان نے مشتاق کو کہا۔

تھوڑی دیر بعد مشتاق اپنی بیٹی کو لے آیا تھا جو تقریباً 12 سال کی تھی۔

اور اس نے ہاتھ میں گڑیا پکڑی ہوئی تھی

جب مولوی صاحب نکاح پڑھانے لگے تو شاہ کی آواز نے مولوی صاحب کو روک دیا تھا۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ ازلان نے غصے سے پوچھا

حیدر یہ معاملہ طے ہو گیا ہے تن اب اس سے دور رہو

آبان نے کہا اسے شاہ کا اس وقت آنا بلکل بھی ٹھیک نہیں لگا تھا۔

میں نے پوچھا یہاں کیا ہو رہا ہے۔

اس بار شاہ نے دھاڑتے ہوئے پوچھا وہاں بیٹھے ہوئے تمام لوگوں کو سانپ سونگ گیا تھا۔

مشتاق نے ساری بات شاہ کو بتادی تھی۔

سارے بات سنے کے بعد شاہ کا رخ اب اکرام کی طرف تھا۔

تم جانتے ہو تمھارا بیٹا مشتاق کی بیٹی کے ساتھ کیا کرنے جارہا تھا حیدر نے چہرے پر سخت تیور لیے اکرام سے پوچھا جو حیدر کی بات سن کر نظریں جھکا کر کھڑا ہو گیا تھا۔

کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس کا بیٹا کیا کرنے لگا تھا۔ میں بتاتا ہوں آپ سب لوگو کو اکرام کے بیٹے نے اس معصوم سی بچی کی معصومیت چھیننے کی کوشش کی تھی اور اس کے بھائی نے اپنی بہن کو بچانے کے لئے اکرام کے بیٹے کے سر پر پتھر مارا تھا اور وہ مر گیا۔

اور اگر تمھارا بیٹا اس معصوم کے ساتھ کچھ بھی غلط کر لیتا تو اسے میں اپنے ہاتھوں سے بہت بری موت دیتا کیونکہ میرے نزدیک اس گناہ کی سزا صرف موت ہے۔

شاہ نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا

اور دوسری بات میں ازلان حیدر شاہ اس بات کا اعلان کرتا ہوں آج سے جب تک کوئی بھی لڑکی اٹھارہ سال کی نہیں ہو جاتی اس کی شادی نہیں ہو گی۔

اگر کسی نے لڑکی کے اٹھارہ سال ہونے سے پہلے شادی کروائی تو اس انسان کو مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا۔

اگر کسی کو میرے اس فیصلے سے مسئلہ ہے تو ابھی میرے سامنے آئے حیدر نے چاروں اور نظریں دوڑاتے ہوئے کہا لیکن کوئی آگے نہیں آیا۔

ازلان حیدر شاہ کے غصے سے سب واقف تھے

آبان شاہ کو اس وقت شاہ پر بہت غصہ آ رہا تھا

گاؤں والوں کو شاہ کے فیصلے سے کوئی اعتراض نہیں تھا۔

....

شاہ تم کب تک آؤ گے۔۔۔؟ مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔وجدان نے شاہ سے پوچھا۔۔۔۔

میں کل ہی آجاتاہوں شاہ نے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے میں تمھاراانتظار کروگا۔۔۔۔وجدان نے کہا۔۔۔۔

اورہاں اس آدمی نے اینجل کے بارے میں کچھ بتایا۔۔۔؟شاہ نے جلدی سے پوچھا۔۔۔۔

بہت کچھ بتایاہےاس آدمی نے۔۔۔۔

وہ جب تم آؤ گے۔۔۔تو آرام سے بیٹھ کر بات کریں گے وجدان نے کہا۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔شاہ نے کہہ کر فون بند کر دیا تھا۔۔۔

وجدان یہی سوچ رہا تھا کہ۔۔۔جب شاہ کو معلوم ہو گا کہ جس لڑکی سے اس کا نکاح ہوا ہے۔۔۔وہی اس کی اینجل ہے تو شاہ کیا کرے گا۔۔۔۔

....

فریال ملی۔۔۔؟ تہمینہ بیگم نے شفیق سے پوچھا جو ان کے گھر میں آیا تھا۔۔۔۔۔

اس وقت گھر میں کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

نہیں۔۔۔میں نے ہر جگہ دیکھ لیا تھا۔۔۔وہ مجھے کہیں نہیں ملی۔۔۔ شفیق نے پریشانی سے کہا۔۔۔

چھوڑو اسے۔۔۔ہو سکتا ہے اپنی ماں کی طرح مر گئی ہو۔۔۔ تہمینہ بیگم نے نحوست سے کہا۔۔۔۔

تم سے کس نے کہا۔۔۔کہ عالیہ مر چکی ہے شفیق نے تہمینہ کی بات سن کر کمینگی سے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

کیا مطلب؟

تہمینہ بیگم نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔۔

مطلب یہ کہ وہ زندہ ہے۔۔۔۔اور میری قید میں ہے۔۔۔ شفیق نے کہا۔۔۔۔

تم جانتے ہوا گر کسی کو معلوم ہو گیا کہ۔۔۔اسے تم نے غائب کروایا تھا تو کیا ہو گا۔۔؟ تہمینہ بیگم نے پریشانی سے کہا۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا اس کی حالت ایسی ہے کہ وہ خود کو نہیں پہچانتی کسی کو کیا بتائے گی۔۔۔

شفیق نے آرام سے جواب دیا۔۔۔

تم نے اسے ابھی تک ختم کیوں نہیں کیا۔۔۔

تم نے تو مجھے کہا تھا۔۔۔تمہارا کام ہو جانے کے بعد اسے جان سے مار دو گے۔۔۔

تہمینہ نے غصے سے کہا۔۔۔

عالیہ جیسی حسین عورت کو مارنے کا دل نہیں کیا۔۔۔

وہ ابھی بھی اتنی ہی حسین ہے جتنی پہلے تھی۔۔۔

اور اس کی بیٹی تو عالیہ سے زیادہ خوبصورت ہے۔۔۔

شفیق نے اپنی آنکھوں کے سامنے فیری کا چہرہ لاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اور میں بہت جلد اسے ڈھونڈ لوں گا شفیق نے کہا۔۔۔

....

ماضی۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

فاروق صاحب اور عالیہ بیگم سکون کی زندگی گزار رہے تھے۔۔۔ایک دن اچانک عالیہ بیگم اپنے گھر سے نکلی تھی ان کو مارکیٹ تک جانا تھا۔۔۔۔

فاروق صاحب گھر پر نہیں تھے فیری ان کے ساتھ ہی تھی۔۔۔

اچانک عالیہ کو چکر آیا اور بے ہوش ہو کر گر گئ تھی۔۔۔۔

شفیق نے جب ایک عورت کو سڑک پر بے ہوش دیکھا تو اسے جلدی سے ہوسپیٹل لے گیا تھا۔۔۔

عالیہ کو دیکھ کر ہی شفیق عالیہ کی خوبصورتی پر مر مٹا تھا۔۔۔۔

اس وقت فیری چھ سال کی تھی۔۔۔

عالیہ کو جب ہوش آیا تو۔۔۔اس نے شفیق کا شکریہ ادا کیا تھا۔۔۔اور فاروق کو فون کر کے ہوسپیٹل بلایا تھا۔۔۔۔

اس کے بعد شفیق عالیہ کے گھر کے باہر چکر لگانے لگا تھا۔۔۔اسے سب معلوم تھا کہ کب فاروق گھر ہوتا ہے اور کب نہیں ہوتا۔۔۔

ایک دن شفیق فاروق کے جانے کے بعد عالیہ کے گھر آیا تھا۔۔۔

آپ۔۔۔؟؟عالیہ نے شفیق کو دیکھ کر حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

ہاں میں شفیق نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

میں یہاں تم سے ایک ضروری بات کرنے آیا ہوں شفیق نے کہا۔۔۔۔

جی کہیے کیا کہنا ہے آپ کو۔۔۔۔عالیہ نے پوچھا

لیکن جب عالیہ نے شفیق کی بات سنی تو۔۔۔غصے سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔۔۔

تمہیں بلکل بھی شرم نہیں آئی ایسی بات مجھ سے کہتے ہوئے۔۔۔ جبکہ تم جانتے ہو میں شادی شدہ ہوں۔۔۔

عالیہ نے کھڑے ہوتے ہوئے غصے سے کہا۔۔۔

میں کون سا تمھیں تمھاری شادی توڑنے کا کہہ رہا ہوں۔۔۔

بس ایک رات کی تو بات ہے۔۔۔ تم جتنے پیسے کہو گی تمہیں ملے گے۔۔۔ شفیق نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اور یہاں عالیہ کا ہاتھ اٹھا تھا۔۔۔اور شفیق کے چہرے ہر نشان چھوڑ گیا تھا۔۔۔

تمھاری ہمت کسی ہوئی۔۔۔ مجھ سے فضول قسم کی بکواس کرنے کی۔۔۔ابھی کے ابھی میرے گھر سے نکل جاؤ۔۔۔

Urdu Novels Ghar

عالیہ نے غصے سے کہا۔۔۔

شفیق بنا کچھ کہے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

جب شفیق گھر سے باہر نکلا تو اسے باہر تہمینہ بیگم ملی تھی۔۔۔۔

اس وقت تہمینہ کو طلاق ہو چکی تھی۔۔۔

کون ہو تم؟

تہمینہ نے شفیق سے پوچھا۔۔۔

شفیق بنا جواب دیے جانے لگا جب تہمینہ کی بات سن کر رک گیا۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

ہو سکتا ہے میں تمہاری مدد کر سکو۔۔۔ تہمینہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

تہمینہ کی بات سن کر شفیق بھی ہنس پڑا تھا۔۔۔

....

شفیق نے ساری بات تہمینہ کو بتادی تھی۔۔

تہمینہ کو اور کیا چاہیے تھا۔۔ شفیق کی وجہ سے اگر عالیہ فاروق سے دور جارہی تھی۔۔۔ یہ تو تہمینہ کے لیے اچھا تھا۔۔۔

شفیق فاروق کی غیر موجودگی میں دو تین بار پھر عالیہ کے گھر آچکا تھا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

تہمینہ نے دونوں کی کچھ تصاویر بھی لی تھیں۔۔۔اور تصاویر ایسے لی گئی تھیں کہ۔۔۔دیکھنے والے کو لگ رہا تھا کہ۔۔۔دونوں ایک دوسرے کے بہت قریب کھڑے ہیں۔۔۔

عالیہ شفیق کی وجہ سے بہت پریشان تھی۔۔۔اس نے سوچ لیا تھا کہ۔۔۔آج فاروق کو شفیق کے بارے میں سب کچھ بتادے گی۔۔۔

ابھی عالیہ یہی سوچ رہی تھی۔۔۔جب شفیق نے اسے ایک ویڈیو بھیجی تھی۔۔۔جس میں فیری تھی اور ساتھ لکھا ہوا تھا کہ۔۔۔اس ایڈریس پر آجاؤ اور اپنے شوہر کو تم نے کچھ بتایا تو۔۔۔تمھاری بیٹی کی زندگی کی کوئی گارنٹی نہیں ہے۔۔۔

مجبوراً عالیہ کو جانا پڑا تھا۔۔۔کیونکہ یہاں بات اس کی بیٹی کی تھی۔۔۔

عالیہ جب اس ایڈریس پر پہنچی تو۔۔۔شفیق فیری کو اس کے گھر بھیج چکا تھا۔۔۔

اوراس نے عالیہ کو قید کر لیا تھا۔۔۔

باقی کا کام تہمینہ کا تھا۔۔ تہمینہ نے ایک خط ٹیبل پر رکھ دیا تھا۔۔۔اس میں کیا لکھا تھا۔۔۔یہ صرف تہمینہ کو معلوم تھا۔۔۔

فاروق گھر آیا تواس نے عالیہ کو پورے گھر میں ڈھونڈا تھا۔۔۔لیکن اسے عالیہ کہی نہیں ملی تھی۔۔۔

فاروق کو دراز سے کچھ تصویریں ملی تھیں جو فاروق اور عالیہ کی تھی۔۔۔۔

اور پھر جب فاروق نے خط پڑھا تو اسے یقین ہو گیا تھا۔۔۔کہ عالیہ پیسوں کی خاطر اسے چھوڑ کر چلی گئی ہے۔۔۔

اور جو تھوڑا بہت اسے عالیہ پر یقین تھا۔۔۔

وہ بھی تہمینہ نے آکر ختم کر دیا تھا۔۔۔۔

تہمینہ نے فاروق سے جھوٹ بولا تھا۔۔۔کہ اس نے اپنی آنکھوں سے کافی بار عالیہ اور فاروق کو ایک ساتھ دیکھا ہے۔۔۔اور عالیہ تو کہہ رہی تھی کہ وہ تمھیں چھوڑ دے گی۔۔۔۔

کیونکہ تم امیر نہیں ہو تہمینہ نے جلتی میں تیل ڈالنے والا کام کیا تھا۔۔۔۔

اور فاروق نے یقین بھی کر لیا تھا۔۔۔اسے ایک بار خیال نہیں آیا کہ ۔۔۔فاروق کے لئے عالیہ اپنی دولت اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر آئی تھی۔۔۔۔

جو فاروق کو دکھایا جا رہا تھا جو بتایا جا رہا۔۔۔

اسے بس اس پر ہی یقین تھا۔۔۔۔

فاروق نے عالیہ کے گھر جھوٹی خبر بھیج دی تھی۔۔۔کہ عالیہ اور فیری کی موت ہو چکی ہے۔۔۔

فاروق نے فیری کا نام بھی تبدیل کر دیا تھا کیونکہ ماہی نام عالیہ نے رکھا تھا۔۔۔

تہمینہ سے شادی کے بعد فاروق اپنا گھر بیچ کر دوسرے شہر آگیا تھا۔۔۔۔

اسے اپنی بیٹی میں بھی عالیہ نظر آتی تھی۔۔۔اس لئے اسے فیری سے بھی نفرت محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔

فیری نے کافی بار اپنے باپ کو بتانے کی کوشش کی تھی۔۔۔لیکن فاروق فیری سے بات نہیں کرتے تھے۔۔۔۔

اس وقت فیری کافی چھوٹی تھی۔۔۔

پھر آہستہ آہستہ اس نے بھی اپنے باپ سے بات کرنی چھوڑ دی تھی۔۔۔۔

....

کیاہوا۔۔۔؟

اینجل کا کچھ معلوم ہوا۔۔۔؟شاہ نے وجدان سے پوچھا۔۔۔جو خود پریشان لگ رہا تھا۔۔۔

ہاں مجھے معلوم ہو گیا ہے۔۔۔

وجدان کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیسے شاہ کو بتائے۔۔۔

Urdu Novels Ghar

وجی کیا ہوا ہے۔۔۔؟ مجھے بتاؤ کوئی پریشانی ہے۔۔۔شاہ نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

میں ٹھیک ہوں شاہ۔۔۔۔

اس میں اینجل اور اس کی بہن کی تصاویر ہے۔۔۔۔اور گھر کا ایڈریس بھی ہے۔۔۔وجدان نے لفافہ شاہ کے سامنے رکھا۔۔۔اور خود کھڑکی کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔اور ٹھنڈی ہوا کو اپنے اندر اتار نے لگا۔۔۔۔۔

شاہ نے جب تصویر نکالی تو تصویر دیکھ کر اس کے پیروں تلے زمین نکل گئی تھی۔۔۔۔

اگر شاہ بیٹھا نا ہوتا تو یقیناً اس نے گر جانا تھا۔۔۔۔

یہ۔۔۔کیسے۔۔۔ہو۔۔۔سکتا۔۔۔۔ہے۔۔۔شاہ کے منہ سے الفاظ ٹوٹ ٹوٹ کے نکل رہے تھے۔۔۔

Urdu Novels Ghar

وجدان شاہ یہ کیا مزاق ہے۔۔۔یہ میری اینجل کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔اس کا نام تو فریال ہے میری اینجل کا نام ماہی تھا۔۔۔

شاہ نے سرخ آنکھوں سے وجدان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

اسے ابھی بھی سب مزاق لگ رہا تھا۔۔

ازلان حیدر شاہ یہ سچ ہے۔۔وجدان نے باہر سڑک پر چلتی گاڑیوں کو دیکھ کر کہا۔۔

تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو۔۔

ہو سکتا ہے تمہیں غلط فہمی ہوئی ہو۔۔

شاہ نے کہا اسے ابھی بھی یہی لگ رہا تھا کہ یہ سب غلط فہمی ہی ہے۔۔۔

Urdu Novels Ghar

ازلان حیدر شاہ میں خود یہ سب معلوم کر چکا ہوں۔۔۔اور مجھے پورا یقین ہے کہ فریال ہی اینجل ہے۔۔۔۔

اور اگر تمہیں یقین نہیں آرہا تو اس کے گھر جا کر معلوم کر لو۔۔۔۔

وجدان نے اب حیدر کی طرف مڑتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔

شاہ نے اپنی گاڑی کی چابیاں پکڑی تھی اور باہر نکل گیا تھا۔۔۔

....

بھوازلان حیدر شاہ کو فون کرو۔۔۔

اور اسے کہو میں اس سے ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔دا جی نے ہیرا بیگم کو کہا۔۔۔

جی دا جی ہیرا بیگم نے جلدی سے کہا۔۔۔۔

....

شاہ اس وقت فیری کے گھر کے باہر کھڑا تھا۔۔۔

اس کا دل حد سے زیادہ گھبرا رہا تھا۔۔۔اور یہ سب شاہ کے ساتھ پہلی بار ہو رہا تھا۔۔۔

شاہ کو وجدان پر پورا یقین تھا کہ وجدان کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔۔۔لیکن وجدان کی بات کی نفی کر کے شاہ اپنے دل کو تسلی دے رہا تھا۔۔۔

شاہ نے ہمت کر کے دروازے کھٹکھٹایا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

تھوڑی دیر بعد فاروق صاحب نے دروازہ کھولا۔۔۔فاروق صاحب نے توازلان حیدر شاہ کو نہیں پہچانا تھا۔۔۔

لیکن شاہ کی حالت ایسی تھی جیسے ابھی گر جائے گا۔۔۔

اس نے دیوار کا سہارا لیا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا بیٹا تم ٹھیک ہو۔۔۔

فاروق صاحب نے جلدی سے شاہ کو سہارا دیتے ہوئے پوچھا۔۔۔جس کی شکل دیکھ کر لگ رہا تھا اسے گہرا صدمہ پہنچا ہے۔۔۔

تھوڑی دیر تک شاہ فاروق صاحب کو دیکھتا رہا تھا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

میں ٹھیک ہوں شاہ نے کہا۔۔اور فاروق صاحب سے تھوڑا پیچھے ہو کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔

یہ آپ کا گھر ہے شاہ نے پوچھا شاہ نے کافی حد تک خود کو سنبھال لیا تھا۔۔۔

ہاں یہ میرا گھر ہے لیکن تم کون ہو؟

میں نے تمہیں پہچانا نہیں۔۔۔فاروق صاحب نے کہا۔۔۔

پہلے اندر تو آنے دیں سسر جی۔۔۔پھر آرام سے بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔۔۔

شاہ نے اندر آتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

یہ کیا بدتمیزی ہے اور ہو کون تم۔۔؟اس بار فاروق صاحب نے غصے سے پوچھا۔۔۔

عالیہ کو تو آپ جانتے ہی ہونگے۔۔۔میں ان کا بھانجا ہوں۔۔۔۔اور ماہی کا شوہر بھی جس کے مرنے کی خبر آپ نے حویلی بھیجی تھی۔۔۔۔

شاہ نے آرام سے بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔چہرہ حد سے زیادہ سنجیدہ تھا۔۔۔

تم ازلان حیدر شاہ ہو۔۔۔؟فاروق صاحب نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

واہ سسر جی۔۔۔۔آپ نے مجھے پہچان لیا اور اب تو ہمارا رشتہ اور بھی مضبوط ہو گیا ہے۔۔۔شاہ نے کہا۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔؟

فاروق صاحب نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔

اتنے میں تہمینہ بھی آگئی تھی۔۔۔

اسے شاہ کو پہچانے میں دیر نہیں لگی تھی۔۔۔کیونکہ شفیق تہمینہ کو شاہ کی تصویر دکھا چکا تھا۔۔۔۔

مطلب کو چھوڑیے سسر جی۔۔۔پہلے آپ یہ بتائیں۔۔۔آپ نے ہم سب سے جھوٹ کیوں بولا کہ پھپھو اور ماہی مر چکی ہیں۔۔۔۔

شاہ نے فاروق کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔لہجہ سختی لیے ہوئے تھا۔۔۔۔

اس سے پہلے فاروق صاحب کچھ بولتے تہمینہ بول پڑی تھی۔۔۔

جھوٹ اس لیے بولا کیونکہ فاروق کو اپنی عزت عزیز تھی۔۔۔۔اب کیا یہ سارے زمانے کو بتاتے پھرتے کہ ان کی بیوی اپنے عاشق کے ساتھ بھاگ گئی ہے۔۔۔۔ تہمینہ بیگم آگے بھی کچھ کہتی لیکن شاہ کی آواز نے ان کو خاموش کروایا تھا۔۔۔۔

آپ مجھ سے بڑی ہے اور میری ماں کی عمر کی ہے اس لیے لحاظ کر رہا ہو۔۔۔

لیکن خبر دار اگر میری پھپھو کے بارے میں کچھ بھی غلط بولا تو بہت برا پیش آؤ گا۔۔۔۔

اور امید کرتا ہوں آئندہ بولنے سے پہلے آپ ضرور سوچے گی۔۔۔

شاہ نے تہمینہ کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔۔۔

آواز اور چہرے پر ایسی سختی تھی کہ تہمینہ بھی ڈر کر تھوڑا پیچھے ہو گئی تھی۔۔۔

میری بیوی کہاں ہے؟

میں اسے لینے آیا ہوں اور میں اپنی پھپھو کو بھی ڈھونڈ لوں گا۔۔۔

شاہ نے فاروق کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کس کی بات کر رہے ہو۔۔؟ فاروق نے پوچھا۔۔۔

فریال میری بیوی ہے۔۔۔اور میں نے اس سے زبردستی نکاح کیا تھا۔۔۔اب میں اپنی بیوی کو لینے آیا ہوں وہ کہا ہے۔۔۔؟

شاہ نے تہمینہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

تہمینہ شاہ کی بات سن کر پریشان ہو گئی تھی۔۔۔

کیا مطلب ہے تمہارا فریال تو اس دن کے بعد گھر نہیں آئی۔۔۔؟؟ فاروق صاحب نے شاہ کا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ لوگوں کو کیا لگتا ہے۔۔۔ آپ لوگ مجھ سے جھوٹ بولے گے۔۔۔۔ اور میں مان لوں گا میں خود دو دن پہلے فریال کو یہاں چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔۔

کہاں ہے وہ۔۔۔؟

شاہ نے دھاڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔

فاروق صاحب کو تو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔

تہمینہ ڈر کے مارے جلدی سے بول پڑی تھی۔۔۔ وہ گھر آئی تھی۔۔۔ لیکن جب میں نے اسے کمرے میں بھیجا۔۔۔ تو وہ گھر سے ہی نکل گئی تھی۔۔۔ اس سے آگے مجھے کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔۔۔

Urdu Novels Ghar

تہمینہ کی بات سن کر شاہ کو لگا تھا۔۔۔اس نے ایک بار پھر سے اپنی اینجل کو کھو دیا ہے۔۔۔۔

مجھے آج سچ میں عالیہ پھوپھو کے انتخاب پر افسوس ہو رہا ہے۔۔۔۔

جو نا اپنی بیوی کی حفاظت کر سکا۔۔۔اور نا اپنی بیٹی کی۔۔۔

شاہ نے غصے میں فاروق صاحب کو کہا اور وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

....

فریال گھر آئی تھی تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔۔۔؟ پھر سے تم نے اسے کچھ کہا ہو گا۔۔۔جس کی وجہ سے وہ گھر سے چلی گئی۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

فاروق صاحب نے غصے سے کہا۔۔۔آج کافی سالوں بعد فاروق صاحب اپنی بیٹی کے حق میں بول رہے تھے۔۔۔۔

میں نے اسے کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔مجھے نہیں معلوم وہ گھر سے کیو چلی گئ۔۔۔اور آپ کو میں نے اس لیے نہیں بتایا تاکہ آپ ٹینشن نا لیں۔۔۔

تہمینہ نے جلدی سے کہا۔۔۔اور وہ وہاں سے چلی گئ تھی۔۔۔

فاروق صاحب کرسی پر ڈھ سے گئے تھے اور شاہ کی باتوں کو سوچنے لگے تھے۔۔۔۔

....

شاہ نے اپنے بندے کو فریال کی تلاش میں لگا دیا تھا۔۔۔لیکن فیری کی کوئی خبر نہیں تھی۔۔۔

Urdu Novels Ghar

شاہ تھک ہار کر وجدان کے پاس آیا تھا۔۔۔

وجدان نے جو شاہ کے بارے میں سوچا تھا شاہ کی حالت اس سے زیادہ خراب تھی۔۔۔۔

کپڑوں پر دھول لگی ہوئی تھی۔۔۔بال بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

تم ٹھیک ہو۔۔۔؟

وجدان نے شاہ کو پانی کا گلاس پکڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔

وجی میں نے تمہاری بات نہیں مانی۔۔۔دیکھو میری اینجل میرے بلکل سامنے تھی۔۔۔اور میں نے اسے پھر سے کھو دیا ہے۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

اور جانتے ہو میرے ساتھ ہونا بھی ایسا ہی چاہیے تھا۔۔۔میرے ساتھ بلکل ٹھیک ہوا ہے۔۔۔میں اسی قابل تھا۔۔۔میں نے اپنی اینجل کو بہت تکلیف پہنچائی ہے۔۔۔وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے۔۔۔۔

دیکھو میں نے اپنے ہاتھوں سے سب کچھ کھو دیا۔۔۔

جانتے ہو میں نے کہیں پڑھا تھا۔۔۔کسی کو کھو کر پالینا یا پا کر کھو دینا۔۔۔یہ سب قسمت کا کھیل ہوتا ہے۔۔۔

اور میری قسمت میں بھی یہی لکھا تھا۔۔۔

میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا ہے۔۔۔میں نے اپنی اینجل کو پا کر کھو دیا ہے۔۔۔۔شاہ بہت آہستہ آواز میں وجدان کو کہہ رہا تھا۔۔۔۔

اللہ نے مجھے آزمایا۔۔۔لیکن میں اس آزمائش پر پورا نہیں اتر سکا۔۔۔۔وجی میں ہار گیا۔۔۔وجی وہ پھر سے مجھ سے بہت دور چلی گئی ہے۔۔۔شاہ نے وجدان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔شاہ کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔

شاہ رو رہا تھا۔۔۔

اگر کوئی بھی اس شاندار مرد کو روتا ہوا دیکھ لیتا تو کبھی بھی یقین نہیں کرتا۔۔۔

وجدان کو بہت دکھ ہو رہا تھا۔۔۔اس نے پوری کوشش کی تھی۔۔۔کہ شاہ کوئی بھی ایسا کام نا کرے لیکن اب جو ہونا تھا وہ ہو چکا تھا۔۔۔۔

شاہ تم اینجل سے معافی مانگ لینا۔۔۔تم حوصلہ رکھو اللہ سب بہتر کرے گا۔۔۔وجدان نے شاہ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

وجی مجھے معلوم نہیں ہے۔۔۔وہ کہاں ہے شاہ نے کہا اور ساری بات وجدان کو بتادی۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

شاہ اللہ نے اینجل کی پہلے بھی حفاظت کی ہے۔۔۔آگے بھی کرے گا تم بس دعا کرو اینجل جہاں بھی ہو ٹھیک ہو۔۔۔

وجدان نے شاہ کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔

اسے بھی ٹینشن ہو رہی تھی۔۔۔ لیکن شاہ کے سامنے اس بات کا ذکر نہیں کیا۔۔۔

....

وجدان اپنے آفس کے روم میں کھڑا تھا۔۔۔

جب اسے رابی کسی لڑکے کے ساتھ جاتی ہوئی دکھائی دی۔۔۔۔اور رابی اس لڑکے سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی۔۔۔

وجدان کا یہ سب دیکھ کر خون کھول رہا تھا۔۔۔

میرے ساتھ کبھی سیدھے منہ بات نہیں کی میڈم نے۔۔۔اور اب کیسے ہنس ہنس کر باتیں کر رہی ہے۔۔۔
وجدان نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

رابی وہاں سے جا چکی تھی وجدان ابھی بھی اسی جگہ کو گھور رہا تھا۔۔۔

آج رابی کو لینے اظہر آیا تھا۔۔۔یہ کچھ دنوں سے ملک سے باہر گیا ہوا تھا۔۔۔۔

....

Urdu Novels Ghar

شاہ تم گھر کب تک آرہے ہو۔۔؟

ہیرا بیگم نے حیدر سے پوچھا۔۔۔

ماں جی ابھی مجھے کچھ ضروری کام ہے یہاں تو ابھی میں واپس نہیں آسکتا۔۔۔شاہ نے لمبا سانس بھرتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا ہوا ہے بیٹا تم پریشان لگ رہے ہو سب ٹھیک ہے نا۔۔۔؟ہیرا بیگم نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

ماں ٹھیک ہوں آپ بتائے کوئی ضروری کام تھا۔۔؟

شاہ نے بات بدلتے ہوئے کہا۔۔وہ اپنی ماں کو اپنی غلطی بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

تمہارے داجی نے ضروری بات کرنی تھی۔۔۔ہیرا بیگم نے کہا۔۔۔

ماں میں جانتا ہوں داجی نے کون سی بات کرنی ہے۔۔۔اور جو وہ چاہتے ہیں میں وہ نہیں کر سکتا۔۔۔

شاہ نے کہا۔۔۔

ہیرا بیگم نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔کیونکہ وہ بھی جانتی تھی کہ داجی نے کیا بات کرنی ہے۔۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا میں داجی کو کہہ دوں گی۔۔۔ تمہیں کچھ ضروری کام ہے اس لیے کچھ دنوں بعد آؤ گے۔۔۔۔

ہیرا بیگم نے پیار سے کہا۔۔۔

جی ماں اپنا خیال رکھیے گا شاہ نے کہا اور فون بند کر دیا۔۔۔

فون بند کر کے شاہ نے آنکھیں موندلی تھیں۔۔۔۔

....

رابی گھر پہنی تو اسے اپنی ماں کہی نظر نہیں آئی تھی۔۔۔

اظہر اسے باہر سے ہی چھوڑ کر چلا گیا تھا۔۔۔

اسے کچھ ضروری کام تھا۔۔۔

امی کہاں ہے آپ؟

Urdu Novels Ghar

رابی نے تہمینہ کو آواز دی جو چھت پر کپڑے ڈال رہی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد تہمینہ نیچے آگئی تھی۔۔۔۔

تم کب آئی؟

تہمینہ نے آتے ہی پوچھا۔۔۔

بس کچھ دیر پہلے ہی آئی ہو۔۔

رابی نے کہا۔۔۔

امی کھانا بن گیا ہے۔۔۔مجھے بہت بھوک لگی ہے

Urdu Novels Ghar

رابی نے کہا۔۔۔

ہاں بیٹھو میں کھانا لاتی ہوں تہمینہ بیگم کہہ کر کچن میں چلی گئی تھیں۔۔۔

امی بابا گھر پر نہیں ہے؟

رابی نے پوچھا۔۔۔

تہمینہ بیگم جو کھانا گرم کر رہی تھی۔۔۔رابی کی بات سن کر تھوڑی دیر کے لیے ان کے ہاتھ رکے تھے۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں ہے۔۔۔ تہمینہ بیگم نے کہا۔۔۔

میں ان کو بھی بلا کر لاتی ہوں۔۔۔۔رابی نے کہا اور بنا اپنی ماں کا جواب سنے فاروق صاحب کو بلانے چلی گئی تھی۔۔۔۔

تہمینہ بیگم کو بس اس بات کی فکر کھائے جا رہی تھی۔۔۔ کہی رابی کو فاروق صاحب یہ بتا نا دیں کہ فریال گھر آئی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد فاروق صاحب رابی کے ساتھ اگئے تھے۔۔۔

انہوں نے رابی کو کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔

تہمینہ نے شکر ادا کیا تھا اور کھانا لگانے لگی تھی۔۔۔

....

بیٹا اب تمہاری طبیعت کیسی ہے؟

Urdu Novels Ghar

ہیرا بیگم نے فیری کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔

آنٹی میں ٹھیک ہوں فیری نے کہا۔۔

بیٹا آج میں آپ کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے جاؤں گی۔۔۔آپ جب تک چاہو وہاں رہ سکتی ہو ہیرا بیگم نے پیار سے کہا۔۔۔۔

آنٹی آپ کو کوئی مسئلہ تو نہیں ہوگا نا۔۔۔میرا مطلب ہے آپ کے گھر والوں کو۔۔۔فیری نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

تم فکر مت کرو میں گھر میں بات کر چکی ہوں۔۔۔اور میں نے یہ کہا ہے تم میری ایک دوست کی بہن ہو۔۔۔

اور وہ لوگ باہر کے ملک چلے گئے ہیں۔۔۔اور کچھ وقت کے بعد تمھیں بھی بلا لے گے۔۔۔۔اور تمہیں گاؤں دیکھنے کا بھی شوق تھا اس لئے تم اپنی بہن کے ساتھ نہیں گئی۔۔۔

Urdu Novels Ghar

ہیرا بیگم نے فیری کو ساری بات بتائی۔۔۔

آپ کا بہت شکریہ آنٹی۔۔۔فیری نے ہیرا بیگم کو کہا۔۔۔

کوئی بات نہیں اب چلو ہمیں نکلنا ہے۔۔۔اور گاؤں کا راستہ بھی زیادہ ہے ہیرا بیگم نے کہا۔۔۔

....

ہیرا بیگم شہر اپنی ایک دوست کی طرف آئی تھی۔۔۔

جب ان کو راستے میں سڑک پر ایک لڑکی نظر آئی جو زخمی تھی۔۔۔

Urdu Novels Ghar

کافی لوگ کھڑے تھے لیکن کوئی بھی اسے ہوسپیٹل لے کر نہیں جارہا تھا۔۔۔

ہیرا بیگم اسے جلدی سے ہوسپیٹل لے گئی تھی

زخم زیادہ گہرا نہیں تھا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد فیری کو ہوش آگیا تھا۔۔۔

بیٹا مجھے اپنے گھر والوں کے بارے میں بتاؤ میں ان کو فون کر کے بلا لیتی ہوں۔۔۔ہیرا بیگم نے فیری کو کہا جو چھت پر لگے پنکھے کو گھور رہی تھی۔۔۔

میرا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔۔۔

فیری نے آہستہ آواز میں کہا۔۔۔

بیٹا کوئی تو ہو گا۔۔۔

ہیرا بیگم نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

نہیں آنٹی میں اکیلی ہوں۔۔۔اس بار فریال نے ہیرا بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اگر تمہارا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے تو تم اکیلی کہاں رہو گی؟

ہیرا بیگم نے فکرمندی سے پوچھا۔۔۔

کہی نا کہی رہ لوں گی آنٹی۔۔۔اللہ کی زمین بہت بڑی ہے اور اللہ تعالیٰ کوئی نا کوئی سبب بنا دے گا۔۔۔فیری نے اداسی سے کہا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے ابھی تم میرے ساتھ چلو پھر بعد میں اس بارے میں سوچ لینا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

ہیرا بیگم نے کہا۔۔۔

فیری پہلے منع کرنے لگی تھی۔۔۔ لیکن پھر اسے خیال آیا کہ وہ اتنی رات کو کہا جائے گی۔۔۔اس لیے ہیرا بیگم کے ساتھ ان کی دوست کے گھر چلی گئ تھی۔۔۔۔

ہیرا بیگم نے اپنی دوست کو اچھی طرح سمجھادیا تھا کہ وہ فیری کا اچھے سے خیال رکھے۔۔۔

اور دو دن بعد وہ فیری کو لے جائے گی۔۔۔۔

ہیرا بیگم کی دوست کو کوئی مسئلہ نہیں تھا اور انہوں نے فیری کا بہت اچھی طرح خیال رکھا تھا۔۔۔۔

ہیرا بیگم نے گھر جا کر داجی سے بات کی تھی کہ ان کی دوست کی بہن ہے۔۔۔کچھ وقت وہ گاؤں میں رہنا چاہتی ہے۔۔۔گاؤں کو دیکھنا چاہتی ہے تو کیا وہ حویلی میں رہ سکتی ہے؟

دا جی نے خوشی خوشی ہیرا بیگم کو اجازت دے دی تھی۔۔۔۔

اور آج ہیرا بیگم فیری کو لینے آئی تھی۔۔۔ہیرا بیگم کا دل نہیں کر رہا تھا کہ وہ فیری کو اکیلا نا چھوڑیں۔۔۔

فیری اب پہلے سے کافی بہتر تھی۔۔۔

ہیرا بیگم نے فیری کو بہت سمجھایا تھا کہ زمانہ بہت خراب ہے۔۔۔۔

ایک جوان لڑکی اکیلی نہیں رہ سکتی۔۔۔

کافی سمجھانے کے بعد فیری مان گئی تھی اسے بھی رہنے کے لیے کوئی گھر چاہیے تھا۔۔۔

....

شاہ فیری کو ہر جگہ تلاش کر چکا تھا۔۔۔لیکن اسے فیری کہی نہیں ملی تھی۔۔۔

وجدان بھی کوشش کر رہا تھا۔۔۔لیکن وہ بھی اب تک ناکام رہا تھا۔۔۔

....

اگلے دن جب وجدان آفس پہنچا تو ابھی تک رابی نہیں آئی تھی۔۔۔

وجدان نے گھڑی کی طرف دیکھا جو 7:45 بجا رہی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد رابی وجدان کے پاس آئی تھی اور اسے جلدی گھر جانے کا کہا تھا۔۔۔

مس رابیل ابھی آپ کا کام مکمل نہیں ہوا تو آپ گھر کیسے جا سکتی ہیں۔۔۔وجدان نے سنجیدگی سے کہا۔۔

سر میں اپنا سارا کام مکمل کر چکی ہوں۔۔۔رابی نے کہا۔۔۔

مس رابیل آج میری میٹنگ ہے مسٹر وہاج کے ساتھ۔۔۔اور آپ کا میرے ساتھ ہونا ضروری ہے۔۔۔

وجدان نے رابی کے چہرے پر اپنی نظریں جمائے ہوئے کہا۔۔۔

لیکن سر مسٹر وہاج کے ساتھ جو میٹنگ تھی وہ تو کل تھی رابی نے حیرانگی سے کہا۔۔۔

جی کل تھی لیکن کل میں تھوڑا بزی ہوں۔۔۔اس لیے آج رکھی ہے۔۔۔وجدان نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

پتہ نہیں کیوں اسے بہت خوشی ہو رہی تھی۔۔۔

Urdu Novels Ghar

رابی کا موڈ خراب ہو گیا تھا۔۔اس نے کال کر کے اظہر کو آنے سے منع کر دیا تھا۔۔۔

....

ہیرا بیگم فیری کو لے کر گھر پہنچی تو سب نے بہت اچھے سے استقبال کیا تھا۔۔

سوائے سدف اور اس کی بیٹیوں کے۔۔۔

سدف کی بیٹیوں کو یہ بلکل بھی گوارا نہیں تھا کہ اس گھر میں ان سے زیادہ خوبصورت کوئی بھی لڑکی آئے۔۔۔

دا جی بھی فیری سے بہت اچھے سے ملے تھے۔۔۔

Urdu Novels Ghar

فیری کو دیکھ کر ان کو عالیہ کی یاد آئی تھی۔۔۔لیکن داجی نے جلدی سے اپنے خیال کو جھٹکا تھا۔۔۔

فیری کو لگا تھا کہ وہ کچھ دن یہاں سکون سے گزار لے گی اور اس کے بعد سوچے گی آگے کیا کرنا ہے۔۔۔

....

اگلے دن آبان وقت پر آفس آگیا تھا۔۔۔

اور سارے آفس کا جائزہ لے رہا تھا۔۔۔وجدان کی آج ایک ضروری میٹنگ تھی۔۔۔اس لیے وہ آفس آتے ہی میٹنگ روم میں چلا گیا تھا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

جب شاہ وجدان کے آفس آیا تو۔۔۔۔آبان کو وجدان کے آفس میں دیکھ کر حیران ہوا تھا۔۔۔کیونکہ داجی تو وجدان کے بھی خلاف تھے کہ وہ گاؤں چھوڑ کر شہر بزنس کے لیے چلا گیا ہے۔۔۔

اور آبان تو داجی کا لاڈلہ بھی تھا۔۔۔ان کی کہی ہر بات مانتا تھا۔۔۔تو وہ داجی کی ناراض مول نہیں لے سکتا تھا۔۔۔

بہر حال یہ تو وجدان سے ہی معلوم ہوتا تھا۔۔۔آبان نے شاہ کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔

وجدان اپنے روم میں ہے؟

شاہ نے رابی سے پوچھا۔۔۔۔

نہیں سر وہ میٹنگ روم میں ہے۔۔۔۔ان کی میٹنگ چل رہی ہے۔۔۔

Urdu Novels Ghar

رابی نے شائستگی سے جواب دیا۔۔۔۔

لیلا جاتے وقت رابی کو ازلان حیدر شاہ کے بارے میں بتا کر گئی تھی۔۔۔۔

اور پیچھلی بار جب شاہ آیا تھا۔۔۔تو رابی شاہ کو دیکھ بھی چکی تھی۔۔۔اس لیے اس نے شاہ کو پہچان لیا تھا۔۔۔۔

سر آپ چاہے تو وجدان سر کے روم میں انتظار کر سکتے ہیں۔۔۔رابی نے کہا۔۔۔

۔

اوکے تھینکس۔۔۔شاہ نے کہا اور وجدان کے روم کی طرف چلا گیا۔۔۔

شاہ نے صرف ایک نظر رابی کو دیکھا تھا۔۔۔اور پھر اپنی نظروں کا زاویہ تبدیل کر لیا تھا۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

رابی کو ازلان حیدر شاہ آبان شاہ سے بہت مختلف لگا تھا۔۔۔

اس نے رابی کو عجیب سی نظروں سے نہیں گھورا تھا۔۔۔۔

بلکہ اس کی آنکھوں میں رابی کے لیے عزت تھی۔۔۔۔

....

شاہ وجدان کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔اور وجدان تھوڑی دیر بعد ہی آگیا تھا۔۔۔

تم کب آئے۔۔۔؟وجدان نے شاہ کے سامنے بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

تھوڑی دیر پہلے آیا ہوں۔۔۔شاہ نے کہا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

کافی۔۔؟

وجدان نے شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔ کیونکہ شاہ جب بھی آفس آتا تھا تو بلیک کافی ہی پیتا تھا۔۔

آج موڈ نہیں ہے۔۔۔شاہ نے وجدان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

وجدان کو اس وقت اپنے بھائی پر ترس آرہا تھا۔۔۔ لیکن وہ خود بھی بے بس تھا۔۔۔

کوئی خبر ملی اینجل کی وجدان نے پوچھا۔۔۔

نہیں میں نے اسے ہر جگہ تلاش کر لیا ہے۔۔۔ لیکن وہ مجھے کہی نہیں ملی۔۔۔

اور مجھے لگتا ہے اگر وہ مجھے مل بھی جاتی ہے۔۔۔تو وہ مجھے کبھی معاف نہیں کرے گی۔۔۔

شاہ نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔

شاہ اللہ سے اچھے کی امید رکھو۔۔۔۔وہ بہتر کرے گا۔۔۔

وجدان نے شا کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔

تم گاؤں کب جا رہے ہو؟

وجدان نے بات بدلتے ہوئے کہا۔۔۔

جب تک مجھے اینجل نہیں مل جاتی میں گاؤں نہیں جاؤ گا شاہ نے صاف لفظوں میں کہا۔۔۔

اور آبان یہاں کیا کر رہا ہے۔۔۔حیدر کو جب آبان یاد آیا تو وجدان سے پوچھا۔۔۔

داجی کی کال آئی تھی۔۔۔انہوں نے کہا تھا آبان جاب کرنا چاہتا ہے۔۔۔وجدان نے کہا۔۔۔

تمہیں کچھ عجیب نہیں لگا حیدر نے وجدان سے پوچھا۔۔۔

کیا مطلب؟

وجدان نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔

یہی کہ شہر میں جاب کرنے کی اجازت تو انہوں نے تمہیں بھی نہیں دی تھی۔۔۔تو آبان کو کیسے دے دی۔۔۔
جبکہ آبان کسی بھی قسم کی جاب ہی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

حیدر نے کہا۔۔۔۔

ہمممم یہ تو ہے لیکن اگر وہ کسی مقصد کے تحت یہاں آیا ہے۔۔۔تو وہ بھی بہت جلد پتہ چل جائے گا۔۔۔

وجدان نے سوچتے ہوئے کہا۔۔۔

ہممم۔۔۔۔شاہ نے کہااور موبائل پر کسی سے بات کرنے لگا۔۔۔

....

کیا کررہی ہو۔۔۔؟رابی کو اظہر کا میسج آیا۔۔۔

کچھ نہیں سونے کی تیاری کرنے لگی ہوں۔۔۔رابی نے جواب دیا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

آئیسکریم کھانے چلو گی؟

اظہر نے پوچھا۔۔۔

تمہیں لگتا ہے میں آئیسکریم سے انکار کرو گی۔۔۔۔

رابی نے مسکراتے ہوئے میسج لکھا۔۔۔

رابی کا جواب سن کر اظہر بھی ہنس پڑا تھا۔۔۔

میں آرہا ہوں تھوڑی دیر تک باہر آجانا اظہر نے کہا۔۔۔

رابی نے اوکے کا میسج سینڈ کیا اور اپنی چادر لینے چلی گئی تھی۔۔۔

....

اظہر اور رابی گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑے تھے۔۔۔اور آئسکریم کھارے تھے۔۔۔

تمہیں پتہ ہے۔۔۔یہ فیری کی پسندیدہ آئسکریم ہے۔۔۔رابی نے اداسی سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

تم اداس مت ہو فیری ہمیں بہت جلد مل جائے گی۔۔۔

اظہر نے رابی کی طرف دیکھتے ہیں کہا۔۔۔

ہمم میری بھی یہی دعا ہے۔۔۔اللہ میری فیری کو اپنی حفاظت میں رکھے۔۔۔رابی نے کہا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

آمین۔۔۔اظہر نے دل میں کہا تھا۔۔۔

آیسکریم رابی کے ناک پر لگ گئی تھی۔۔۔۔

اظہر نے جب رابی کی طرف دیکھا تو ہنسے لگا تھا۔۔۔

کیاہوا۔۔۔؟

رابی نے حیران ہوتے ہوئے اظہر سے پوچھا۔۔۔۔

اظہر نے اپنا رومال نکالا تھااور رابی کے ناک پر لگی آیسکریم کو صاف کرنے لگا تھا۔۔۔۔

کچھ نہیں آئیسکریم لگی تھی۔۔۔اور تم بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔۔۔اظہر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

آیسکریم تو تمھارے منہ پر بھی لگی ہے۔۔۔۔لیکن تم کیوٹ بلکل بھی نہیں لگ رہے۔۔۔۔

رابی نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔

اچھا جی اب میں رابی تھوڑی ہوں جو کیوٹ لگوں۔۔۔اظہر نے آیسکریم صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

زیادہ مکھن لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔اب گھر چلو کافی رات ہو گئی ہے۔۔۔رابی نے کہا۔۔۔

جو حکم ملکہ عالیہ۔۔۔خادم آپ کے حکم کا پابند ہے۔۔۔۔

اظہر نے سینے پر ہاتھ رکھ کر تھوڑا جھکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اظہر کے اس انداز پر رابی کھلکھلا کر ہنسی تھی۔۔۔

اور یہ ہنسی وجدان کو بہت بری لگ رہی تھی۔۔۔۔

اظہر کا رابی کو چھونا بھی وجدان کو بہت برا لگا تھا۔۔۔۔

وجدان کی گاڑی اس جگہ خراب ہو گئی تھی۔۔۔

اسے جب رابی نظر آئی تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی۔۔۔ لیکن اظہر کو دیکھ کر وہ مسکراہٹ غائب ہو گئی تھی۔۔۔۔

....

Urdu Novels Ghar

بیٹا تمہیں کچھ چاہیے تھا۔۔۔

ماہین بیگم نے پیار سے فیری سے پوچھا۔۔۔

نہیں آنٹی میں کمرے میں بیٹھی بور ہو رہی تھی اس لئے باہر آ گئی۔۔۔

فیری نے کہا۔۔۔

یہ تو تم نے بہت اچھا کیا۔۔۔یہاں بیٹھ جاؤ ماہین بیگم نے کہا۔۔۔

آنٹی میں آپ کی کھانا بنانے میں مدد کروں فیری نے تھوڑا ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اگر تمہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے تو میری مدد کر سکتی ہو۔۔۔ماہین بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

فیری بھی ماہین بیگم کی بات پر مسکرا پڑی تھی۔۔۔اور کھانا بنانے میں ماہین بیگم کی مدد کرنے لگی تھی۔۔۔

فریال کو حویلی کے لوگ بہت اچھے لگے تھے۔۔۔

....

ماما مجھے یہ لڑکی بلکل بھی اچھی نہیں لگی صوفیہ نے سدف کو کہا۔۔۔۔

کیوں کچھ کہا ہے اس نے سدف بیگم نے جلدی سے پوچھا۔۔۔۔

نہیں کہا تو کچھ نہیں ہے لیکن بس مجھے اچھی نہیں لگی۔۔۔صوفیہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ کہوناکہ تم سے زیادہ خوبصورت ہے اس لیے تمہیں جلن ہورہی ہے۔۔۔۔

سارہ نے کہااور وہاں سے بھاگ گئ۔۔۔

تمھیں تو میں چھوڑوں گی نہیں۔۔۔ صوفیہ نے کہااور سارہ کے پیچھے لپکی تھی۔۔۔۔

سدف بیگم اپنی دونوں بیٹیوں کو دیکھ کر ہنس رہی تھی۔۔۔

....

وجدان آفس میں آیا تو اس کا غصہ ابھی ٹھنڈا نہیں ہوا تھا۔۔۔

اسے تو رات کو نیند بھی نہیں آئی تھی۔۔۔

اس کی نظروں کے سامنے کل کا واقعہ بار بار آ رہا تھا۔۔۔

اور اب اپنا غصہ اپنے سٹاف پر نکال رہا تھا۔۔۔

اور اس غصے کی زد میں رابی بھی آنے والی تھی۔۔۔

کیونکہ آج پھر رابی لیٹ ہو گئی تھی۔۔۔

رابی جب آفس آئی تو وجدان کو غصے میں دیکھ کر خود بھی ڈر گئی تھی۔۔۔۔

مس رابیل یہ آفس ہے آپ کا گھر نہیں ہے جب آپ کا دل کیا آپ آ گئی۔۔۔

Urdu Novels Ghar

میں نے یہاں کچھ اصول بنائے ہے۔۔۔جس پر عمل کرنا سب کے لیے ضروری ہے۔۔۔

مجھے وہ لوگ بلکل بھی پسند نہیں ہے۔۔۔جو وقت کی قدر نہیں کرتے۔۔۔۔۔

وجدان غصے میں مزید کچھ کہتا لیکن رابی کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر خاموش ہو گیا تھا۔۔۔

اور بنا کچھ مزید کہے وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔

....

اپنے روم میں آ کر وجدان نے ٹھنڈا پانی پیا تھا۔۔۔

یہ مجھے کیا ہو گیا تھا؟

پہلے مجھے رابی سے لیٹ آنے کی وجہ پوچھنی چاہیے تھی۔۔۔۔

اور میں نے اسے سب کے سامنے ڈانٹ بھی دیا۔۔۔۔جبکہ وہ صرف دس منٹ لیٹ تھی۔۔۔۔

وجدان چکر لگاتا خود سے کہہ رہا تھا۔۔۔میری وجہ سے اس کی آنکھوں میں آنسو بھی آگئے تھے۔۔۔

رابی کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر وجدان کا دل بے چین ہو گیا تھا۔۔۔

اف اب کیا کروں میں۔۔۔

وجدان نے سوچتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ لڑکی مجھے پاگل کر کے چھوڑے گی۔۔۔۔

وجدان منہ میں بڑبڑایا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔مس رابیل کو میرے کیبن میں بھیجو وجدان نے کہہ کر فون بند کر دیا۔۔۔

....

رابی جب اپنے کیبن میں گئی تو اس کے آنسو خود نکلتے جا رہے تھے۔۔۔

اس نے واشروم میں جا کر اپنا منہ دھویا تھا۔۔۔

رابی جب باہر آئی تو اسے کال آئی کہ وجدان نے اسے بلایا ہے۔۔۔۔

رابی نے ٹشو سے اپنا منہ صاف کیا۔۔اور وجدان کے کیبن کی طرف چلی گئی۔۔۔

رابی کا سرخ چہرہ دیکھ کر وجدان کو معلوم ہو گیا تھا کہ وہ روئی ہے۔۔۔وجدان کو بہت دکھ ہوا تھا۔۔

مس رابیل آپ لیٹ کیوں آئی تھی۔۔۔

وجدان نے اس بار آرام سے پوچھا۔۔۔

اور رابی کو لگا کہ وجدان کا دماغ گھوم گیا ہے۔۔۔

باہر مجھے بولنے نہیں دیا۔۔۔سب کے سامنے میری انسلٹ کر دی۔۔۔اب پوچھ رہے ہیں کہ آپ لیٹ کیوں آئی رابیل نے دل میں سوچا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

مس رابیل میں نے آپ سے کچھ پوچھا ہے۔۔۔وجدان نے جب رابی کو سوچوں میں گم دیکھا تو دوبارہ پوچھا۔۔

میں جان بوجھ کر لیٹ آئی تھی سر تاکہ آپ مجھے جاب سے نکال دیں۔۔۔

لیکن لگتا ہے آپ بھی ڈھیٹ قسم کے انسان ہیں۔۔۔رابی نے بھی اپنا غصہ کنٹرول نہیں کیا تھا۔۔اور جو منہ میں آیا تھا بول پڑی تھی۔۔۔

رابی کی بات سن کرنا چاہتے ہوئے بھی وجدان کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔۔۔

وجدان چلتا ہوا رابی کے پاس آیا اور تھوڑے فاصلے پر کھڑا ہو گیا۔۔۔

مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم مجھے اتنا جان گئی ہو۔۔۔اور یہ بہت اچھی بات ہے تم مجھے جاننے لگی ہو۔۔۔

اور ہاں ڈھیٹ تو میں بہت زیادہ ہوں۔۔۔اور جس چیز پر میرا دل آتا ہے۔۔۔اسے حاصل کر لیتا ہوں۔۔۔ چاہے وہ کوئی چیز ہو یا پھر انسان۔۔۔

وجدان رابی کے کان کے پاس سرگوشی نما کہہ رہا تھا۔۔۔

اس کی گرم بھاری سانسوں کے تھپڑ رابی کی گردن کو جھلسا رہے تھے۔۔۔

رابی نے پیچھے ہونا چاہا۔۔۔لیکن پیچھے دیوار تھی۔۔۔

ڈرو نہیں ابھی کچھ نہیں کروں گا۔۔۔وجدان نے رابی سے پیچھے ہوتے ہوئے اپنی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا مطلب؟

رابی نے کپکپاتے لہجے میں پوچھا۔۔۔

ایم سوری مجھے تمھیں سب کے سامنے ڈانٹا نہیں چاہیے تھا۔۔۔

بلک ڈانٹنا ہی نہیں چاہیے تھا۔۔۔

وجدان نے رابی کی بات کو اگنور کرتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

اس کے چہرے پر اب پہلے والی مسکراہٹ نہیں تھی۔۔۔۔

رابی تو حیران کھڑی تھی۔۔۔وجدان تو اس کی سمجھ سے بلکل ہی باہر تھا۔۔۔

رابی کوئی بھی جواب دیے بنا وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔

Urdu Novels Ghar

....

ہیلو رابی جی۔۔۔

آبان نے مسکراتے ہوئے رابی کے پاس کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

رابی نے اپنا کام چھوڑ کر آبان کو گھور کر دیکھا تھا۔۔۔۔

سر میرا نام رابیل ہے۔۔۔رابی نے سر پر اچھا خاصا زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔

اف لڑکی تمہارے منہ سے سر بلکل بھی اچھا نہیں لگتا۔۔۔تم مجھے آبان کہہ سکتی ہو۔۔۔

آبان نے رابی کے چہرے پر نظریں جمائے لوفرانہ انداز میں کہا۔۔۔

ایم سوری سر۔۔۔میں سمجھی نہیں۔۔۔؟رابی نے کھڑی ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

سمجھو گی بھی نہیں۔۔۔پھر کسی دن سمجھاؤ گا۔۔۔اب تو ایک دوسرے سے ملنا جلنا لگا رہے گا۔۔۔

آبان نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔کیونکہ وہ وجدان کو یہاں آتے ہوئے دیکھ چکا تھا۔۔۔

مس رابیل آپ نے صبح والی فائل تیار کر لی ہے۔۔۔

وجدان نے رابی سے پوچھا۔۔۔

جی سر رابی نے تابعداری سے جواب دیا۔۔۔

وہ میرے کیبن میں لے کر آئے وجدان کہہ کر چلا گیا تھا۔۔۔۔

رابی بھی آبان کی باتوں کو دماغ سے جھٹک کر فائل لے کر وجدان کے آفس میں چلی گئی تھی۔۔۔۔

....

فریال بیٹا گاؤں میں شادی ہے۔۔۔دا جی کے جاننے والے ہیں سب جا رہے ہیں تم ساتھ چلو گی۔۔۔؟

ہیرا بیگم نے فیری سے پوچھا۔۔۔

جی آنٹی میں اکیلی اتنی بڑی حویلی میں کیا کروں گی۔۔۔

میں چلوں گی آپ کے ساتھ۔۔۔اور ویسے بھی مجھے گاؤں کی شادی دیکھنے کا بہت شوق ہے۔۔۔۔

فیری کے خوشی سے کہا۔۔۔۔

ہیرا بیگم فیری کو خوش دیکھ کر مسکراپڑی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے پھر چلو میرے ساتھ۔۔۔رات کے فنکشن کے لئے کپڑے دیکھ لو کون سے پہنے ہیں۔۔۔۔

ہیرا بیگم نے کہا اور فیری کو اپنے ساتھ اپنے کمرے میں لے گئ۔۔۔

....

بیٹاداجی کواس وقت تمھاری ضرورت ہے۔۔۔آبان بھی یہاں نہیں ہےاور وہ اکیلے یہاں کے کام کیسے دیکھے گے۔۔۔

تم کب تک واپس آؤ گے۔۔۔؟

ہیرا بیگم نے شاہ سے پوچھا۔۔۔۔

ماں میں دو دن بعد آرہاہوں۔۔۔شاہ نے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹاہیرا بیگم نے کہا۔۔۔اور پھر ایک دو بات مزید کر کے فون بند کر دیا۔۔۔

....

فیری نے پیلے رنگ کا گھٹنوں تک آتا فراک پہنا ہوا تھا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

میک اپ سے پاک چہرہ بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔

ہیرا بیگم نے جب فیری کو دیکھا تو ان کے منہ سے بے ساختہ ماشاءاللہ نکلا تھا۔۔۔

فیری لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی۔۔۔

ماش اللہ نظرِ بد سے بچائے۔۔۔بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔۔ہیرا بیگم نے مسکراتے ہوئے فیری کو کہا۔۔۔

جو اپنا ڈوپٹہ سر پر سلیقے سے سیٹ کر رہی تھی۔۔۔۔

تھینک یو آنٹی۔۔۔

فیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اگر تم تیار ہو تو چلے۔۔۔؟

ہیرا بیگم نے پوچھا۔۔۔

جی آنٹی چلیے فیری نے کہا اور ہیرا بیگم کے پیچھے چل پڑی۔۔۔۔

....

رابی ڈنر کے لئے اظہر کے ساتھ باہر آئی تھی۔۔۔

Urdu Novels Ghar

رابی میں تم سے ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

اظہر نے بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں کرو۔۔۔

رابی نے اظہر کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

تم نے شادی کے بارے میں کیا سوچا ہے۔۔۔؟

اظہر نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

سوچا تو میں نے بہت کچھ ہے۔۔۔

Urdu Novels Ghar

میں نے اپنی مہندی کے جوڑے کا رنگ سوچ لیا ہے۔۔۔

اور برات پر میں سرخ رنگ کا جوڑا پہنوں گی۔۔۔اور ولیمے کا بھی میں نے سوچا نہیں ہے۔۔۔

لیکن اس بارے میں بھی بہت جلد سوچ لوں گی۔۔۔اور رابی اور بھی کچھ کہتی جب اظہر نے اسے روک دیا۔۔۔

بس بس اپنی بریک پر پاؤں رکھو۔۔۔

میں نے یہ پوچھا ہے تم نے کب تک شادی کا سوچا ہے۔۔۔؟اظہر نے کہا۔۔

اظہر تم کچھ اہم کہنا چاہتے ہو۔۔۔اگر تمہیں کچھ کہنا ہے تو صاف صاف کہو۔۔۔رابی نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ میں چاہ رہا تھا کہ ہم دونوں نکاح کر لیتے ہیں۔۔۔رخصتی جب تم کہو گی تب کر لے گے۔۔۔

اظہر نے جلدی جلدی اپنی بات کہی۔۔۔

رابی ابھی بھی سنجیدگی سے اظہر کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

اور تمہیں اتنی جلدی کیوں ہے؟

رابی نے پانی کا گلا لبوں سے لگاتے ہوئے عام سے لہجے میں پوچھا۔۔۔

دراصل دو ماہ بعد میں لندن جا رہا ہو۔۔۔وہاں سب انتظام ہو گیا ہے۔۔۔تو میں چاہ رہا تھا کہ نکاح ہو جائے۔۔۔اور پھر جب تم کہو رخصتی کر لے گے۔۔۔

اظہر نے کہا۔۔۔۔

لیکن ابھی فیری کا بھی کچھ معلوم نہیں ہوا۔۔۔اور میں فیری کے بغیر نکاح کیسے کر سکتی ہوں۔۔۔رابی نے پریشانی سے کہا۔۔۔

مجھے شمس کا فون آیا تھا۔۔۔وہ کہہ رہا تھا کہ فیری میرے پاس ہے۔۔۔۔اور ابھی اس کی جان کو خطرہ ہے۔۔ اس لیے کچھ وقت کے بعد وہ فیری کو ہمارے پاس لے آئے گا۔۔۔

اظہر نے شمس کی فون کال کا بتایا جو اظہر کے پاس آئی تھی۔۔۔

اور یہ سب کرنے کو تہمینہ نے شفیق کو کہا تھا۔۔۔

تاکہ فاروق اور رابی کو حوصلہ ہو جائے کہ فیری ٹھیک ہے اور تہمینہ پر کوئی بات نا آئے۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

شفیق نے شمس کو کہا تھا کہ فریال کے گھر والوں کو کال کر کے کہہ دے کہ فیری مل گئی ہے۔۔۔اور فیری کے گھر والے پریشان نہیں ہونگے اور شمس نے ایسا ہی کیا تھا۔۔۔

تم سچ کہہ رہے ہو فیری ٹھیک ہے۔۔۔رابی نے خوشی سے پوچھا۔۔۔

ہاں میری ماں وہ ٹھیک ہے۔۔۔اظہر نے کہا۔۔۔

ہمممم ٹھیک ہے۔۔۔پھر تم امی اور بابا سے بات کر لو اگر ان کو کوئی مسئلہ نہیں ہوا تو مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔رابی نے کہا۔۔۔

رابی تھینک یو سو مچ یار تم نے میری بہت بڑی مشکل آسان کر دی ہے۔۔۔

اظہر نے خوشی سے کہا۔۔۔۔

رابی ابھی کچھ کہتی جب اظہر کا موبائل رنگ ہوا تھا۔۔۔

اظہر نے موبائل کی طرف دیکھا تو اس کے چہرے پر کچھ پل کے لیے پریشانی چھائی تھی۔۔۔جس کو اس نے بروقت چھپا لیا تھا۔۔۔

رابی ضروری کال ہے میں سن کر آتا ہو۔۔۔اظہر نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

اوکے رابی نے کہا اور کھانا کھانے لگی۔۔۔

اظہر ریسٹورنٹ سے باہر آ گیا تھا۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے تین دن پہلے ہی تو میں پاکستان آیا ہوں تمہارے پاس ہی تو تھا۔۔۔اظہر نے بےزاری سے کہا۔۔۔

آگے سے پتہ نہیں کیا کہا گیا تھا جسے سن کر اظہر بھی پریشان ہو گیا تھا۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

تم فکر مت کرو میں کل ہی آتا ہوں اظہر نے کہہ کر فون بند کر دیا۔۔۔

....

شادی ختم ہو گئی تھی۔۔۔فیری نے شادی کو بہت انجوائے کیا تھا۔۔۔خوشی اس کے چہرے پر جھلک رہی تھی۔۔۔

فیری بھی کچھ وقت کے لئے اپنی پریشانیوں کو بھول گئی تھی۔۔۔

فیری اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی جب سدف بیگم کی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔۔۔

تمھیں کب عقل آئے گی۔۔۔تم جانتی ہو اگر یہ تصاویر دا جی دیکھ لیتے تو گھر میں قیامت برپا ہو جانی تھی۔۔۔

سدف بیگم نے غصے سے سکینہ کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

سکینہ بی حویلی میں کافی سالوں سے تھی۔۔۔اور عمر میں سدف سے کافی بڑی تھیں۔۔۔سوائے سدف اور ان کی بیٹیوں کے سارے لوگ سکینہ سے احترام سے بات کرتے تھے۔۔۔۔

وہ بیٹا غلطی سے صفائی کرتے ہوئے گر گئی تھیں۔۔۔میں ابھی ان کو رکھ دیتی ہو سکینہ نے جلدی سے کہا۔۔۔

آئندہ خیال رکھنا ورنہ تمھیں حویلی سے نکالنے میں بلکل بھی وقت نہیں لگاؤ گی۔۔۔سدف نے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔

سکینہ کے جھکنے سے پہلے ہی فیری ان تصاویر کو اٹھا چکی تھی۔۔۔۔لیکن جب اس نے تصویروں میں موجود ہستی کو دیکھا تو اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں۔۔۔۔بھلا کیسے نا فیری اپنی ماں کو پہچانتی۔۔۔

فیری بت بنی تصویر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

Urdu Novels Ghar

جب ہیرا بیگم وہاں آئی اور فیری کو دیکھ کر پریشان ہو گئ تھی۔۔۔

جس کا رنگ پیلا ہو رہا تھا۔۔۔

فریال بیٹا آپ ٹھیک ہو؟

ہیرا بیگم نے پوچھا لیکن فیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

سکینہ بی آپ یہ تصاویر جا کر کمرے میں رکھے ہیرا بیگم نے عالیہ کی تصاویر سکینہ کو پکڑائی۔۔۔اور فیری کا ہاتھ پکڑ کر اسے کمرے میں لے گئی۔۔۔

بیٹا کیا ہوا ہے؟

تمھاری طبیعت تو ٹھیک ہے۔۔۔۔

ہیرا بیگم نے فیری کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔

میری ماما کی تصویر آپ لوگوں کے پاس کیوں ہے۔۔۔؟؟ فیری نے ہیرا بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

تمہاری ماما ہیرا بیگم نے ناسمجھی سے پوچھا۔۔۔؟

لیکن جب ان کو یاد آیا کہ تصویر تو عالیہ کی تھی تو ان کے دماغ میں پہلا یہی خیال آیا تھا کہ فیری ہی ہماری ماہی ہے۔۔۔

ہیرا بیگم نے خوشی سے سوچا۔۔۔

تم عالیہ کی بیٹی ہو ہیرا بیگم نے خوشی سے فیری کا ماتھا چومتے ہوئے پوچھا۔۔۔

جی لیکن میری ماما کی تصویر آپ لو گو کے پاس کیسے۔۔۔فیری نے پھر سے پوچھا۔۔۔

کیونکہ عالیہ یعنی تمھاری ماں داجی کی بیٹی ہے۔۔۔اور یہ تمھارے نانا کا گھر ہے۔۔۔داجی تمہارے نانا ہے۔۔۔ ہیرا بیگم نے خوشی سے کہا۔۔۔

تم جانتی ہو سارے کہتے تھے کہ ماہی اب زندہ نہیں ہے۔۔۔لیکن حیدر کو یقین تھا کہ تم زندہ ہو۔۔اور دیکھو تم سچ میں زندہ ہو۔۔ہیرا بیگم نے کہا

فیری کو تو کر سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔

کیا مطلب میں سمجھی نہیں فیری نے کہا۔۔۔

اور پھر ہیرا بیگم نے فیری کو ساری بات بتادی تھی۔۔۔اور داجی کے غصے کا بھی بتادیا تھا۔۔۔

اوراب فیری کو سمجھ آئی تھی کہ کیوں فاروق صاحب نے فیری کا نام تبدیل کیا تھا۔۔اور کیوں اپنے گھر کو چھوڑ کر دوسرے شہر آئے تھے۔۔۔۔

تم حیدر کو تو جانتی ہو ناوہ تمہیں ملنے آتا تھاہیرا بیگم نے فیری کو یاد کرواتے ہوئے کہا۔۔

جی مجھے تھوڑا تھوڑا یاد ہے فیری نے کہا۔۔

تم نہیں جانتی حیدر نے تمہیں کتنا ڈھونڈا ہے۔۔اسے امید تھی کہ تم زندہ ہو ہیرا بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

فیری کو بھی حیدر یاد تھا۔۔لیکن شکل ٹھیک سے یاد نہیں تھا۔۔۔

آنٹی آپ وعدہ کریں آپ ابھی حویلی میں کسی کو بھی میرے بارے میں نہیں بتائے گی۔۔۔فیری نے کہا۔۔

لیکن کیوں بیٹا۔۔۔؟ہیرا بیگم نے حیرانگی سے ہو چھا۔۔۔

آنٹی آپ نے ہی تو کہا۔۔۔ماما کو ابھی تک داجی نے معاف نہیں کیا تو مجھے کیسے وہ قبول کریں گے۔۔۔فیری نے کہا۔۔۔

ہیرا بیگم کو بھی فیری کی بات ٹھیک لگی تھی۔۔۔جب تک حیدر نہیں آجاتا تب تک کسی کو نا بتانا ہی بہتر ہے۔۔۔

عالیہ کہاں ہے؟

ہیرا بیگم نے فیری سے پوچھا۔۔۔

اپنی ماں کا نام سن کر فیری کی آنکھوں میں پانی آگیا تھا۔۔۔؟

فریال کو جو کچھ بھی عالیہ کے بارے میں یاد تھا وہ ہیرا بیگم کو بتا دیا تھا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

ہیرا بیگم نے فیری کو گلے لگایا تھا۔۔۔

تم فکر مت کرو۔۔حیدر عالیہ کو ڈھونڈ لے گا۔۔۔

مجھے داجی نے ایک کام دیا تھا۔۔۔ابھی مجھے وہ کرنا ہے۔۔۔رات کو ہم دونوں ڈھیر ساری باتیں کریں گے۔۔۔۔

ہیرا بیگم نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہیرا بیگم آج بہت خوش تھی۔۔۔ان کا دل کر رہا تھا ابھی شاہ کو فون کر کے بتا دے۔۔۔

لیکن انہوں نے شاہ کو سرپرائز دینے کا سوچا تھا۔۔۔اور وہاں شاہ کی جان اٹکی ہوئی تھی۔۔۔۔

ہیرا بیگم وہاں سے چلی گئ تھی اور فیری کو ڈھیر ساری سوچوں نے آگھیرا تھا۔۔۔

اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ اپنے لوگو کے درمیان میں ہے۔۔۔

قسمت نے اسے کیسے ان لوگو سے ملا دیا تھا۔۔۔۔

آگے قسمت اس کے ساتھ کیا کرنے والی تھی یہ تو کسی کو بھی معلوم نہیں تھا۔۔۔۔

....

شاہ تم آج گاؤں جا رہے ہو۔۔۔؟

وجدان نے شاہ سے پوچھا۔۔۔

ہاں داجی اکیلے ہے۔۔آبان بھی یہاں ہے۔۔۔اور ان کی کافی بار کال بھی آچکی ہے۔۔۔۔اس لیے میں ان کو منع نہیں کر سکا۔۔۔شاہ نے کہا۔۔۔

اور اینجل وجدان نے بات ادھوری چھوڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اینجل کا معاملہ میں نے اپنے اللہ پر چھوڑ دیا ہے۔۔۔

مجھے پورا یقین ہے۔۔۔بہت جلد وہ مجھے میری اینجل سے ملوا دے گا۔۔۔شاہ نے امید بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

انشاءاللہ۔۔۔وجدان نے کہا اور فون رکھ دیا۔۔۔

....

تہمینہ آج میں تم سے بہت ضروری بات کرنے آئی ہوں۔۔۔اظہر کی ماں نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا مطلب۔۔؟میں سمجھی نہیں تہمینہ نے کہا۔۔۔

ارے میں رابی کو اپنی بیٹی بنانے کی بات کر رہی ہوں۔۔۔اظہر کی ماں نے خوشی سے کہا۔۔۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔۔ تہمینہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اس کی دلی خواہش تھی کہ اظہر اس گھر کا داماد بنے۔۔۔

Urdu Novels Ghar

بھائی صاحب کہاں ہیں۔۔۔؟آج تو میں نکاح کی تاریخ لے کر ہی جاؤں گی۔۔۔

اظہر کی ماں نے تہمینہ کو کہا۔۔۔اور فاروق صاحب کے بارے میں پوچھا۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں ہے۔۔۔

لیکن اتنی جلدی میرا مطلب ہے کہ میری ایک ہی تو بیٹی ہے۔۔۔تو اس کی شادی میں دھوم دھام سے کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ تہمینہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔۔۔

تہمینہ تم سے کس نے کہا ہم رابی کی شادی دھوم دھام سے نہیں کریں گے۔۔۔۔ہم پورے رسم رواج کے ساتھ رابی کی شادی کریں گے۔۔۔۔

ایک ہفتے کے بعد رابی کی منگنی کر دیتے ہیں۔۔۔اور نکاح ایک ماہ بعد۔۔۔۔

کیونکہ اظہر نے بزنس کے لی ئے لندن چلے جانا ہے۔۔۔تو وہ کہہ رہا تھا جانے سے پہلے نکاح کر لے۔۔۔اور رخصتی رابی جب چاہے گی اس وقت کر لے گے۔۔۔

اظہر کی ماں نے پوری بات تہمینہ کو بتائی۔۔۔

چلو یہ تو اچھی بات ہے کہ۔۔۔ہمارا بیٹا باہر کے ملک میں اپنا بزنس کرنے والا ہے۔۔۔اللہ اسے کامیاب کریں۔۔۔

اور میں فاروق کو بلا کر لاتی ہوں۔۔۔تہمینہ نے کہا اور فاروق صاحب کو بلانے چلی گئی تھیں۔۔۔

ان کو بھی اپنی بہن کی بات ٹھیک لگی تھی۔۔۔

💖.........................💖

Urdu Novels Ghar

فاروق صاحب کو کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔۔اظہران کی آنکھوں کے سامنے بڑا ہوا تھا۔۔۔

فاروق صاحب کو اب فیری کی طرف سے بھی خبر مل چکی تھی کہ اور وہ ٹھیک ہے۔۔۔

اگلے ہفتے کو اظہر اور رابی کی منگنی کا فنکشن طے پایا گیا تھا۔۔۔

چھوٹا سا فنکشن گھر میں ہی رکھا گیا تھا۔۔۔

💖........................💖

فیری بیٹا میں تم سے ایک بہت ضروری بات کرنا چاہتی ہوں۔۔۔امید کرتی ہوں تم مجھ پر یقین رکھتے ہوئے مجھے صاف صاف سب کچھ بتاؤ گی۔۔۔۔

ہیرا بیگم نے فیری کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

جی آنٹی پوچھیئے۔۔۔؟فیری نے ہیرا بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

آنٹی نہیں میں تمہاری ممانی ہوں۔۔۔تم مجھے ممانی جان کہو گی۔۔۔۔ہیرا بیگم نے پیار سے کہا۔۔۔

اب مجھے بتاؤ جس رات تم مجھے ملی تم اتنی رات کو سڑک پر کیا کر رہی تھی۔۔۔

ہیرا بیگم نے صاف صاف لفظوں میں فیری سے پوچھا۔۔۔

ہیرا بیگم کے سوال پر فیری خاموش ہو گئی تھی۔۔۔

بیٹا میں تم سے وعدہ کرتی ہوں تمہاری ہر حال میں میں مدد کروں گی۔۔۔تم اپنے آپ کو اکیلا مت سمجھنا۔۔۔میں ہمیشہ تمھارے ساتھ کھڑی رہو گی۔۔۔اگر مجھے دا جی کے خلاف بھی جانا پڑا تو میں جاؤ گی۔۔۔۔ہیرا بیگم نے کہا۔۔۔

فیری کو بھی کسی اپنے کی ضرورت تھی۔۔۔اس لیئے ہیرا بیگم کے کاندھے پر سر رکھ کر ان کو سب بتاتی جا رہی تھی۔۔۔

آنسو اس کے چہرے کو بھگو رہے تھے۔۔۔

ہیرا بیگم جیسے جیسے سنتی جا رہی تھیں۔۔۔ان کو فیری پر ترس آ رہا تھا۔۔۔

اور اس انسان کے بارے میں سوچ رہی تھیں۔۔۔جس نے بدلے کے لیے ایک لڑکی کی زندگی خراب کی تھی۔۔۔

کیا نام ہے اس انسان کا جس سے تمہارا نکاح ہوا ہے۔۔۔؟ہیرا بیگم نے فیری کے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

مجھے نہیں معلوم۔۔۔مجھے بس اتنا معلوم ہے۔۔۔ان کا نام شاہ تھا۔۔۔لیکن پورا نام مجھے یاد نہیں ہے۔۔۔فیری نے کہا۔۔۔

شاہ نام سن کر ان کے دماغ میں حیدر کا چہرہ آیا تھا۔۔۔

لیکن اپنی اس سوچ کو ہیرا بیگم نے جھٹک دیا تھا۔۔۔ان کو یقین تھا ان کا بیٹا کبھی بھی ایسا نہیں کر سکتا۔۔۔

فیری میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں حیدر آتا میں اس سے بات کرتی ہوں۔۔۔

میں کبھی بھی ایسے انسان کے ساتھ تمھیں نہیں رہنے دوں گی۔۔۔جو تم پر ہاتھ اٹھائے۔۔۔تم پر ظلم کریں۔۔۔میری بچی تمہاری ممانی تمہارے ساتھ ہے۔۔۔تم اکیلی نہیں ہو۔۔۔

ہیرا بیگم نے فیری کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

فیری نے بھی ہیرا بیگم کی آغوش میں آکر سکون سے آنکھ موندلیں تھیں۔۔۔

💖............................💖

ہیرا بیگم اپنے کمرے میں آئی تو ان کو ایک بات بہت تنگ کررہی تھی۔۔۔۔

فریال نے بتایا تھا کہ جس سے اس کی شادی ہونے والی تھی۔۔۔اس کا نام شمس تھا۔۔۔تو شمس کہی وہ تو نہیں۔۔۔جس کے ساتھ داجی کی دشمنی ہے۔۔۔اور شاہ تو حیدر کا بھی نام ہے۔۔۔

ہیرا بیگم جتنا ان سب باتوں کو دماغ سے نکالنے کی کوشش کررہی تھی۔۔۔اتنی ہی یہ سب باتیں ہیرا بیگم کو سکون سے بیٹھنے نہیں دے رہی تھی۔۔۔

وجدان کو کال کرکے پوچھتی ہوں شاہ کے بارے میں اسے سب معلوم ہوتا ہے۔۔۔

ہیرا بیگم نے دل میں سوچا اور وجدان کو کال کی۔۔۔

تائی جان سب خیریت ہے۔۔۔؟ وجدان نے کال اٹھاتے ہی پوچھا تھا۔۔۔

ہاں بیٹا سب ٹھیک ہے۔۔۔

کیا میں تمہیں ویسے کال نہیں کر سکتی۔۔۔؟ ہیرا بیگم نے پوچھا۔۔۔

جی بلکل کر سکتی ہے۔۔۔۔مجھے لگا کوئی مسئلہ نا ہو گیا ہو۔۔۔کیونکہ شاہ بھی یہاں ہے۔۔۔اور آبان بھی۔۔۔ وجدان نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مجھے حیدر کے بارے میں ہی تم سے بات کرنی تھی۔۔۔ہیرا بیگم نے کہا۔۔۔

جی کہیے میں سن رہا ہوں۔۔۔وجدان نے تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد کہا۔۔۔

کیا حیدر نکاح کر چکا ہے۔۔۔؟ ہیرا بیگم نے پوچھا۔۔۔

ہیرا بیگم کی بات سن کر وہ ایک دم گڑ بڑا گیا تھا۔۔۔

تائی جان یہ آپ کیسی باتیں کر رہی ہے۔۔۔؟ وجدان آگے بھی کچھ کہتا جب ہیرا بیگم بولی۔۔۔

وجدان میں جانتی ہوں۔۔۔ تم مجھ سے کبھی جھوٹ نہیں بولو گے۔۔۔اس لیے ہاں یا ناں میں جواب دو ہیرا بیگم نے کہا۔۔۔

جی وہ نکاح کر چکا ہے وجدان نے کہا۔۔۔

اور یہ سنتے ہی ہیرا بیگم کا شک یقین میں بدلا تھا۔۔۔

مجھے ساری بات بتاو۔۔۔؟ہیرا بیگم نے کہا تو وجدان نے کہانی کا خلاصہ بتا دیا۔۔۔

تائی جان آپ کو یہ سب کیسے معلوم ہوا۔۔۔

وجدان نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

کیونکہ اس رات سڑک پر فیری مجھے ملی تھی۔۔۔اور پھر میں اسے حویلی لے آئی تھی۔۔۔اور جب فیری نے عالیہ کی تصویر دیکھی۔۔۔تو اس وقت مجھے معلوم ہوا تھا کہ فریال ہی ماہی ہے۔۔۔

لیکن مجھے تم سے اور شاہ سے یہ امید بلکل بھی نہیں تھی۔۔۔ہیرا بیگم نے دکھ سے کہا۔۔۔

تائی جان آپ پلیز مجھے معاف کر دیں۔۔۔میں شاہ کو سمجھا نہیں سکا۔۔۔وجدان نے دھیمی آواز میں کہا۔۔۔۔

تمہارے شاہ کو تو اس بات کی سزا ضرور ملے گی۔۔۔جو اس نے کیا ہے وہ سزا کا حقدار ہے۔۔۔اور خبردار تم نے شاہ کو کچھ بتایا تو۔۔۔اسے تم کچھ بھی نہیں بتاؤ گے۔۔۔ہیرا بیگم نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

جی تائی جان۔۔۔

کیا حویلی میں سب کو معلوم ہے کہ فیری ہی اینجل ہے۔۔۔؟وجدان نے پوچھا۔۔۔

نہیں ابھی کسی کو نہیں پتہ کہ فیری ہی ماہی ہے۔۔۔ہیرا بیگم نے کہا۔۔۔

میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں۔۔۔ہیرا بیگم نے کہا فون رکھ دیا۔۔۔

اب وجدان ٹینشن فری ہو گیا تھا۔۔۔

کیونکہ فیری اپنے گھر والوں کے درمیان تھی محفوظ تھی۔۔۔

لیکن شاہ کی مدد اب صرف اللہ ہی کر سکتا تھا۔۔۔

💖..........................💖

رابی آج تمہاری خالہ آئی تھیں۔۔۔ تمھارا رشتہ لے کر۔۔۔

تہمینہ بیگم نے خوشی سے رابی کو بتایا۔۔۔

آپ نے کیا جواب دیا رابی نے پوچھا۔۔۔

ارے میں نے کیا کہنا تھا اظہر اپنا ہی لڑکا ہے۔۔۔ میں نے اور تمہارے بابا نے ہاں کر دی ہے۔۔۔ اگلے ہفتے تمھاری منگنی ہے۔۔۔

تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے۔۔۔؟ تہمینہ بیگم نے پہلے رابی کو منگنی کا بتایا۔۔اور پھر رابی کی رائے جاننی چاہی۔۔۔

نہیں امی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔آپ لوگوں نے جو بھی میرے لیے سوچا ہے۔۔۔اچھا ہی سوچا ہو گا۔۔۔رابی نے کہا۔۔۔

رابی اظہر کو پسند بھی کرتی تھی۔۔۔اور اسے اس رشتے سے کوئی مسئلہ بھی نہیں تھا۔۔۔

....

حیدر تم نے بہت غلط کیا ہے۔۔۔

تم نے اپنی اینجل کو تکلیف پہنچائی ہے۔۔۔تم کیسے کسی کو تکلیف پہنچا سکتے ہو۔۔۔

لیکن میں نے بھی فیصلہ کر لیا ہے۔۔۔

میں فیری کا ساتھ دوں گی۔۔۔ جو اس کا فیصلہ ہو گا۔۔۔وہی مانا جائے گا۔۔۔چاہے وہ تمہارے حق میں ہو۔۔۔یا نا ہو۔۔۔اس بار فریال کی بات کو اہمیت دی جائے گی۔۔۔

ہیرا بیگم نے دل میں عہد کیا۔۔۔

بے شک وہ شاہ کی ماں تھی۔۔۔لیکن اتنی بھی خود غرض نہیں تھی کہ۔۔۔بیٹے کے پیار میں فیری کے ساتھ ہوئی زیادتی کو فراموش کر دیں۔۔۔

💖.........................💖

شاہ کو حویلی پہنچتے پہنچتے شام ہو گئی تھی۔۔۔

شاہ سب سے پہلے داجی کے پاس گیا تھا۔۔۔

شام کا وقت تھا۔۔۔سب اپنے اپنے کمروں میں تھے۔۔۔شاہ داجی کے کمرے سے باہر آیا۔۔۔اب اس کا ارادہ ہیرا بیگم کے پاس جانے کا تھا۔۔۔

شاہ فون پر بات کرتا جا رہا تھا۔۔۔جب اس کا کسی نازک وجود کے ساتھ زبردست تصادم ہوا۔۔۔شاہ نے اگر بازو سے نا پکڑا ہوتا تو۔۔۔پکا اس کا سرزمین پر لگنے سے پھٹ جانا تھا۔۔۔

لیکن جب شاہ نے اس انسان کی شکل دیکھی تو۔۔۔شاہ ساکت ہو گیا تھا۔۔۔اس کی نظریں پلٹنا بھول گئی تھیں۔۔۔

اگر تو یہ خواب تھا تو شاہ چاہتا تھا کہ۔۔۔وہ کبھی بھی اپنی پلکیں نا جھکیں۔۔۔ایسا نا ہو پلکیں جھپکنے سے اس کی اینجل غائب ہو جائے۔۔۔

شوکڈ تو فیری بھی ہوئی تھی۔۔۔لیکن سب سے پہلے ہوش بھی اسے ہی آیا تھا۔۔۔

اور اس نے اپنا پورا زور لگا کر اپنا بازو شاہ سے چھڑوایا تھا۔۔۔

شاہ بھی ہوش میں آیا تھا۔۔۔

یہ خواب نہیں ہے یہ سچ ہے۔۔۔میری اینجل میرے سامنے ہے۔۔۔

شاہ منہ میں بڑبڑایا۔۔۔

....

فیری ہیرا بیگم کے کمرے میں جا رہی تھی۔۔۔جب ایک بھاری وجود سے ٹکرائی۔۔۔اگر فیری سامنے والے کا بازو نا پکڑتی تو یقیناً زمین بوس ہو جاتی۔۔۔

جب فیری نے ٹکرانے والے کی طرف دیکھا تو دیکھتی ہی رہ گئی تھی۔۔۔

کیا دنیا اتنی چھوٹی ہے کہ کچھ دنوں کے اندر ہی اس کی ملاقات دوبارہ شاہ سے ہو گئی تھی۔۔۔

فیری نے سوچا اور جلدی سے اپنا بازو شاہ کی گرفت سے آزاد کروایا تھا۔۔۔۔جو شاہ نے فیری کو گرنے سے بچانے کے لیے پکڑا تھا۔۔۔

فیری شاہ سے تھوڑی فاصلے پر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔اس وقت اپنے سامنے شاہ کو دیکھ کر اسے اپنا دماغ ماؤف ہوتا ہوا لگ رہا تھا۔۔۔

اسے امید نہیں تھی کہ اتنی جلدی شاہ سے سامنا ہو جائے گا۔۔۔اس نے تو سوچا تھا کچھ دن سکون سے گزارے گی۔۔۔

لیکن شاہ یہاں اس گھر میں کیوں ہے۔۔۔؟فیری کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔

لیکن اس نے بھی سوچ لیا تھا کہ اب یہ شاہ سے بلکل بھی نہیں ڈرے گی۔۔۔۔

💖**********💖

شاہ تو اتنے دنوں بعد اپنی اینجل کو دیکھ کر اپنی آنکھوں کی پیاس کو بجا رہا تھا۔۔۔

اسے اس بات سے بلکل بھی مطلب نہیں تھا کہ فیری اس کے گھر میں کیا کر رہی ہے۔۔۔

اسے تو بس اس بات کی خوشی تھی کہ فیری صحیح سلامت اس کی نظروں کے سامنے کھڑی ہے۔۔۔

فیری کو شاہ کی نظروں کا سامنا کرنا مشکل لگ رہا تھا۔۔۔

آج سے پہلے اس نے ایسی چمک شاہ کی آنکھوں میں نہیں دیکھی تھی۔۔۔۔

جواب فیری کو دیکھ کر آئی تھی۔۔۔۔

اینجل۔۔۔۔؟

شاہ نے حیرانگی سے منہ میں بڑبڑایا۔۔۔

اس کی اینجل اس کے اپنے گھر میں تھی۔۔۔اور شاہ اسے باہر ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔

شاہ کو اپنے سامنے دیکھ کر فیری ابھی بھی بنا پلکیں جھپکائے حیران کھڑی ہوئی تھی۔۔۔لیکن جلد ہی اس نے اپنے تاثرات پر قابو پالیا تھا۔۔۔

جی آپ کون۔۔۔؟

فیری نے اپنی دلی کیفیت پر قابو پاتے ہوئے مسکرا کر پوچھا۔۔۔

اور شاہ کو جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا تھا۔۔۔شاہ کی اینجل اسے پہچان بھی نہیں رہی تھی۔۔۔۔

اور اس کی آنکھوں میں شاہ کے لیے نفرت صاف نظر آرہی تھی۔۔۔۔

جو شاہ کے لیے برداشت کرنا بہت مشکل تھی۔۔۔

تم مجھے کیسے بھول سکتی ہو۔۔۔؟شاہ نے آہستہ آواز میں کہا۔۔۔

میں آپ کو نہیں جانتی اور نا ہی میں غیر مردوں سے بات کرتی ہوں۔۔۔

فیری نے کہا اور بنا شاہ کا جواب سنے وہاں سے چلی گئ تھی۔۔۔

کیونکہ اگر تھوڑی دیر اور شاہ کے سامنے کھڑی رہتی تو اپنے آنسو کو روک نا پاتی۔۔۔

Urdu Novels Ghar

یہ میں نے کیا کر دیا۔۔۔

یااللہ میں کیا کرو۔۔۔؟

https://www.facebook.com/RimshaHayatNovels/

شاہ نے اپنے منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے لمبا سانس فضا میں

خارج کرتے ہوئے کہا۔۔۔

لیکن جب شاہ پیچھے مڑا تو پیچھے ہیرا بیگم کھڑی تھیں۔۔۔

ان کے تاثرات دیکھ کر لگ رہا تھا وہ سب کچھ سن چکی ہے۔۔۔۔

ماں پہلے میری بات سن لیں شاہ نے کہا۔۔۔

لیکن ہیرا بیگم کا زندگی میں پہلی بار اپنے بیٹے پر ہاتھ اٹھا تھا۔۔۔۔

شاہ کو ہیرا بیگم کے تھپڑ مارنے پر دکھ نہیں ہوا تھا۔۔۔کیونکہ وہ خود کو اس سے بھی زیادہ سزا کا حقدار سمجھتا تھا۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

مجھے تم سے اس حرکت کی بلکل بھی امید نہیں تھی کہ تم کسی لڑکی کے ساتھ ایسا کرو گے۔۔۔اور لڑکی بھی وہ جسے تم اتنے سالوں سے ڈھو رہے تھے۔۔۔۔

تم نے تو میری تربیت کا بھی مان نہیں رکھا۔۔۔

تم نے بھی ظاہر کر دیا کہ تم داجی کے پوتے ہو۔۔۔اور آج مجھے ان میں اور تم میں کوئی فرق نظر نہیں آرہا۔۔۔

اور ہو سکے تو میری نظروں سے دور رہنے کی کوشش کرنا۔۔۔میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔

ہیرا بیگم نے غصے سے کہا اور وہاں سے چلی گئی تھیں۔۔۔

پیچھے شاہ حیران کھڑا تھا کہ ماں کو کیسے معلوم ہوا۔۔۔؟

شاہ نے حیرانگی سے سوچا اور وجدان کو کال کی

وجدان شاہ کی کال کا ہی منتظر تھا۔۔۔

وجدان نے ساری بات شاہ کو بتا دی تھی۔۔۔

شاہ نے کوئی جواب نہیں دیا اور فون بند کر دیا۔۔۔

💖************💖

فیری اپنے روم میں آکر رونے لگی تھی۔۔۔

شاہ کی گھر میں موجودگی اسے یہ بتانے کے لئے کافی تھی کہ شاہ اس حویلی کا فرد ہے۔۔۔

یااللہ جس سے دور جانے کی کوشش کر رہی تھی اسی کی گھر میں موجود ہوں۔۔۔

مجھے یہاں نہیں رہنا میں یہاں سے چلی جاؤں گی فیری نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے خود سے فیصلہ کیا۔۔۔

لیکن میں کہاں جاؤں گی۔۔۔

میرے پاس تو کوئی ٹھکانہ ہی نہیں ہے۔۔۔

یااللہ قسمت مجھے کس موڑ پر لے آئی ہے پلیز مجھے راستہ دیکھا۔۔۔

میں کیا کرو فیری نے بے بسی سے کہا اور اپنے ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

جب اسے احساس ہوا کہ اس نے ابھی نماز بھی پڑھنی تھی۔۔۔

نماز کا خیال آتے ہی فیری وضو کرنے چلی گئی تھی۔۔۔

بے شک وہی مشکلات سے نکالنے والا ہے۔۔۔۔

💖***********💖

رابی تم فری ہو۔۔۔؟ اظہر نے فون کر کے رابی سے پوچھا۔۔۔

ہاں میں فری ہوں کچھ کام تھا۔۔۔رابی نے ٹی وی دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

میں سوچ رہا تھا کہ رنگ پسند کر لیتے ہیں وقت بھی کم ہے اظہر نے رابی کو کہا۔۔۔

ہممم ٹھیک ہے۔۔۔

کب جانا ہے۔۔۔؟رابی نے پوچھا۔۔۔

میں ابھی آرہا ہوں اظہر نے گاڑی ڈرائیور کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اوکے۔۔۔رابی نے کہہ کر موبائل رکھ دیا۔۔۔۔

آج اظہر دو دن بعد لندن سے واپس آیا تھا۔۔۔

اسے ضروری کام تھا۔۔۔اور آتے ہی جو خبر اسے سننے کو ملی تھی۔۔۔وہ یہ تھی کہ ہفتے کو اس کی اور رابی کی منگنی ہے۔۔۔اور ایک ماہ بعد دونوں کا نکاح۔۔۔

یہ سب سنتے ہی اظہر کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا اب بس اسے نکاح کا انتظار تھا۔۔۔

💖************💖

وجدان کو ملک سے باہر کچھ کام تھا۔۔۔اور اس نے پیر کو واپس آنا تھا۔۔۔جاتے وقت وجدان رابی کو سارا کام سمجھا گیا تھا۔۔۔

اور آبان بھی وہی تھا۔۔۔

وہ رابی کو جب بھی تنہا دیکھتا اس سے بات کرنے پہنچ جاتا۔۔۔

رابی آبان کی وجہ سے بھی بہت پریشان تھی۔۔۔ کسی کو کچھ بتا بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔ کیونکہ آبان وجدان کا کزن تھا۔۔۔

رابی کو اب پتہ نہیں کیوں آبان کی نظروں سے خوف محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔

اس لیے اس کی پوری کوشش ہوتی تھی کہ آبان کی نظروں سے اوجھل ہی رہے۔۔۔

💖**********💖

تھوڑی دیر بعد ہیرا بیگم اپنے اندر ہمت اکھٹی کر کے فیری کے کمرے میں داخل ہوئی تھی انکو بہت شرمندگی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

ان کو فیری کا سامنا کرنا بہت مشکل لگ رہا تھا۔۔۔

لیکن اس وقت فیری کو بھی کسی سہارے کی ضرورت تھی۔۔۔

ہیرا بیگم نے سامنے دیکھا وہاں فیری جائے نماز پر بیٹھی دعا مانگ رہی تھی۔۔۔۔

فیری کو نماز پڑھتے دیکھ ہیرا بیگم کو بہت خوشی ہوئی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد فیری نماز سے فارغ ہوئی تو سامنے ہیرا بیگم کو کھڑا دیکھا۔۔

ممانی آپ کھڑی کیوں ہے پلیز بیٹھیے فیری نے جلدی سے کہا۔۔۔

فیری کی حالت دیکھ کر ہیرا بیگم کو ایسا لگا تھا کہ ان کے دل کو کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہو۔۔۔

فیری کی آنکھیں رونے سے سرخ ہو رہی تھی چہرہ مرجھایا ہوا تھا۔۔۔

لیکن پھر بھی چہرے پر مسکراہٹ سجائے بات کر رہی تھی۔۔۔

بیٹھو مجھے تم سے بات کرنی ہے ہیرا بیگم نے فیری کو صوفے پر اپنے ساتھ بیٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔

فریال مجھے معاف کر دو میں بھی تمھاری گناہ گار ہوں۔۔۔

ہیرا بیگم نے فیری کے سامنے اپنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

فیری تو ہیرا بیگم کے جڑے ہاتھوں کو دیکھ کر تڑپ گی ٔ تھی۔۔۔

ممانی آپ یہ کیا کر رہی ہے۔۔۔

فیری نے ہیرا بیگم کے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

فریال جو بات میں تمہیں بتانے والی ہوں اس کے بعد تمہیں بھی میرا معافی مانگنا ٹھیک لگے گا۔۔۔

ہیرا بیگم نے کہا۔۔۔

فیری کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔

جس انسان نے تمہارے ساتھ زبردستی نکاح کیا تھا۔۔ تمھیں کڈنیپ کیا تھا۔۔۔وہ میرا بیٹا ازلان حیدر شاہ ہے۔۔۔ہیرا بیگم نے نظریں جھکا کر کہا۔۔۔

ہیرا بے کی بات سن کر فیری بھی شوکڈ ہوئی تھی۔۔۔

ہوش میں آتے ہی اس نے دوبارہ ہیرا بیگم کے ہاتھوں کو تھاما تھا اور ان کو عقیدت سے چوما۔۔۔

ممانی آپ میری ماما کی عمر کی ہے۔۔۔اور میری ممانی بھی ہے۔۔۔میں آپ سے بلکل بھی ناراض یا خفا نہیں ہوں۔۔۔

جو بھی شاہ نے کیا وہ ان کی غلطی تھی۔۔۔اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔

آپ پلیز آئندہ کچھ بھی ہو جائے کبھی بھی میرے سامنے ہاتھ نہیں چھوڑے گی۔۔۔

ورنہ میں آپ سے پکی والی ناراض ہو جاؤں گی۔۔۔۔فریال نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

جبکہ اندر سے اس کا دل پھٹ رہا تھا۔۔۔

ہیرا بیگم نے جلدی سے فیری کا گلے لیا تھا۔۔۔

میری بچی تم اکیلی نہیں ہو۔۔۔میں تمھارے ساتھ ہوں۔۔۔اور یہ بلکل بھی مت سمجھنا کہ شاہ میرا بیٹا ہے۔۔۔

تو میں اس کے غلط فیصلے پر بھی اس کا ساتھ دوں گی۔۔۔

تمہارا جو بھی فیصلہ ہو گا وہی مانا جائے گا۔۔۔۔

میں ہمیشہ تمھارے ساتھ ہوں۔۔۔ہیرا بیگم نے کہا

فیری کو ہیرا بیگم کی ساری باتیں سن کر سکون ملا تھا۔۔۔۔

اسے اسی بات کا ڈر تھا کہ کہی ہیرا بیگم بھی اس سے نفرت نا کرنے لگے۔۔۔۔

اب فیری نے سوچ لیا تھا وہ یہی رہے گی اور شاہ کو بھی ویسی ہی تکلیف پہنچائے گی جیسی شاہ نے اسے پہنچائی تھی۔۔۔

اور یہاں رہ کر اپنی ماما کی تلاش کرے گی۔۔۔۔

💖************💖

شاہ حویلی سے ہی نکل گیا تھا۔۔

اس میں ہمت نہیں تھی کہ وہ اپنی ماں اور اپنی اینجل کا سامنا کر سکے۔۔

اس دن کے بعد سے شاہ حویلی واپس نہیں آیا تھا۔۔۔اینجل بھی تھوڑا سکون میں تھی۔۔۔شاہ کو گھر پر نہ دیکھ کر اسے خوشی ہوئی تھی۔۔۔اب وہ آرام سے کچھ دن یہاں رہ سکتی تھی۔۔۔

ہیرا بیگم کو ایک بات کی ٹینشن کھائے جا رہے تھی۔۔۔جب دا.جی کو معلوم ہو گا کہ فریال عالیہ کی بیٹی ہے تو ان کا ردعمل کیا ہو گا۔۔؟

وہ تو کبھی بھی فیری کو حویلی میں رہنے کی اجازت نہیں دیں گے۔۔۔

لیکن ایک بات کا ان کو یقین تھا کہ حیدر کبھی بھی فیری کے ساتھ ناانصافی نہیں ہونے دے گا۔۔۔چاہے جتنا بھی ہیرا بیگم اپنے بیٹے سے ناراض ہو۔۔۔لیکن ایک بات جانتی تھیں کہ حیدر اپنی اینجل کے ساتھ کھڑا رہے گا۔۔۔

حیدر نے جو بھی کیا جانے انجانے میں کیا۔۔۔وہ کبھی بھی اپنی انجیل کو تکلیف نہیں پہنچا سکتا تھا۔۔۔اور اب بھی اس کے حق کے لئے لڑے گا اور فیری کے سامنے ڈھال بن کر کھڑا ہو گا۔ہیرا بیگم کو اس بات کا یقین تھا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

💖----------💖

آخر وہ دن بھی آگیا جب رابی اور اظہر کی منگنی ہونی تھی۔۔۔

سب لوگ بہت خوش تھے۔۔

تہمینہ بیگم تو کچھ زیادہ ہی خوش تھی کیونکہ اظہران کو بہت پسند تھا اور امیر بھی تھا۔۔۔اور اس نے لندن میں اپنا کاروبار بھی شروع کر دیا تھا۔۔۔اس لئے رابی کی طرف سے بے فکر تھیں۔۔۔

لیکن آگے کیا ہونے والا تھا وہ اس بات کو سے بلکل انجان تھی۔۔۔

💖-----------💖

رابی نے سی گرین کلر کا لمبا فراک پہنا ہوا تھا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

اور ساتھ بڑے سے دوپٹے کو اپنے سر پر اچھی طرح سیٹ کیا تھا۔۔زیور کے نام پر ماتھے پر چھوٹی سی ٹیکا سیٹ کیا تھا۔۔جو بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔

ہلکے سے میک اپ میں رابی کا گندمی رنگ بہت پرکشش لگ رہا تھا۔۔۔

فاروق صاحب بھی رابی کے لئے خوش تھے۔۔۔

اظہر کے ماں باپ جب آئیں تو دونوں کی منگنی کی رسم کو شروع کیا گیا۔۔۔

رابی اور اظہر نے ایک دوسرے کو رنگ پہنائی تھی۔۔۔ مگر اظہر بہت خوش تھا۔۔اس کی دلی خواہش پوری ہو رہی تھی اور رابی کو بچپن سے پسند کرتا تھا۔۔۔

اپنی زندگی کے اتنے اہم موقع پر رابی فریال کو بہت مس کر رہی تھی۔۔۔

اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ اپنی زندگی کی شروعات فریال کے بغیر کرے گی۔۔۔

Urdu Novels Ghar

لیکن اسے اس بات کی خوشی تھی کہ فریال بالکل ٹھیک ہے۔۔۔

بڑے سب آپس میں باتیں کرنے لگے تھے۔۔۔اظہر نے رابی کا ہاتھ پکڑا اور باہر صحن میں لے گیا تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔؟

تم مجھے یہاں کیوں لائے ہو۔۔؟

رابی نے اظہر سے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے پوچھا

اندر سب بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔اس وجہ سے ہم بات نہیں کر سکتے تھے تو یہاں لے آیا۔۔۔اظہر نے رابی کے چہرے پر نظریں گاڑھے جواب دیا۔۔

اچھا کہوں کیا کہنا ہے۔۔۔؟رابی نے اپنے بالوں کی لٹ کو اپنے کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے یہ کہنا تھا کہ تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو اظہر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

کیا۔۔۔؟

تم مجھے یہ کہنے کے لئے یہاں لائے تھے۔۔ کہ میں خوبصورت لگ رہی ہوں رابی نے اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے اظہر سے پوچھا۔۔

بلکل میں نے یہی کہنا تھا۔۔۔اظہر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

رابی اظہر کی بات سن کر مسکرا پڑی تھی۔۔

رابی کیا تم اس رشتے سے خوش ہو۔۔؟اظہر نے سنجیدہ ہوتے ہوئے رابی سے پوچھا۔۔۔

میں بہت خوش ہوں اور میرے گھر والے میرے لئے جو بھی فیصلہ کیا ہے اس میں میری ہی بہتری ہو گی۔۔۔رابی نے کہا۔۔

تو کیا تم مجھے پسند نہیں کرتی۔۔۔؟اظہر نے رابی سے پوچھا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

یہ تو میں تمہیں شادی کے بعد بتاؤں گی کہ میں تمہیں پسند کرتی ہو کہ نہیں۔۔۔رابی نے ہنستے ہوئے کہا۔۔اور وہاں سے چلی گئی

اظہر نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیراا اور ہنس پڑا تھا۔۔۔

کوئی نہیں شادی کون سی دور ہے ہماری اظہر نے کہا اور خود بھی اندر چلا گیا۔۔۔

کب تک ارادہ ہے تمہارا یہاں رکنے کا۔۔؟

صوفیہ نے فیری کے پاس بیٹھے ہوئے پوچھا جو گارڈن میں بیٹھی ہوئی تھی اور کسی سوچ میں گم تھی۔۔

کیا مطلب فیری نے صوفیہ سے پوچھا۔۔۔

میرا مطلب ہے کہ واپس اپنے گھر کب تک جاؤں گی۔۔۔صوفیہ نے سیدھا سیدھا سوال کیا۔۔۔

مجھے یہاں رہنے کی اجازت داجی نے دی ہے۔۔۔اور مجھے نہیں لگتا کہ ان کی اجازت کے علاوہ مجھے کسی اور کی اجازت کی ضرورت ہے۔۔۔اور جب میرا دل کرے گا۔۔۔میں یہاں سے چلی جاؤ گی۔۔۔اور میں آپ کو جواب دینے کی پابند نہیں ہوں۔۔۔

https://www.facebook.com/RimshaHayatNovels/

فیری نے بھی صوفیہ کو کرارا ساجواب دیا۔۔۔کیونکہ اس نے سوچ لیا تھا کہ اب یہ بہادر بنے گی اور لوگوں کا سامنا کرے گی۔۔۔کیونکہ اگر ڈرتی رہی تو لوگ اسے باتیں سنا سنا کر ہی مار ڈالے گے۔۔۔

جیسے کوئی اس کے ساتھ سلوک کرے گا یہ بھی ویسا ہی اس کے ساتھ سلوک کرے گی اچھے لوگوں کے ساتھ اچھی رہے گی اور برے لوگوں کے ساتھ بری۔۔۔۔

صوفیہ فریال کی بات سن کر حیران ہو گئی تھی۔۔۔

صوفیہ کو نہیں لگتا تھا کہ فریال اس طرح بھی بات کرے گی۔۔۔اسے فری شکل سے معصوم لگی تھی۔۔۔۔

تم کس لہجے میں مجھ سے بات کر رہی ہو تم۔۔۔جانتی ہو کہ میں کون ہوں۔۔۔اور یہ گھر میرا ہے۔۔۔۔اور ابھی کے ابھی تمھیں یہاں سے نکال سکتی ہوں۔۔۔صوفیہ نے فیری کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

میں نے کب کہا کہ یہ گھر میرا ہے یہ تمہارا ہی ہے لیکن یہاں رہنے کی اجازت مجھے دا جی نے دی ہے۔۔اور مجھے کسی اور سے اجازت لینے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔۔۔فیری نے آرام سے جواب دیا اور وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔۔۔۔

صوفیہ فیری کو جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی فریال جب سے حویلی میں آئی تھی۔۔۔

صوفیہ تو اس کی خوبصورتی کو دیکھ کر ہی اندر سے جلنے لگی تھی۔۔۔

اسے فریال سے جلن محسوس ہو رہی تھی اسے بس ایک بات کا ڈر تھا کہ اگر حیدر نے فریال کو دیکھ لیا تو کہیں اسے پسند ہی نا کرنے لگے۔۔۔لیکن وہ نہیں جانتی تھی وہ تو اس سے نکاح کر چکا ہے۔۔۔

💖------------💖

رابی اگلے دن آفس آئی تو بہت خوش تھی آج وجدان نے بھی واپس آجانا تھا۔۔۔

وجدان کی غیر موجودگی میں رابی نے سارا کام بہت اچھی طرح سے سنبھالا تھا۔۔اور کسی کو بھی کسی قسم کی شکایت کا موقع نہیں دیا تھا۔۔۔

وجدان بھی فون کر کے رابی سے ساری معلومات لے لیتا تھا۔۔۔

اور اسے یہ سن کر اچھا لگا تھا کہ رابی آفس میں سب کچھ اچھے سے سنبھال رہی ہے۔۔۔

آج وجدان نے واپس آنا تھا کافی دنوں سے اس نے رابی کو دیکھا نہیں تھا۔۔۔

اسی لیے آج جلدی آفس کے لئے نکل پڑا تھا۔۔۔

لیکن رابی کو اظہر کے ساتھ دیکھ کر وجدان کی ساری خوشی غصے میں تبدیل ہو گئی تھی۔۔۔

ماتھے پر بل لیے وجدان دونوں کو کھا جانے والی نظر سے گھور رہا تھا۔۔۔

رابی کسی بات پر ہنس رہی تھی۔۔۔جب اچانک اظہر نے رابی کے چہرے سے بال پیچھے کیے تھے جو ہوا کی وجہ سے اس کے چہرے پر آرہے تھے۔۔۔

اس وقت وجدان کو لگ رہا تھا اگر تھوڑی دیر اور یہاں رکا تو اظہر کی جان لے لے گا۔۔۔

لیکن اسے اپنے آپ پر کنڑول کرنا تھا کیونکہ وجدان رابی کا تماشا بنانا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

ورنہ اظہر کی اچھی خاصی دھلائی کر سکتا تھا

رابی جلد سے اظہر سے پیچھے ہوئی تھی اور آفس کے اندر چلی گئی تھی۔۔۔

اظہر بھی وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔

وجدان جب اپنے آفس میں داخل ہوا تو بہت غصے میں تھا اس کی ساری خوشی ختم ہو گئی تھی۔۔۔

آخر یہ ہے کون۔۔۔؟

مجھے پتہ لگانا ہو گا کہ یہ کون ہے میں رابی کے آس پاس کسی کو برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔

وجدان نے دل میں سوچا اور اپنے کیبن میں داخل ہوا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد اس نے رابی کو اپنے کیبن میں بلوایا تھا۔۔۔

رابی اجازت ملنے پر اندر داخل ہوئی۔۔

وجدان سامنے ہی بیٹھا ہوا تھا اس کا دھیان لیپ ٹاپ کی طرف تھا ایسا رابی کو لگا تھا۔۔۔

وجدان نے رابی کو بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔

رابی بیٹھ گئی تھی اور پھر دونوں کام کے متعلق باتیں کرنے لگے تھے۔۔۔ تھوڑی دیر بعد جب رابی وہاں سے جانے لگی تو وجدان نے اسے ایک اور فائل کا پوچھا۔۔۔

جو رابی نے اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی۔۔۔

سر یہ ہے وہ فائل رابی نے کہا اور فائل وجدان کے سامنے رکھی۔۔۔

وجدان رابی کے ہاتھ میں انگوٹھی دیکھ چکا تھا جو پہلے نہیں تھی۔۔۔

انگوٹھی کو دیکھ کر وجدان کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا۔۔۔

وجدان کے دماغ نے کہا تھا کہ ہو سکتا ہے رابی کی منگنی ہو گئی ہو۔۔۔اور یہ سوچ ہی وجدان کے لیے جان لیوا تھی۔۔۔۔

مس رابیل کیا آپ کی منگنی ہو گئی ہے۔۔۔؟

وجدان نے سنجیدگی سے رابی سے پوچھا۔۔۔

رابی کو وجدان کا سوال بہت عجیب سا لگا تھا لیکن جواب دینا بھی ضروری تھا۔۔۔

جی سر کل میری منگنی تھی۔۔۔

رابی نے وجدان کو جواب دیا۔۔۔

اور یہ سنتے ہی وجدان کی ہمت جواب دے گئی تھی وجدان غصے میں اپنی جگہ سے اٹھا اور رابی کی طرف اپنے قدم بڑھائے۔۔۔

رابی کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اچانک وجدان کو کیا ہو گیا ہے۔۔۔
وجدان رابی کی طرف آرہا تھا اور رابی پیچھے کو قدم لیتی جارہی تھی۔۔۔
رابی پیچھے دروازے کے ساتھ جالگی تھی۔۔۔

وجدان رابی کے بلکل ہی قریب کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔ چہرہ اس کا بلکل سپاٹ تھا اس نے رابی کا ہاتھ پکڑ جب رابی نے کہا۔۔۔

سر آپ کیا کر رہے ہیں رابی نے جب وجدان کو اپنا ہاتھ پکڑتے ہوئے دیکھا تو گھبرا کر پوچھا۔۔۔

تم نے منگنی کیوں کی۔۔۔؟وجدان نے رابی کی بات کو اگنور کر کے چہرے پر سخت تیور لیے پوچھا؟

رابی کو وجدان کے چہرے سے خوف آرہا تھا۔۔۔

مم۔۔۔می۔۔پہ۔۔۔پسند کرتی ہوں اُسے۔۔۔رابی نے ڈرتے ڈرتے کہا۔۔۔

اور یہ سنتے ہی وجدان کا غصہ ساتویں آسمان پر پہنچ چکا تھا۔۔۔

رابی نے غلط وقت پر غلط بات کی تھی۔۔۔وجدان نے بے دردی سے رابی کی انگلی سے انگوٹھی نکالی اور اسے زمین پر پھینک دیا۔۔۔

انگوٹھی رابی کو تھوڑی تنگ تھی

وجدان نے جب انگوٹھی نکالی تو رابی کی انگلی سرخ ہو گئی تھی۔۔۔

اسی انگلی میں وجدان نے ایک گولڈن کلر کا چھلا پہنایا تھا۔۔۔

تم آج سے ابھی سے صرف میری ہوا گر تم نے کوئی ہوشیاری کرنے کا سوچا۔۔۔ تو بہت برا پیش آؤں گا وجدان نے رابی کے کان کے پاس دھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔

وجدان کے اتنا قریب آنے سے رابی کے جسم میں کپکپی طاری ہو گئی تھی۔۔۔ رابی کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

رابی نے جب محسوس کیا کہ وجدان کا ہاتھ اس کی کمر پر رینگ رہا ہے۔۔۔ تو رابی نے اپنا پورا زور لگا کر وجدان کو پیچھے دھکا دیا اور اس کے منہ پر تھپڑ مارا تھا۔۔۔

وجدان خونخوار نظروں سے رابی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

رابی کو لگا اس نے تھپڑ مار کر سوئے ہوئے شیر کو جگا دیا ہے۔۔۔

Urdu Novels Ghar

سر پلیز مجھے معاف کر دیں۔۔۔پلیز مجھے جانے دیں۔۔۔میں آپ سے شادی نہیں کر سکتی رابی نے گڑ گڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

رونے سے اس کا ناک اور گال سرخ ہو گئے تھے ہونٹ پھڑ پھڑا رہے تھے۔۔۔

وجدان رابی کے پاس آیا اور اس کے دونوں طرف دیوار پر ہاتھ رکھ کر گھیرا بنایا۔۔۔

تمھیں کس نے کہا میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں وجدان نے طنزیہ ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

وجدان کی بات سن کر رابی کو لگا آفس کی چھت اس کے سر پر گر گئی ہے۔۔۔

تم میری ہو۔۔۔تم پر صرف میرا حق ہے۔۔۔اور میں تمھیں اس قابل ہی نہیں چھوڑوں گا کہ تم کسی اور سے شادی کر سکو۔۔۔

تمہیں اس تھپڑ کی قیمت بہت بھاری پڑے گی جانِ وجدان شاہ۔۔۔

وجدان نے رابی کے پھڑ پھڑاتے ہونٹوں کو اپنے انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔۔۔

اسے خود نہیں معلوم تھا کہ غصے میں کتنا فضول بول گیا ہے۔۔۔

رابی کی آنکھوں کے سامنے اندھیر چھانے لگا تھا۔۔اس سے زیادہ اپنی زات کے بارے میں رابی نہیں سن سکتی تھی۔۔۔

وجدان نے رابی کو آنکھیں بند کرتے دیکھا تو اسے کمر سے پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیا تھا۔۔۔

رابی آنکھیں بند کیے وجدان کے سینے سے جا لگی تھی۔۔۔

وجدان نے رابی کے چہرے سے بال پیچھے کیے اور اس کے سر پر چادر درست کی۔۔۔۔

وجدان نہیں جانتا تھا کہ اس نے غصے میں کیا کچھ رابی کو کہہ دیا ہے۔۔۔

Urdu Novels Ghar

جبکہ اس کا ارادہ ایسا بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔ یہ تو رابی کو اپنی عزت بنانا چاہتا تھا۔۔۔ جو صبح اس نے منظر دیکھا تھا۔۔۔اس کی وجہ سے اس کا غصہ مزید بڑھا ہوا تھا۔۔۔ لیکن جب رابی نے منگنی کا بتایا تو اپنے آپ پر کنٹرول نہیں کر سکا۔۔۔اور جو منہ میں فضول باتیں آئیں وہ رابی کو کہتا رہا۔۔۔اس لیے تو اسلام میں غصہ حرام ہے۔۔۔

وجدان نے رابی کو صوفے پر لیٹا یا تھا اور اس کی چادر درست کی تھی۔۔۔

اور اپنی انگلی کے پوروں سے اس کے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔

وجدان نے ٹھنڈا پانی پیا اور تھوڑی دیر کے لیے اپنے دماغ کو ہر سوچ سے پاک کیا۔۔۔

اور پھر ٹھنڈے دماغ سے اس نے سارے معاملے کے بارے میں سوچا۔۔۔

میں رابی سے پیار کرتا ہوں لیکن میں زبردستی اسے حاصل نہیں کر سکتا کیونکہ۔۔۔ مجھ سے پیار نہیں کرتی۔۔۔

اور ضروری تو نہیں ہے کہ ہر پیار کرنے والے کو اس کی چاہت ملے۔۔اس کا پیار ملے میں ایسا نہیں کر سکتا میں۔۔۔رابی کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتا میرا ضمیر مجھے اس بات کی اجازت نہیں دے رہا کہ میں رابی کے ساتھ زبردستی شادی کروں۔۔۔

میں صرف رابی کو خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔

اگر وہ اس لڑکے کے ساتھ خوش ہے تو مجھے اس بات سے کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔بلکہ مجھے اس کی خوشی میں خوش ہونا چاہیے۔۔۔کیوں کہ محبوب کی خوشی زیادہ عزیز ہوتی ہے اور مجھے بھی رابی کی خوشی عزیز ہے۔۔۔

وجدان کرسی سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے ساری باتیں سوچ رہا تھا۔۔۔

کیونکہ یہ حیدر کی طرح زبردستی نکاح نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

جو حیدر نے کیا وجدان وہ سب نہیں کرنا چاہتا تھا وہ کبھی بھی اپنے پیار کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

کافی دیر سوچنے کے بعد وجدان اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ وہ اس لڑکے کے بارے میں ساری معلومات

نکلوائے گا جس سے رابی کی منگنی ہوئی ہے۔۔۔۔

اگر وہ لڑکا اچھا ہوا رابی کا خیال رکھنے والا ہوا تو وجدان ان دونوں کے درمیان سے نکل جائے گا۔۔۔

یہ سوچ وجدان کے لیے بہت تکلیف دہ تھی لیکن اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ رابی کے ساتھ زبردستی نہیں کرے گا۔۔

لیکن اگر وہ لڑکا غلط نکلا اور رابی کو خوش نا رکھ سکا تو پھر رابی کو وجدان سے کوئی الگ نہیں کر سکے گا۔۔۔

وجدان نے رابی سے دور رہنے کا فیصلہ اس لیے کیا تھا کہ رابی اپنے کزن کو پسند کرتی تھی۔۔۔

اگر وہ لڑکا اچھا نہیں ہوا تو۔۔۔

پھر وجدان رابی کی بھی نہیں سنے گا اور عزت سے رابی سے شادی کرے گا۔۔۔

یہ فیصلہ وجدان کے لیے بہت مشکل تھا اس نے سوچ لیا تھا کہ اب اس فیصلے سے پیچھے نہیں ہٹے گا۔۔۔

وجدان نے ایک نمبر ملایا اور تھوڑی دیر بعد ہی فون اٹھالیا گیا تھا۔۔۔

میں ایک تصویر سینڈ کر رہا ہوں۔۔۔مجھے انسان کی

معلومات چاہیے۔۔۔وہ کیا کرتا ہے کہا جاتا ہے اس کی سر گرمیاں کیا ہیں۔۔۔سب کچھ اور یہ کام دو گھنٹوں کے اندر ہو جانا چاہیے۔۔۔۔وجدان نے کہا اور موبائل بند کر دیا۔۔۔

اظہر کی تصویر اس نے رابی کے موبائل سے لی تھی۔۔۔

فون رکھ کر وجدان نے سامنے دیکھا تو رابی ابھی بھی بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔۔۔

میں جانتا ہوں میری باتوں نے تمہیں بہت تکلیف دی ہے۔۔۔لیکن میرا مقصد تمہیں تکلیف پہنچانا بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔پلیز مجھے معاف کر دینا۔۔۔وجدان نے رابی کو دیکھ کر دل میں کہا۔۔۔

وجدان پانی کا گلاس لے کر رابی کے پاس آیا۔۔۔اور اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔۔۔

رابی نے تھوڑی دیر بعد ہی اپنی آنکھیں کھول لیں تھیں۔۔۔رابی اپنے سامنے وجدان کو دیکھ کر ڈر گئی تھی اور جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔

جاؤیہاں سے وجدان نے سنجیدگی سے کہااور رابی کی طرف سے رخ موڑ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

رابی نے یہی غنیمت سمجھااور وہاں سے بھاگ گئی۔۔

رابی اپنے کیبن میں آئی اور پانی پیا تھوڑی دیر بیٹھی سوچتی رہی کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔۔۔

رابی وقت ضائع کئے بنا آفس سے نکل گئی کیونکہ ابھی اس کی حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ مزید آفس میں رکتی۔۔۔

وجدان نے رابی کو آفس سے جاتے ہوئے دیکھا تھا

رابی کو روکنا اسے مناسب نہیں لگا تھا وجدان رابی کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

💖------------💖

شاہ حویلی میں واپس آگیا تھا۔۔۔فریال کو نہیں معلوم تھا۔۔۔

رات کے کھانے پر سارے اکٹھے بیٹھے کھانا کھا رہے تھے فیری بھی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

شاہ کی کرسی خالی پڑی تھی شاہ کی کرسی خالی دیکھ کر فریال کو اندازہ ہو گیا تھا کہ شاہ ابھی تک حویلی واپس نہیں آیا۔۔۔

لیکن پھر اس نے سوچا کہ وہ شاہ کے بارے میں اتنا کیوں سوچ رہی ہے۔۔۔شاہ حویلی میں آئے نہ آئے اس سے فریال کو کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے۔۔۔یہ سوچتے ہی فریال اپنے کھانے کے طرف متوجہ ہو گئی تھی۔۔
لیکن تھوڑی دیر بعد ہی اسے اپنے چہرے پر کسی کی نظروں کی تپش کا احساس ہوا۔۔۔

فریال کھانا کھانے میں اتنی مگن تھی کہ اسے معلوم ہی نہیں ہوا کہ شاہ اس کے سامنے والی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا ہے تھوڑی دیر بعد۔۔۔

فریال نے جب سامنے دیکھا تو شاہ بیٹھا اسے پیار بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

فریال کا ہاتھ وہی رک گیا تھا۔۔۔فریال ہڑ بڑا کر ادھر اُدھر دیکھنے لگی لیکن کوئی بھی شاہ کی طرف متوجہ نہیں تھا۔۔۔

فریال کے لیے کھانا کھانا دوبھر ہو گیا تھا۔۔۔اگر اسے معلوم ہوتا کہ شاہ حویلی آ چکا ہے تو کبھی بھی یہاں نہیں آتی لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔۔۔

شاہ ابھی بھی میٹھی نظروں سے فریال کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔جو فیری کو پزل کر رہی تھیں۔۔۔

شاہ فیری کو دیکھنے میں مگن تھا جب اس کے کانوں میں داجی کی آواز پڑی۔۔۔

شاہ پھر تم نے کیا سوچا ہے شادی کے بارے میں

داجی نے شاہ سے پوچھا۔۔۔

داجی میں نے کیا سوچنا ہے بہت جلد آپ کو اپنی دلہن سے ملاؤں گا۔۔۔

شاہ نے مسکراتے ہوئے فیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

سب لوگ شاہ کی بات سن کر حیران ہوئے تھے۔۔۔اور اپنا کھانا چھوڑ کر شاہ کی طرف دیکھنے لگے تھے۔۔۔کیوں کہ آج سے پہلے شاہ نے کبھی ایسی بات نہیں کی تھی۔۔۔اس کا مطلب کہ شاہ کو اینجل مل گئی ہے سب کے دماغ میں بس ایک ہی خیال آیا تھا۔۔۔

کیونکہ شاہ اپنی اینجل کے سوا کسی سے بھی شادی کرنے پر راضی نہیں تھا۔۔۔

اگر تم ماہی کی بات کر رہے ہو تو میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں ماہی کبھی بھی اس گھر کی بہو نہیں بنے گی۔۔۔ تمہاری شادی صوفیہ سے ہی ہو گی میں نے تمہارے لئے صوفیہ کو انتخاب کیا ہے۔۔۔وہ تمھاری اینجل سے زیادہ بہتر ہے۔۔۔میری بات کو جتنی جلدی ہو سکے سمجھ لینا۔۔۔داجی نے کہا اور وہاں سے اٹھ کر چلے گئے۔۔۔

داجی کی بات سن کر فریال کا نوالہ حلق میں اٹک گیا تھا۔۔۔اور وہ زور زور سے کھانسنے لگی تھی۔۔۔ہیرا بیگم اس کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔انہوں نے جلدی سے پانی کا گلاس فیری کے لبوں سے لگایا تھا۔۔۔

فیری نے شاہ کی طرف دیکھا جس کا چہرہ غصہ ضبط کرنے کے چکر سرخ ہو رہا تھا۔۔۔فیری وہاں سے اٹھ کر چلی گئی تھی۔۔۔

اور شاہ بھی وہاں سے اُٹھ گیا تھا باقی سب کو تو معلوم نہیں تھا لیکن ہیرا بیگم ساری بات کو سمجھ گئی تھی۔۔۔۔

کیا دا اجی مجھ سے اتنی نفرت کرتے ہیں کہ وہ مجھے اپنے گھر کی بہو بھی بنانا نہیں چاہتے۔۔۔اور اگر دا اجی کو معلوم ہو گیا کہ میں ہی ماہی ہو تو کیا ہو گا۔۔۔فیری کے ٹہلتے ہوئے سوچا۔۔۔

لیکن میں یہ کیوں سوچ رہی ہوں۔۔۔میں یہاں صرف اس لئے رکی ہوں۔۔۔کیونکہ مجھے اپنی ماں کو تلاش کرنا ہے۔۔۔اور جب میری ماں مجھے مل جائے تو میں یہاں سے چلے جاؤ گی۔۔۔مجھے یہاں کسی کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔کسی کی بھی نہیں۔۔۔لیکن فیری کی آنکھوں کے سامنے ہیرا بیگم کا چہرہ آیا تھا۔۔۔

میں ممانی کو سمجھا دوں گی۔۔۔وہ میری بات کو سمجھ جائیں گی۔۔۔لیکن میں یہاں نہیں رہوں گی۔۔۔میں یہاں سے بہت دور چلی جاؤں گی۔۔۔اپنی ماما کو لے کر بہت دور چلی جاؤں گی۔۔۔

جہاں کسی کی بھی نفرت نہیں ہو گی۔۔۔جہاں میں اور میری ماما ہو گی۔۔۔میں بہت جلد اپنی مما کو تلاش کر لوں گی۔۔۔مجھے پوری امید ہے اپنے اللہ پر کہ وہ مجھے بہت جلد میری ماما سے ملوا دے گا۔۔۔۔

فیری نے دل میں سوچا اور مطمئن ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔

💖------------💖

📌

رابی گھر آتے ہی اپنے کمرے میں بند ہو گئی تھی۔۔۔ تہمینہ بیگم نے جلدی آنے کی وجہ پوچھی تو۔۔۔رابی نے بہانا بنایا۔۔۔

رابی اپنی انگلی کو دیکھ رہی تھی جس میں وجدان نے چھلا پہنایا تھا۔۔۔

اگر کسی نے دیکھ لیا تو میں کیا جواب دوں گی رابی نے دل میں سوچا۔۔۔اور چھلے کو اتارنے کی کوشش کی لیکن چھلا بہت تنگ تھا۔۔۔اور رابی کی انگلی سے نکل نہیں رہا تھا۔۔۔

یا اللہ میں کیا کروں رابی نے سوچا بے بسی سے اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔۔۔

اسے ایک اور بات کی بھی ٹینشن تھی کہ اب وجدان کا سامنا کیسے کریں گی۔۔۔جاب بھی نہیں چھوڑ سکتی تھی اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔۔۔

رابی نے ایک نیند کی گولی کھائی اور کچھ دیر سکون کی غرض سے لیٹ گئی تھی۔۔۔

💖------------💖

شاہ اپنے کمرے میں ٹہل رہا تھا۔۔۔

ماں جانتی ہیں سب کچھ لیکن وہ مجھ سے ناراض ہے۔۔۔

کوئی بات نہیں میں ماں کو منانے کی کوشش کرتا ہوں۔۔۔مجھے پورا یقین ہے وہ مجھے معاف کر دے گی۔۔۔

شاہ نے سوچا اور اپنے کمرے سے نکل گیا۔۔۔

💖------------💖

یہ دو گھنٹے گزار نا وجدان کے لیے کسی عزاب سے کم نہیں تھے۔۔۔وجی ایک سیکنڈ کے لیے بھی آرام سے نہیں بیٹھا تھا۔۔۔

آخر کا اس آدمی کی کال آ گئی تھی وجدان نے نمبر دیکھا اور دل میں بس ایک ہی بات سوچی یااللہ میرے حق میں جو بہتر ہے وہ مجھے عطا فرما وجی نے کہا اور کال سننے لگا۔۔۔

سر آپ نے جس لڑکے کی تصویر دی تھی۔۔۔اس کا نام اظہر ہے لندن میں اپنا بزنس شروع کرنے لگا۔۔۔ہے کچھ ماہ تک لندن چلا جائے گا اکلوتا ہے۔۔۔کل ہی اس کی اپنی کزن کے ساتھ منگنی ہوئی ہے۔۔۔

جیسے جیسے وجی سنتا جا رہا تھا اسے اپنا دل بند ہوتا ہوا لگ رہا تھا۔۔۔

اسے اظہر میں کوئی برائی نظر نہیں آ رہی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے میں بعد میں تم سے بات کرتا ہوں وجی نے جلدی سے کہا کیونکہ اس میں مزید ہمت نہیں تھی سنے کی۔۔۔

سر ایک بہت ضروری بات بھی پتہ چلی ہے اظہر نے کے بارے میں اس آدمی نے کہا۔۔۔

وہ کیا۔۔۔؟

وجی نے بے دلی سے پوچھا۔۔۔

سر اظہر شادی شدہ ہے۔۔۔اس کی بیوی لندن میں ہے اور ایک بیٹی بھی ہے۔۔۔اظہر کی شادی کو چار سال ہو چکے ہیں۔۔۔اور اس شادی کے بارے میں اظہر کے علاوہ کسی کو معلوم نہیں ہے۔۔۔اس نے اپنی شادی کو خفیہ رکھا

ہوا ہے۔۔۔جس لڑکی کے ساتھ اس کی منگنی ہوئی ہے وہ بھی اس کی شادی کے بارے میں نہیں جانتی۔۔۔اس آدمی نے تفصیل سے وجدان کو بتایا۔۔۔

اور وجدان کو لگ رہا تھا کہ خوشی سے اس وقت پاگل ہو جانا ہے۔۔۔

ٹھیک ہے مجھے اس کی بیوی کی ساری معلومات چاہیے وجدان نے خوشی سے کہا۔۔۔

جی سر۔۔۔اس آدمی نے کہا۔۔۔

وجی نے فون رکھا اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا۔۔۔اب رابی کو اس کا ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا تھا۔۔۔

لیکن وجی کو ایک بات سمجھ نہیں آئی تھی کہ اگر اظہر شادی شدہ ہے تو رابی سے شادی کیوں کر رہا ہے۔۔۔جو بھی ہے وجی پتہ لگا لے گا۔

۔

مجھے ماما سے بات کرنی ہو گی وجدان نے دل میں سوچا۔۔

💖-----------💖

شاہ اجازت ملنے پر ہیرا بیگم کے کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔شاہ کو دیکھ کر ہیرا بیگم نے رخ موڑ لیا تھا۔۔۔

شاہ چلتا ہوا ہیرا بیگم کے پاس آیا اور ان کے قدم میں بیٹھ گیا تھا۔۔۔

ماں آپ ابھی بھی مجھ سے ناراض ہے۔۔۔شاہ نے اپنی ماں کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے پوچھا۔۔۔

شاہ تم جانتے بھی ہو کہ تم نے کیا کیا ہے۔۔۔؟

ہیرا بیگم نے شاہ سے پوچھا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

ماں میں جانتا ہوں میں نے فیری کے ساتھ بہت برا کیا ہے۔۔۔میں اسے منالوں گا مجھے یقین ہے۔۔۔لیکن پلیز میں آپ کی ناراض برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔شاہ نے اپنی ماں کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے کہا۔۔۔

ہیرا بیگم نے شاہ کو اپنے پاس بیٹھایا تھا۔۔۔

https://www.facebook.com/RimshaHayatNovels/

شاہ ایک ماں کب تک اپنی اولاد سے ناراض رہ سکتی ہے۔۔۔میں تم سے ناراض نہیں ہوں لیکن میری ایک بات یادرکھا میں فریال کے ساتھ ہوں۔۔۔اور جو وہ فیصلہ کرے گی اسی کو مانا جائے گا۔۔۔

ہیرا بیگم نے صاف صاف شاہ کو کہا۔۔۔شاہ کچھ کہنے ہی لگا تھا لیکن پھر چپ کر گیا۔۔۔

ٹھیک ہے ماں۔۔۔شاہ نے تابعداری سے جواب دیا۔۔۔

شاہ مجھے لگتا ہے عالیہ بھی زندہ ہے ہیرا بیگم نے شاہ کو کہا۔۔۔

میں جانتا ہوں ماں اور آپ فکر مت کریں میں بہت جلد ان کو ڈھونڈ لوں گا۔۔۔شاہ نے ہیرا بیگم کو امید دلاتے ہوئے کہا۔۔

💔-------------💔

وجدان حویلی آیا تھا گھر والے وجدان کو دیکھ کر حیران ہوئے تھے۔۔۔

وجی سیدھا اپنے ماں باپ کے کمرے میں گیا تھا۔۔۔

دا جی اس وقت اپنے کمرے میں آرام کر رہے تھے۔۔۔وجی نے ان کو جگانا بہتر مناسب نہیں سمجھا۔۔۔

ماہین بیگم فون پر بات کر رہی تھیں۔۔۔جب وجی نے انکی آنکھوں پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔وجدان کی خوشبو سے ہی ماہین بیگم وجی کو پہچان گئی تھی۔۔۔

وجی۔۔۔؟ماہین بیگم نے کہا۔۔۔

وجدان مسکراتا ہوا ماہین بیگم کے سامنے آیا تھا۔۔

ماما آپ کیسے پہچان لیتی ہے مجھے۔۔۔

وجدان نے اپنی ماں کو گلے لگاتے ہیں پوچھا۔۔۔

وہ اس لیے کہ میں تمھاری ماں ہوں۔۔۔ تمھاری خوشبو سے ہی تمہیں پہچان لیتی ہوں۔۔۔ماہین بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

وجی اپنی ماں کی بات سن کر مسکرا پڑا تھا۔۔۔

ماما مجھے واپس جانا ہے۔۔۔میں آپ سے بہت ضروری بات کرنے آیا ہوں۔۔۔پاپا گھر پر نہیں ہے۔۔۔ان سے آپ بات کر لیجیے گا۔۔۔وجی نے کہا۔۔۔

وجدان بیٹا سب ٹھیک ہے نا۔۔۔؟ماہین بیگم نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔

ماما کوئی پریشانی والی بات نہیں ہے۔۔۔میں نے بتایا تھا آپ سب کو کہ میں ایک لڑکی کو پسند کرتا ہوں۔۔۔ وجدان نے ماہین بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں تم نے کہا تھا۔۔!!ماہین بیگم بے کہا۔۔۔

تو ماما میں اس سے نکاح کرنے والا ہوں۔۔۔

وجدان نے موٹی موٹی بات ماہین بیگم کو بتادی۔۔۔

وہ سب ٹھیک ہے بیٹا لیکن تم اکیلے سب کچھ کیسے کرو گے۔۔۔ماہین بیگم نے فکر مندی سے کہا

ماما آپ ابھی اپنے بیٹے کو جانتی نہیں ہے کہ وہ کیا کیا کر سکتا ہے۔۔۔یہ بات وجی نے دل میں سوچی تھی۔۔۔

لیکن کہا بس اتنا ہی تھا۔۔۔ماما شاہ ہو گا نا میرے ساتھ وہ سب سنبھال لے گا۔۔۔وجدان نے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے میری دعائیں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہیں۔۔۔ماہین بیگم نے وجی کا ماتھا چومتے ہوئے پیار سے کہا۔۔۔

تھوڑی دیر باتیں کرنے کے بعد وجدان واپسی کے لیے نکل پڑا تھا۔۔۔

وجی گاڑی ڈرائیور کر رہا تھا اور وہ سب باتیں سوچ رہا تھا جو اس نے رابی کو کہی تھی۔۔۔

وجی تم نے یہ کیا کر دیا کیا سوچ رہی ہو گی رابی تمھارے بارے میں۔۔۔مجھے رابی سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔۔

لیکن کوئی بات نہیں مجھے یقین ہے کہ میں اسے منالوں گا وجدان نے دل میں سوچا۔۔۔

رابی کا خیال آتے ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔۔۔

💔------------💔

فیری نے ایک فیصلہ کیا تھا۔۔۔

اور اب اس نے اپنا فیصلہ ہیرا بیگم کو سنانا تھا۔۔۔

ممانی مجھے آپ سے بات کرنی تھی۔۔۔ کیا آپ فارغ ہے۔۔۔ فیری نے ہیرا بیگم سے پوچھا۔۔۔

ہاں بیٹا میں فری ہوں کہو کیا کہنا ہے ہیرا بیگم نے پیار سے پوچھا۔۔۔

ممانی آپ نے کہا تھا نا کہ آپ میرا ساتھ ہر فیصلے میں دے گی۔۔۔ فیری نے ہیرا بیگم کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

بلکل میں نے کہا تھا ہیرا بیگم نے کہا۔۔۔

ممانی میں چاہتی ہوں آپ شاہ سے بات کریں کہ وہ مجھے چھوڑ دیں۔۔۔فیری کے نظریں جھکا کر کہا۔۔۔

فیری کی بات سن کر ہیرا بیگم بھی شوکڈ ہوئی تھی۔۔۔لیکن جلد ہی انہوں نے اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا۔۔۔

فریال بیٹا آپ اچھی طرح سوچ لو پھر فیصلہ کرنا۔۔۔

اس طرح کے کاموں میں جلدی نہیں کیا کرتے۔۔۔ہیرا بیگم نے فیری کو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

ممانی میں نے بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ لیا ہے فیری نے کہا۔۔۔

تو کیا تم پھر کبھی کسی سے بھی شادی نہیں کرو گی۔۔۔؟ہیرا بیگم نے رابی سے پوچھا۔۔۔

ممانی مجھے پوری امید ہے کہ میری ماما مجھے مل جائے گی۔۔۔پھر وہ میری شادی اپنی مرضی سے جہاں ان کا دل چاہے گا وہاں کر دے گی۔۔۔ لیکن میں شاہ کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔۔۔فیری نے کہا

یہ سب اس نے داجی کی بات سننے کے بعد بھی سوچا تھا اور اس فیصلے پر پہنچی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے میں شاہ سے بات کر و گی۔۔۔ہیرا بیگم نے کہا۔۔۔

تھینک یو ممانی جان۔۔۔فیری نے کہا اور وہ سے نکل گئ۔۔۔

لیکن جب دروازے سے باہر نکلی تو شاہ آنکھوں میں غصہ لیے فیری کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

شاہ تھوڑی دیر پہلے آیا تھا اور فیری کی ساری باتیں سن چکا تھا۔۔۔

فیری نے شاہ کو دیکھا تو اس وقت اسے حیدر وہی پرانے والا حیدر لگا تھا۔۔۔جو اسے کڈنیپ کر کے لایا تھا۔۔۔ فیری اپنے اندر ہمت پیدا کر کے وہاں سے جانے لگی۔۔۔لیکن شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔اور اپنے کمرے میں فیری کو لے گیا تھا۔۔۔شاہ کا کمرہ پاس ہی تھا۔۔۔

اس کی گرفت بہت مضبوط تھی۔۔۔

فیری شاہ کے ساتھ کھینچی چلی جارہی تھی۔۔۔

کمرے میں آکر بھی شاہ نے فیری کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا۔۔۔بلکہ فیری کو اور اپنے قریب کیا تھا۔۔۔اتنا قریب کے دونوں میں ایک انگلی کا فاصلہ رہ گیا تھا۔۔۔

کیا کہہ رہی تھی تم زرہ میرے سامنے بھی تو کہو۔۔۔؟شاہ نے فیری کے کان کے پاس دھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔

فیری کا پورا جسم کپکپا رہا تھا۔۔۔بولنا تو دور فیری میں اتنی بھی ہمت نہیں تھی کہ شاہ کی طرف دیکھ سکے۔۔۔

فیری نظریں جھکائے کھڑی تھی اور اپنے آنسوؤں کو روکنے کی جدوجہد کر رہی تھی۔۔۔

شاہ نے فیری کے چہرے کی طرف دیکھا جہاں تکلیف کے آثار تھے۔۔۔شاہ نے اپنی گرفت ہلکی کر دی تھی۔۔۔

میں جانتا ہوں میں نے تمھارے ساتھ جو بھی کیا وہ غلط تھا۔۔۔مجھے اپنی غلطی کا احساس ہے۔۔۔اس کے لیے تم مجھے جو بھی سزا دو گی مجھے قبول ہو گی۔۔۔لیکن الگ ہونے کی بات مت کرنا یہ میرے بس میں نہیں ہے۔۔۔

شاہ نے اس بار آہستہ آواز میں کہا تھا۔۔۔

اور فیری کو چھوڑ کر کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔

Is novel ko parne ke liye yeh join kre👇

https://www.facebook.com/groups/285449956174158/?ref=share

مرد تو اپنی پسندیدہ عورت کو چھونے والی ہوا کا بھی دشمن ہوتا ہے۔۔۔اور شاہ یہ بات کس طرح برداشت کر سکتا تھا کہ اس کی بیوی اس کا عشق اس سے طلاق لے کر کسی اور سے شادی کرے۔۔۔یہ سب دیکھنے سے پہلے شاہ مرنا پسند کرتا۔۔۔لیکن اپنی بیوی پر کسی کی غلط نگاہ نہیں پڑنے دیتا۔۔۔

شاہ کے جانے کے بعد فیری نے جن آنسوؤں کو باہر نکلنے سے روکا ہوا تھا۔۔۔وہ باہر آ گئے تھے فریال وہی زمین پر بیٹھ کر رونے لگی تھی۔۔۔

💖-------------💖

کیسی ہو ڈارلنگ شفیق نے عالیہ کے قریب بیٹھتے ہوئے کمینگی سے پوچھا۔۔۔

عالیہ کی حالت بہت خراب تھی اسے اپنے بارے میں بھی کچھ یاد نہیں تھا۔۔۔بس چپ چاپ بیٹھی رہتی تھی۔۔۔

عالیہ نے آنکھوں میں ویرانی لیے شفیق کو دیکھا۔۔۔

تم اداس مت ہو میں بہت جلد تمہیں تمھاری بیٹی سے ملاؤ گا۔۔۔وہ بھی تمہارے ساتھ یہی رہے گی۔۔۔ایک اور اہم بات وہ تو تم سے بھی زیادہ خوبصورت ہے۔۔۔شفیق نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

شمس نے فیری کو کافی تلاش کیا تھا لیکن فیری اسے کہی نہیں ملی تھی۔۔۔

شمس کچھ دنوں کے لئے ملک سے باہر چلا گیا تھا۔۔۔

شمس اپنی گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا اور اپنی زندگی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔اسے اپنی ایک ایک غلطی یاد آرہی تھی۔۔۔

اور سب سے بڑی غلطی اپنے پیار کو مار کر کی تھی۔۔ جس کا پچھتاوا اسے آج بھی تھا۔۔

اسے فیری میں اسما نظر آئی تھی اس لیے فیری سے شادی کرنا چاہتا تھا۔۔

لیکن آج بھی اس کے دل میں اسما بسی تھی۔۔۔

اسما پر گولی چلانے کی سزا شمس اپنے آپ کو کافی بار دے چکا تھا۔۔۔

اسما اس کا پیار تھی اور شمس اسما کو آج بھی بھول نہیں پایا تھا۔۔۔ کیونکہ دل کے کسی کونے سے آواز آتی تھی کہ اسما زندہ ہے۔۔۔ لیکن ہر بار شمس اپنے دل کی آواز کو دبا دیتا تھا۔۔۔

اس نے اپنے باپ کی طرح بنے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔ لیکن اپنے باپ جیسا خود غرض نہیں بن سکا تھا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

دنیاوالوں کے سامنے شمس بلکل اپنے باپ کے جیسا تھا۔۔۔جبکہ حقیقت بلکل مختلف تھی۔۔۔شاہ کو بھی ایسا ہی لگتا تھا کہ شمس اپنے باپ کے جیسا ہے۔۔۔

شاہ نے جب اپنی اور فیری کی تصاویر شمس کو بھیجی تھیں تو شمس کو غصہ آیا تھا۔۔۔لیکن تھوڑی دیر بعد غصہ غائب ہو گیا تھا۔۔۔

کیونکہ اسے فیری میں اسما نظر آئی تھی۔۔۔اور فیری اسما نہیں تھی۔۔۔اس لیے شمس خاموش ہو گیا تھا۔۔۔اور اس نے فیری کو ڈھونڈنے کا ارادہ بھی ترک کر دیا تھا۔۔۔اسے معلوم تھا کہ شاہ کے پاس فیری سیف رہے گی۔۔۔

لیکن اپنے باپ کے کہنے پر اسے فیری کو ڈھونڈنا پڑا تھا۔۔۔فیری اسے نہیں ملی تھی۔۔۔

اور پھر اپنے دماغ کو سکون دینے کے لیے شمس ملک سے باہر آ گیا تھا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

شمس انہی سوچوں میں گم تھا جب اس کے کانوں میں کسی کے کھلکھلانے کی آواز پڑی۔۔۔

شمس نے اس طرف دیکھا تو وہاں پر ایک لڑکی کھڑی تھی۔۔۔اور فون پر بات کرتے ہوئے ہنس رہی تھی۔۔۔

شمس چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے اس لڑکی سے کچھ فاصلے پر جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

شمس نہیں جانتا تھا کہ وہ ایسا کیوں کر رہا ہے اسے اس لڑکی میں عجیب سی کشش نظر آئی تھی۔۔۔۔

💖-----------💖

اظہر جب پڑھائی کے سلسلے میں لندن گیا تھا۔۔تو وہاں اس کی ملاقات ایما سے ہوئی تھی۔۔۔

ایما ایک خوبصورت لڑکی تھی۔۔۔اور امیر بھی تھی۔۔۔جس کلب میں اظہر اپنے دوستوں کے ساتھ جاتا تھا۔۔ وہاں ایما بھی آتی تھی۔۔۔ایما ایک غیر مسلم لڑکی تھی۔۔۔

آہستہ آہستہ اظہر اور ایما کی دوستی ہو گئی۔۔۔اظہر کو ایما کی خوبصورتی اٹریکٹ کر رہی تھی۔۔۔

اظہر اور ایما کی دوستی گہری ہو گئی تھی ایما اظہر کو پسند بھی کرنے لگی تھی۔۔۔اور یہ بات اظہر کو سالگرہ کے دن بتانا چاہتی تھی۔۔۔۔

ایما اپنی سالگرہ والے دل بہت خوش تھی۔۔۔ایما کی سالگرہ کے دن سب لوگ بہت انجوائے کر رہے تھے۔۔۔۔

تقریباً سارے لوگ نشے میں دھت ڈانس کر رہے تھے۔۔۔اظہر نے بھی بہت زیادہ شراب پی لی تھی۔۔۔

ایما اظہر کو اپنے کمرے میں لے گئی تھی۔۔۔ایمانے اپنی محبت کا اظہار اظہر سے کیا تھا۔۔۔اظہر اس وقت اپنے حواس میں نہیں تھا۔۔۔

اظہر نے نشے کی حالت میں ایما کو گلے لگایا تھا۔۔۔

میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں میری جان

اظہر نے نشے کی حالت میں کہا۔۔۔اظہر کی بات سن کر ایما خوش ہو گئی تھی۔۔۔

صبح جب اظہر کی آنکھ کھلی تو ایما اس کے سینے پر سر رکھ کر سو رہی تھی۔۔۔

اظہر کو پوری بات سمجھنے میں کچھ دیر لگی تھی۔۔۔لیکن جب اسے سب یاد آیا تو اظہر نے ایما کو جلدی سے پیچھے کیا تھا۔۔۔اور کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔

اس دن کے بعد اظہر کی ایما سے بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔اظہر ایما کا فون بھی نہیں اٹھا رہا تھا۔۔۔ایسے ہی دو ماہ گزر گئے تھے۔۔۔جب اظہر کو ایما کا میسج آیا کہ وہ اس کے بچے کی ماں بننے والی ہے۔۔۔

اظہر کو تو یقین نہیں آیا تھا۔۔۔ایما نے ساتھ دھمکی بھی دی تھی کہ اگر تم نے مجھ سے شادی نہیں کی تو میں پولیس میں تمھارے خلاف رپورٹ درج کرواؤ گی۔۔۔اور آگے تم بہتر جانتے ہو تمھارا کیریر کیسے تباہ ہو گا۔۔۔

ایما کی دھمکی واقعی ہی کام آئی تھی۔۔۔کیونکہ اظہر جانتا تھا کہ یہ لندن ہے پاکستان نہیں ہے۔۔۔یہاں کی پولیس فوراً ایکشن لیتی ہے۔۔۔

مجبوراً اظہر کو ایما کے ساتھ شادی کرنی پڑی تھی۔۔۔

اور اب اظہر کی ایک بیٹی بھی تھی۔۔۔اظہر دونوں سے ملنے بھی جاتا تھا۔۔۔اس نے یہ بات کسی کو بھی نہیں بتائی تھی۔۔۔

اظہر رابی کو بچپن سے چاہتا تھا اور اسے سچ بتا کر کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

🖤------------🖤

شمس نے جب اس لڑکی کا چہرہ دیکھا تو اسے لگا کہ زندگی نے اسے بہت بڑا سرپرائز دیا ہے۔۔۔ شمس جو اس بات پر یقین آ گیا تھا کہ معجزے ابھی بھی دنیا میں ہوتے ہیں۔۔۔

اسما کا زندہ ہونا شمس کے لیے کسی معجزے سے کم نہیں تھا۔۔۔

اس کی نظروں کے سامنے اسما کھڑی تھی۔۔۔ اسے پورا یقین تھا کہ اس کے سامنے کھڑی لڑکی اسما ہی ہے۔۔۔

اسما وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔ لیکن شمس ابھی بھی شوکڈ کھڑا تھا۔۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے اسما تو مر گئی تھی۔۔۔ لیکن یہ لڑکی اسما ہی تھی۔۔۔

جو بھی ہو مجھے معلوم کرنا ہو گا کہ۔۔۔ یہ لڑکی واقعی اسما ہے۔۔۔ یا اسما سے اس لڑکی کی شکل ملتی ہے۔۔۔۔

شمس نے اپنے منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

💖------------💖

جب اسما کو گولی لگی تھی تو سلمان شاہ اسے جلدی سے ہوسپیٹل لے گئے تھے۔۔۔ڈاکٹر نے کہا تھا کہ ہم نے گولی نکال دی ہے اور شام تک ان کو ہوش آ جانا چاہیے۔۔۔۔

اس کے علاوہ ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔۔۔

شام کو اسما کو ہوش آ گیا تھا۔۔۔لیکن سلمان شاہ نے کسی کو بھی یہ بات نہیں بتائی تھی کہ۔۔۔اسما زندہ ہے یہ سب انہوں نے اسما کی بھلائی کے لیے کیا تھا۔۔۔اور اسما کو ملک سے باہر اپنے ایک دوست کی فیملی کے پاس بھیج دیا تھا۔۔۔

اسما کے زندہ ہونے کا علم وجی اور شاہ کو بھی نہیں تھا۔۔۔

💖------------💖

شاہ بیٹھا سوچ رہا تھا۔۔۔کیسے فیری سے بات کرے جب غصہ ٹھنڈا ہوا تھا تو اب بیٹھا سوچ رہا تھا۔۔۔

/

شاہ کو پورا یقین تھا کہ وہ فیری کا فیصلہ تبدیل کر دے گا۔۔۔لیکن اس کے لیے اسے فیری کے قریب رہنا تھا۔۔۔

شاہ کے دماغ میں ایک خیال آیا تھا جسے سوچ کر شاہ مطمئن ہو گیا تھا۔۔۔

💖------------💖

رات کو جب سب اپنے کمروں میں تھے تو شاہ فیری کے کمرے میں آیا تھا۔۔۔

شاہ نے دیکھا کمرہ سارا خالی تھا اور واشروم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی۔۔۔

شاہ فیری کے بیڈ پر لیٹ گیا تھا۔۔۔

اور فیری کے نکلنے کا انتظار کرنے لگا تھا۔۔۔

شاہ کو لیٹے ہوئے بیس منٹ ہو گئے تھے اور ابھی تک فریال باہر نہیں آئی تھی۔۔۔

شاہ ابھی یہی سوچ رہا تھا جب دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔۔۔

شاہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔۔۔

شاہ نے مڑ کر فیری کی طرف دیکھا۔۔۔جو شاہ کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔اور سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ شاہ اس وقت اس کے کمرے میں کیا کر رہا ہے۔۔۔

فیری نے سفید شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی بال ٹاول میں قید تھے۔۔۔

چہرے پر پانی کی بوندے پتوں پر پڑتی شبنم کے قطروں کا منظر پیش کر رہی تھی۔۔۔

شاہ فرصت سے فیری کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

فیری شاہ کی نظروں سے پزل ہو رہی تھی۔۔۔فیری نے جلدی سے اپنا ڈوپٹہ بیڈ سے اٹھا کر اپنے کندھوں پر پھیلایا تھا۔۔۔

شاہ بھی ہوش میں آیا تھا۔۔۔

جاناں میں تمھارا کب سے انتظار کر رہا ہوں۔۔۔یہاں آؤ بیٹھو۔۔۔شاہ نے فیری کا ہاتھ پکڑ کر اسے بیڈ پر بیٹھایا اور کچھ فاصلے پر خود بیٹھ گیا۔۔۔

شاہ کا بات کرنے کا انداز ایسا تھا جیسے ان دونوں کے درمیان سب کچھ ٹھیک ہے۔۔۔۔

اور فیری کو شاہ کی دماغی حالت پر شک ہو رہا تھا۔۔۔

کیونکہ شاہ صبح ہی تو غصے سے گھر سے نکلا تھا۔۔۔

کیا ہوا زیادہ پیارا لگ رہا ہوں جو مجھے اپنی ان پیاری آنکھوں سے گھور رہی ہو۔۔۔

شاہ نے آنکھوں میں شرارت لیے فیری کی طرف دیکھتے اس کی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

شاہ کی بات سن کر فیری نے جلدی سے اپنی نظروں کا زاویہ تبدیل کیا تھا۔۔۔۔

آپ اس وقت میرے روم میں کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟ فیری نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

تم سے ایک ضروری بات کرنی تھی اکیلے میں۔۔۔شاہ نے فیری کے چہرے پر نظریں گاڑھے کہا۔۔

شاہ کی بات سن کر فیری گھبرا گئی تھی۔۔۔

وہ بات آپ صبح بھی کر سکتے تھے اس وقت کرنی ضروری تھی کیا۔۔۔؟فیری نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔

مجھے تو ابھی ہی بات کرنی تھی۔۔۔شاہ نے بے فکری سے جواب دیا۔۔

جی کہیئے۔۔کیا بات کرنی تھی آپ نے۔۔۔؟فیری نے شاہ سے پوچھا۔۔کیونکہ اسے لگ رہا تھا جب تک شاہ اپنی بات نہیں کہے گا۔۔وہ یہاں سے نہیں جائے گا۔۔

تم پھپھو جان کو ڈھونڈنا چاہتی ہو۔۔؟شاہ نے فیری سے پوچھا۔۔

جی بلکل فیری نے نا سمجھی سے جواب دیا۔۔۔

تو میں سوچ رہا تھا کیوں نا ہم دونوں مل کر پھپھو جان کو تلاش کریں ایسے وہ جلدی مل جائے گی۔۔۔شاہ نے فیری سے پوچھا۔۔۔

e

اور فیری کو بھی شاہ کی بات ٹھیک لگی تھی۔۔۔

شاہ یہ سب فیری کے ساتھ وقت گزارنے کے لئے کر رہا تھا۔۔۔اور اس نے اپنے آدمیوں کو عالیہ کی تلاش میں لگایا ہوا تھا۔۔۔

اور فیری شاہ کی چال کو سمجھ نہیں سکی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔۔فیری نے کہا۔۔۔

شاہ تو پہلے سے ہی فیری کا جواب جانتا تھا کہ وہ یہی جواب دے گی۔۔۔

شاہ فیری کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔جب فیری شاہ کی نظروں سے گھبرا کر بولی۔۔۔۔

آپ نے کرلی ہے بات اب آپ یہاں سے جائے فیری نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

اسے اس بات کی بھی فکر ہو رہی تھی کہ اگر کسی نے دیکھ لیا تو فضول میں بات بڑھے گی۔۔۔

شاہ اپنی جگہ سے اٹھا اور فیری کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔جو نروس سی اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو مڑوڑ رہی تھی۔۔۔

Urdu Novels Ghar

شاہ نے اپنا ہاتھ بڑھا کر فیری کے بالوں کو ٹاول سے آزاد کیا۔۔۔اور فیری کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں لے کر اسے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔۔فیری اس حملے کے لیے تیار نہیں تھی۔۔۔اور سیدھی شاہ کے سینے سے جا لگی تھی۔۔۔فیری کے گیلے بال شاہ کے چہرے سے جا لگے تھے۔۔۔

سفید رنگ تم پر بہت جچتا ہے جاناں۔۔۔شاہ نے فیری کے کانوں میں سرگوشی نما کہا۔۔۔

فیری شاہ کے قریب آنے پر اپنے دل کی دھڑکنوں کو سنبھال رہی تھی۔۔۔شاہ تھوڑی دیر فیری کے بالوں کی خوشبو کو اپنے اندر اتارتا رہا اور پھر کمرے سے نکل گیا۔۔۔

فیری ابھی بھی بت بنی کھڑی تھی۔۔۔شاہ کی قربت سے اس کے چہرے پر سرخی پھیل گئی تھی۔۔۔فیری خود بھی اس بات سے انجان تھی۔۔۔

بدتمیز۔۔۔۔۔۔فیری نے ہوش میں آتے ہوئے کہا تھا۔۔۔اور کمرے کو لوک کیا تھا کہ کہی شاہ واپس نا آجائے۔۔۔

🖤------------🖤

مس رابیل میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔

اور اگر آپ مجھ سے ملنے نہیں آئی تو میں آپ کے گھر آ جاؤ گا۔۔۔وجدان نے رابی کو میسج بھیجا تھا۔۔۔

وجدان کا میسج پڑھ کر رابی پریشان ہو گئی تھی۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے۔۔۔اگر سر گھر آ گئے تو۔۔۔؟رابی نے سوچا کیا مصیبت ہے یہ رابی نے اپنا سر پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

اگر سر گھر آ گئے تو بہت مسئلہ ہو جائے گا۔۔۔

رابی نے خود سے کہا اور وجدان کو میسج کر کے جگہ کا پوچھا کہ کہاں پر آنا ہے۔۔۔

رابی کا میسج پڑھ کر وجدان کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔۔۔

اس نے رابی کو جگہ کا بتایا اور خود تیار ہونے چلا گیا۔۔

💖------------💖

رابی بیٹھی وجی کا انتظار کر رہی تھی جو ابھی تک آیا نہیں تھا۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔رابی کے کانوں میں وجی کی آواز پڑی رابی نے ایک نظر وجدان کو دیکھا۔۔۔جو ہمیشہ کی طرح اچھا لگا رہا تھا۔۔۔رابی نے نظریں جھکا کر سلام کا جواب دیا تھا۔۔۔

وجی بہت غور سے رابی کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔۔اور اسے رابی کی سوجی ہوئی آنکھیں صاف بتا رہی تھیں کہ وہ روتی رہی ہے۔۔۔

وجی کو اپنے کیے بہت دکھ ہو رہا تھا۔۔۔

کافی۔۔۔؟وجی نے بات کا آغاز کیا۔۔۔

نہیں مجھے کچھ نہیں پینا۔۔۔آپ نے کیا بات کرنی تھی۔۔۔؟رابی نے وجی سے پوچھا۔۔۔

اس دن جو بھی میں نے آپ کے ساتھ کیا میں اس کے لیے بہت شرمندہ ہوں۔۔۔

میں نہیں جانتا مجھے کیا ہو گیا تھا۔۔۔

میں آپ سے اس دن کے لئے معافی مانگنا چاہتا ہوں۔۔۔

پلیز مجھے معاف کریں۔۔۔وجی نے سنجیدگی سے تھوڑا آگے کو جھکتے ہوئے رابی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔۔۔۔

اور رابی منہ کھولے وجدان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔اسے لگ رہا تھا کہ اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے وجدان آج رابی کو حیران کر رہا تھا۔۔۔

رابی کا چہرہ دیکھ کر وجی نے اپنی مسکراہٹ چھپائی تھی۔۔۔

مس رابیل آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟ وجدان نے رابی سے پوچھا۔۔۔

جی جی سر رابی نے ہڑبڑا کر جواب دیا۔۔۔۔

تو کیا آپ نے مجھے معاف کر دیا وجدان نے پوچھا

سر اگر آپ کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے تو میں نے بھی آپ کو معاف کر دیا ہے۔۔۔رابی نے کہا۔۔۔

شکریہ مجھے آپ سے اسی بات کی امید تھی۔۔۔وجی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

بائے داوے آپ کو بہت بہت مبارک ہو منگنی کی۔۔۔وجی نے کہارابی نے وجدان کی طرف دیکھا۔۔جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔اور وجی کو دیکھ کر لگ بھی نہیں رہا تھا کہ ۔۔۔وہ جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔۔

رابی نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔لیکن بولی کچھ نہیں۔۔۔

اب آپ کل سے آفس تو آئے گی نا۔۔۔؟وجدان نے رابی سے پوچھا۔۔۔

جی سر۔۔۔۔رابی نے آہستہ آواز میں کہا۔۔۔۔

گڈ۔۔۔۔

اب میں جاؤرابی نے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔

چلیے میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں وجدان نے بھی کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

نہیں سر میں چلی جاؤ گی رابی نے جلدی سے کہا۔۔۔

اس کا مطلب آپ نے ابھی تک مجھے معاف نہیں کیا۔۔۔۔

نہیں سر ایسی بات نہیں ہے۔۔۔رابی نے وجدان کی بات سن کر کہا۔۔۔

تو پھر چلیے میں آپ کو گھر چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔۔وجدان نے کہا تو رابی وجدان کے ساتھ چلنے لگی۔۔۔۔

پورا راستہ دونوں کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔

رابی کا گھر آ گیا اور گاڑی سے اترنے لگی تو وجی نے پوچھا ویسے آپ کی شادی کب ہے۔۔۔

دو ہفتوں بعد نکاح ہے میرا رابی نے کہا۔۔۔

امید کرتا ہوں آپ مجھے اپنے نکاح پر ضرور مدعو کریں گی۔۔۔وجدان نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

ضرور سر۔۔۔۔رابی نے ہلکا سا مسکرا کر کہا اور باہر نکل گئ۔۔۔۔

💖------------💖

📌📌

رابی اگلے دن جب آفس آئی تو بہت خوش تھی۔۔۔اور اب اسے وجدان کی طرف سے بھی ٹینشن نہیں تھی۔۔۔

اسے لگتا تھا وجدان اس سے معافی مانگ چکا ہے۔۔۔اب دوبارہ کوئی بھی ایسی حرکت نہیں کرے گا جس سے رابی کو مسئلہ ہو۔۔۔

رابی آپ دو دن سے آفس کیوں نہیں آئی۔۔۔؟ آبان نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

سر میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔رابی نے بے زاری سے جواب دیا اور وہاں سے جانے لگی۔۔۔

جب اچانک آبان نے رابی کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا۔۔۔۔

رابی نے بڑی مشکل سے آبان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اپنے اور آبان کے درمیان فاصلہ قائم رکھا تھا۔۔۔ورنہ رابی نے سیدھا آبان کے سینے سے جا لگنا تھا۔۔۔۔

اسی وقت وجدان وہاں آیا تھا۔۔۔

سامنے کا منظر دیکھ کر اسے غصہ تو بہت آیا تھا۔۔۔ لیکن دونوں کے پاس نہیں گیا تھا۔۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ رابی کیا کرے گی۔۔۔

رابی نے اپنا ہاتھ آبان کے ہاتھ سے چھڑوایا جو کھڑا رابی کو دیکھ مسکرا رہا تھا۔۔

رابی نے کھینچ کر تھپڑ آبان کو مارا تھا۔۔

رابی کے تھپڑ مارنے پر وجدان کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔۔

تمھاری ہمت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی۔۔

اگر آئندہ مجھے چھونے کی کوشش کی تو تمھاری جان لینے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگاؤ گی۔۔۔ رابی نے غصے سے کہا اور وہاں سے جانے لگی۔۔۔ جب اس نے دروازے پر وجدان کو کھڑا دیکھا اور وہی رک گئی۔۔۔

آبان ابھی بھی ویسی ہی کھڑا تھا۔۔۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ ایک لڑکی نے اس پر ہاتھ اٹھایا ہے۔۔۔

وجدان اندر آیا تھا اور رابی کو بھی آنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔

آبان نے جب وجدان کو اپنے سامنے دیکھا تو اس کا رنگ اڑ گیا تھا۔۔۔

معافی مانگو مس رابیل سے۔۔۔وجدان نے سنجیدگی سے کہا اور آبان نے ایک سیکنڈ بھی نہیں لگایا تھا۔۔۔اور رابی سے معافی مانگی تھی اور وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔کیونکہ وہ شاہ اور وجدان کو بہت اچھی طرح جانتا تھا۔۔۔۔

ایم سوری مس رابیل وجدان نے شرمندگی سے رابی کو کہا۔۔۔۔

اور آج پہلی بار رابی کو وجدان کا شرمندہ ہونا اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

سر آپ کیوں سوری بول رہے ہیں۔۔۔اس میں آپ کی تو کوئی غلطی نہیں ہے۔۔۔۔رابی نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔۔۔۔

/

اگر آپ کو یہاں کوئی بھی مسئلہ ہو تو مجھے ضرور بتائیے گا۔۔۔۔وجدان نے رابی کو کہا۔۔۔

جی سر۔۔۔رابی نے بس اتنا ہی کہا۔۔۔

ویسے زیادہ مسئلہ تو مجھے پہلے آپ سے ہی تھا۔۔۔یہ بات رابی نے دل میں سوچی تھی۔۔۔

💖------------💖

کیسی ہو جاناں۔۔۔؟

فیری کچن سے باہر جا رہی تھی جب شاہ اس کے راستے میں حائل ہوا۔۔۔

بھاگ رہی ہوں اس گھر سے۔۔۔آپئے پکڑ لے مجھے کہیں بھاگ گی تو۔۔۔؟

فریال نے غصے سے کہا۔۔۔

وہ ابھی شاہ کے منہ نہیں لگنا چاہتی تھی۔۔۔

پکا پکڑ لو تمھیں کوئی مسئلہ تو نہیں ہو گا نا۔۔شاہ نے آنکھوں میں شرارت لیئے فیری سے پوچھا۔۔۔اسے فیری کا غصہ سے بھرا چہرہ مزا دے رہا تھا۔۔۔

پلیز ہٹیے راستے سے۔۔۔فیری نے کہا۔۔۔

اگر نا ہٹو تو شاہ نے اپنا چہرہ فیری کے قریب کرتے ہوئے کہا۔۔۔

فیری ایک دم پیچھے ہٹی تھی۔۔۔

آپ کو معلوم ہے آپ ایک نمبر کے فلرٹی انسان ہے۔۔۔فیری نے گھورتے ہوئے شاہ کو کہا۔۔۔

اپنی بیوی کے ساتھ فلرٹ کر رہا ہوں جاناں۔۔۔مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔

شاہ نے سرگوشی نما کہا۔۔۔

فیری کا مزید یہاں رکنا بے کار تھا۔۔۔اس نے شاہ کو پیچھے دھکا دیا اور باہر بھاگ گئ۔۔۔۔

شاہ بھی مسکراتا ہوا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

صوفیہ نے فیری کو کچن سے بھاگتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔اور تھوڑی دیر بعد ہی شاہ کو کچن سے نکلتے ہوئے دیکھا۔۔۔۔

یہ دونوں اکیلے کچن میں کیا کر رہے تھے۔۔۔؟صوفیہ نے غصے سے سوچا۔۔۔

اگر تم نے میرے شاہ کے قریب آنے کی کوشش کی تو جان سے جاو گی۔۔۔

صوفیہ نے نفرت سے فیری کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔۔۔اور پیر پٹخ کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔

💖------------💖

ماما مجھے اس فریال کے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے۔۔۔وہ میرے شاہ پر ڈورے ڈال رہی ہے۔۔۔صوفیہ نے نفرت سے فیری کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔۔۔

تم ٹینشن نا لو میں نے سوچ لیا ہے کہ مجھے اب کیا کرنا ہے۔۔۔

ویسے شاہ ہاتھ نہیں آنے والا سدف نے مسکراتے ہوئے صوفیہ کو کہا۔۔۔

کیا کرنے والی ہے آپ۔۔۔؟صوفیہ نے جلدی سے پوچھا۔۔۔

وہ تمہیں وقت آنے پر معلوم ہو جائے گا۔۔۔سدف نے کہا۔۔۔۔

💖------------💖

شمس نے اپنے ذریعے معلوم کروایا تھا کہ اسما کو گولی لگنے کے بعد کس ڈاکٹر نے اس کا علاج کیا تھا۔۔۔اور خوش قسمتی سے اسے وہ ڈاکٹر مل بھی گیا تھا۔۔۔

جس نے بتایا تھا کہ وہ لڑکی بچ گئی تھی۔۔۔

اور جب یہ بات شمس کو معلوم ہوئی تو سب سے پہلے اپنے اللہ کے سامنے سجدے میں جھکا تھا اور بہت رویا تھا۔۔۔

اسے خود معلوم نہیں تھا کہ وہ کس بات پر زیادہ خوش ہو رہا ہے۔۔۔اسما کے زندہ ہونے پر یا۔۔۔اس کے دوبارہ ملنے پر۔۔۔۔

شمس نے اب سوچ لیا تھا اب وہ اپنی محبت سے اسما کا دل جیتے گا۔۔۔اور کبھی بھی اسما کو اپنے آپ سے دور نہیں جانے دے گا۔۔۔

اگر اسما کو معلوم ہوتا کہ کوئی اس کے لئے رو رہا ہے۔۔۔تڑپ رہا ہے۔۔۔تو اسما ضرور اپنی قسمت پر رشک کرتی۔۔۔

💖-----------💖

سدف کے شوہر کا نام الطاف تھا۔۔۔سدف الطاف کو پسند کرتی تھیں۔۔۔الطاف سدف کا کزن بھی تھا۔۔۔

الطاف امیر نہیں تھا بلکہ معمولی گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔۔۔

سدف کی شادی جب الطاف سے ہوئی۔۔۔تو وہ الطاف کے چھوٹے سے گھر میں گزارا نہیں کر سکی۔۔۔اس لیے اپنے باپ کے پاس آ کر رہنے لگی دا جی کو بھی کوئی مسئلہ نہیں تھا۔۔۔

الطاف نے اپنے سسر کے گھر رہنے سے صاف انکا کر دیا تھا۔۔۔

وہ آ کر سدف اور بچوں سے مل لیتا تھا۔۔۔۔

پھر الطاف نے تہمینہ بیگم کو دیکھا تھا۔۔۔اور پہلی نظر میں ہی الطاف کو تہمینہ پسند آ گئ تھی۔۔۔

تہمینہ کے گھر والوں کو بھی شادی کی جلدی تھی اس لیے انہوں نے تہمینہ کی شادی الطاف سے کر دی تھی۔۔۔۔

لیکن جب الطاف کو معلوم ہوا کہ تہمینہ اپنے کزن کو پسند کرتی ہے۔۔۔تو ان کو بہت دکھ ہوا تھا۔۔۔

الطاف نے تہمینہ کو ہر طرح کی خوشی دینے کی کوشش کی تھی۔۔۔لیکن تہمینہ کا دھیان اپنے کزن کی طرف ہی رہتا تھا۔۔۔

جبکہ وہ بھی شادی کر چکا تھا۔۔۔لیکن ایک دن جب الطاف نے تہمینہ کو فون پر کسی سے بات کرتے سنا تو۔۔۔اور اس کے بعد تہمینہ کو طلاق دے دی۔۔۔۔

تہمینہ تو بہت خوش تھی الطاف نے رابی کو اپنے پاس رکھنے کی کوشش نہیں کی۔۔۔کیونکہ اسے اس وقت اپنی ماں کی زیادہ ضرورت تھی۔۔۔

سدف بیگم کو جب الطاف کی دوسری شادی کا معلوم ہوا تو انہوں نے گھر میں بہت شور مچایا تھا۔۔۔۔

ان کو معلوم تھا کہ الطاف نے دوسری شادی کی ہے۔۔۔اور اس کو طلاق بھی دے دی ہے۔۔۔ لیکن وہ تہمینہ بیگم کو جانتی نہیں تھی اور ناہی کبھی دیکھا تھا۔۔۔

اس کے بعد سدف الطاف سے ناہونے کے برابر بات کرتی تھی۔۔۔

💖------------💖

شاہ اچھا ہے ایسا فیری کا دل کہنے لگا تھا۔۔۔ لیکن یہ بات فیری ماننے سے انکاری تھی۔۔۔

شاہ اور فیری مل کر عالیہ کو ڈھونڈ رہے تھے۔۔۔ایسا فیری کو لگتا تھا۔۔۔ جبکہ شاہ فیری کے ساتھ وقت گزارنے کی غرض سے فیری کے ساتھ رہتا۔۔۔اور باتیں کرتا جو زیادہ تر عالیہ بیگم کے مطلق ہوتی تھیں۔۔۔

💖------------💖

سر ہمیں میم کے بارے میں معلومات ملی ہیں۔۔۔آپ جلدی سے شہر آجائے۔۔۔شاہ کے ایک خاص بندے نے فون پر شاہ کو کہا۔۔۔

شاہ یہ سنتے ہی خوش ہو گیا تھا۔۔۔اور اسی وقت شہر کے لیے نکل گیا تھا۔۔۔۔

💖-----------💖

جیسے جیسے دن نزدیک آ رہے تھے۔۔۔رابی کی گھبراہٹ میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

اسے ایسا لگ رہا تھا جسے کچھ برا ہونے والا ہے۔۔۔لیکن کیا یہ بات اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔۔

رابی نے اپنی شادی کی شاپنگ بھی بے دلی سے کی تھی۔۔۔

اور وجدان کو بس نکاح کے دن کا انتظار تھا۔۔۔۔

آج وہ دن آگیا تھا جب رابی اور اظہر کا نکاح ہونا تھا۔۔۔

اظہر بہت خوش تھا۔۔۔اور رابی کا دل بے چین تھا۔۔۔

تہمینہ بیگم کے کہنے پر نکاح پر سب لوگوں کو بلایا تھا۔۔۔

وجدان بھی بلیک تھری پیس میں اپنی بے پناہ وجاہت سمیت وہاں پر ہر ایک کی نظروں کا مرکز بنا ہوا تھا۔۔۔

وجدان بار بار اپنی گھڑی کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔جب اسے ایک میسج موصول ہوا جسے پڑھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔۔۔۔

رابی کو جب ہال میں لایا گیا تو وجدان کی نظریں اس کے خوبصورت چہرے پر ٹھہر سی گئی تھی۔۔۔

وجی کو اپنے آس پاس کی کسی چیز کی ہوش نہیں رہی تھی۔۔۔وہ بس یک ٹک رابی کو دیکھی جا رہا تھا۔۔۔

رابی نے سفید رنگ کا لہنگا پہنا ہوا تھا۔۔۔جو رابی کی گندمی رنگت پر بہت جچ رہا تھا۔۔۔رابی اس وقت آسان سے اتری ہوئی پری لگ ہی رہی تھی۔۔۔

رابی کی نظریں اٹھیں اور رابی نے سامنے دیکھا۔۔۔۔جہاں وجی کھڑا رابی کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

دونوں کی نظریں ایک دوسرے سے ملی تھیں۔۔۔

وجدان کی آنکھوں کی چمک دیکھ کر رابی کا ننھا سا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔۔۔

رابی کو اظہر کے سامنے بیٹھایا گیا تھا۔۔۔

وجدان ریلیکس سا کھڑا اپنی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالی کھڑا تھا۔۔۔جیسے سامنے ہو رہے نکاح سے بہت خوش ہو۔۔۔

💖------------💖

شاہ جب شہر پہنچا تو اس کے آدمی نے جس انسان کا نام بتایا۔۔۔اس نام کو سن کر شاہ کی رگیں پھول گئ تھیں۔۔۔۔

بہت غلط کیا ہے تم نے۔۔۔ تمہیں اب شاہ کے قہر سے کوئی نہیں بچا سکتا۔۔۔۔

شاہ نے غصے سے کہا۔۔۔اور کرسی کو ٹھوکر مار کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

💖------------💖

Urdu Novels Ghar

جب فیری کو معلوم ہوا کہ شاہ گھر پر نہیں ہے تو اس کا دل اداس ہو گیا تھا۔۔۔وجہ وہ خود بھی جاننے سے قاصر تھی۔۔۔

فیری جانے انجانے میں سارا دن شاہ کا انتظار کرتی رہی تھی۔۔۔لیکن وہ نہیں آیا تھا۔۔۔

جب فیری کا صبر جواب دے گیا۔۔۔تو اس نے غصے میں کہا بھاڑ میں جائے مجھے کیا میں کیوں ان کا انتظار کر رہی ہوں۔۔۔

فیری نے کہا اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

💖------------💖

شاہ غصے میں شفیق کے گھر گیا تھا جو اس کا شہر میں تھا۔۔

اسی گھر میں ہی اس نے عالیہ کو رکھا ہوا تھا۔۔

اس وقت شفیق گھر پر نہیں تھا۔۔اور اس نے کوئی سیکیورٹی بھی نہیں رکھی تھی۔۔۔کیونکہ اسے یقین تھا کہ کسی کو بھی اس پر شک نہیں ہو گا۔۔۔

لیکن اس کا یہی یقین اسے لے ڈوبا تھا۔۔۔

شاہ کے ساتھ اس کے آدمی بھی تھے سارے پورے گھر میں پھیل گ ئے تھے۔۔۔

جب ایک آدمی نے کہا سر یہاں ایک عورت ہے۔۔۔

Urdu Novels Ghar

شاہ جلدی سے اس کمرے میں گیا تھا۔۔ لیکن اپنی پھپھو کو اس حالت میں دیکھ کر اس کا دل کٹ سا گیا تھا۔۔

شاہ عالیہ کے پاس بیٹھ گیا تھا اور عالیہ کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیا۔۔

پھپھو دیکھیے آپ کا شاہ آیا ہے۔۔۔ شاہ نے کہا اس نے اپنے آنسوؤں کو نکلنے سے نہیں روکا تھا۔۔۔

اس کے آدمی اپنے لمبے چوڑے سر کو روتا ہوا دیکھ کر حیران ہوئے تھے۔۔

عالیہ نے شاہ کی طرف دیکھا لیکن ان کی آنکھوں میں شناسائی کی زرا سی بھی رمق نہیں تھی۔۔۔

شاہ اس وقت کمزور نہیں پڑنا چاہتا تھا اس لئے عالیہ کو وہاں سے ہوسپیٹل لے گیا تھا۔۔۔

اس نے سوچ لیا تھا کہ دونوں باپ بیٹے کے ساتھ کیا کرنا ہے۔۔۔

💖------------💖

مولوی صاحب نے ابھی نکاح شروع ہی کیا تھا۔۔۔جب ایک نسوانی آواز نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔

اظہر اس آواز کو پہچان گیا تھا۔۔۔اس نے گھبرا کر آواز کی سمت دیکھا۔۔۔تو وہاں ایما اور اس کی بیٹی کھڑی تھی۔۔۔

یہاں صرف دو لوگوں کو سچائی کا معلوم تھا ایک وجی اور دوسرا خود اظہر۔۔۔

اظہر کے چہرے پر بارہ بجے تھے۔۔۔جبکہ وجی کے چہرے پر پر سکون سی مسکراہٹ تھی۔۔۔

اسے معلوم تھا کہ رابی کو تکلیف ہو گی۔۔۔لیکن یہ سب وہ رابی کے لیے ہی کر رہا تھا۔۔۔

کون ہو آپ بیٹا۔۔۔؟اظہر کے والد نے آگے بڑھ کر ایما سے انگلش میں پوچھا۔۔ایما کو اردو نہیں آتی تھی۔۔۔

ایما نے اپنا میرج سرٹیفکیٹ اظہر کے والد کے ہاتھ میں تھمایا تھا۔۔۔جسے پڑھ کر اظہر کے والد کو جھٹکا لگا تھا۔۔۔ ان کو تو یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔

لیکن ہاتھ میں پکڑے سرٹیفکیٹ کو دیکھ کر ان کو یقین کرنا پڑا تھا۔۔۔

اظہر کے والد طیش میں اظہر کے پاس گئے۔۔۔اور کھینچ کر اظہر کو تھپڑ مارا۔۔۔باقی سارے لوگ حیرانگی سے دونوں باپ بیٹے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔اور بات کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔۔

اس لیے تم لندن جاتے تھے۔۔۔؟ہم سب کی آنکھوں میں دھول جھونک رہے تھے۔۔۔ تمہیں زرا بھی شرم نہیں آئی۔۔۔اگر تمہیں وہ لڑکی پسند تھی۔۔۔تو رابیل سے شادی کیوں کر رہے ہو جواب دو۔۔۔؟؟اظہر کے والد نے دھاڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔

رابیل کو بات سمجھنے میں کچھ دیر لگی تھی۔۔۔لیکن اسے ابھی بھی لگ رہا تھا۔۔۔جیسے یہ سب خواب ہے۔۔۔اس لیے دونوں باپ بیٹے کے قریب آئی۔۔۔

انکل کیا ہوا ہے۔۔۔؟سب ٹھیک ہے۔۔۔؟رابی نے اپنے دماغ میں آئے خیال کی نفی کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اظہر کے والد نے ہاتھ میں پکڑا ہیپر رابی کو دیا۔۔۔۔جسے پڑھ کر رابی کو اپنے قدموں کے نیچے سے زمین نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

رابی کو اپنے قدموں پر کھڑے رہنا دشوار لگ رہا تھا۔۔۔اس لیے زمین پر بیٹھتی چلی گئ۔۔۔

رابی کو تکلیف میں دیکھنا وجدان کے لیے بہت مشکل تھا۔۔۔

تہمینہ بیگم جلدی سے رابی کے پاس آئی تھی۔۔۔۔

رابی میری بیٹی سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ چلو میرے ساتھ۔۔۔ تہمینہ بیگم نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے رابی کو کہا۔۔۔

رابی کو تو اس وقت کسی کی بھی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔۔۔

اظہر نے جب اپنے آپ کو پھنستا ہوا دیکھا۔۔۔ تو جلدی سے اپنے باپ کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔۔۔

ڈیڈ یہ سب میں رابی کے لئے کر رہا ہوں۔۔۔ اظہر نے کہا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔؟ فاروق صاحب نے اظہر کے سامنے آتے ہوئے پوچھا۔۔۔

وجدان کو بھی اظہر کی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔

انکل آپ کی بیٹی کا بہت سے لڑکوں سے چکر چل رہا ہے۔۔۔میں نے خود دیکھا ہے اسے لڑکوں کے ساتھ۔۔۔ اور شادی میں اس کے ساتھ اس لیے کر رہا ہوں کیونکہ مجھے اپنی خالہ کی عزت عزیز ہے۔۔۔۔ورنہ میں کبھی بھی ایسی لڑکی سے شادی نہیں کرتا۔۔۔جس کا کریکٹر ٹھیک نا ہو میں ایما سے محبت کرتا ہوں۔۔۔

اظہر نے آنکھوں میں سنجیدگی لیے فاروق صاحب کو کہا۔۔۔اور اظہر کے منہ سے اپنے بارے میں سن کر رابی نے دل میں دعا کی تھی۔۔۔کہ زمین پھٹے اور اس میں سما جائے یہ کیا ہو رہا تھا اس کے ساتھ۔۔۔۔

رابی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ اٹھ کر اپنے کردار کی صفائی دے سکے۔۔۔مہمان سارے ایک دوسرے کے کانوں میں طرح طرح کی باتیں کرنے لگے تھے۔۔۔

اور اور اس بار بھی لڑکی کو ہی غلط بول رہے تھے۔۔۔۔جبکہ غلطی لڑکے کی تھی وہ جھوٹ بول کر شادی کر رہا تھا۔۔۔

اور جب خود پر بات آئی تو لڑکی کے کردار پر کیچڑ اچھال رہا تھا۔۔۔اور لوگوں نے تو یقین بھی لڑکے کی بات پر ہی کرنا تھا اور کر بھی رہے تھے۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

اظہر کی بات سن کر وجدان کا خون کھول گیا تھا۔۔ کتنا عجیب انسان تھا۔۔ جس سے محبت کا دعویٰ کرتا تھا۔۔ اسی پر الزام لگا رہا تھا۔۔ اور یہ سب وہ خود کو بچانے کے لیے کر رہا تھا۔۔ اظہر خود بھی جانتا تھا کہ رابی ایسی لڑکی نہیں ہے۔۔۔

تہمینہ بیگم کو بھی اظہر کی بات پر یقین آ گیا تھا۔۔۔ کیونکہ ان کو اپنی بیٹی سے زیادہ اظہر پر بھروسہ تھا۔۔۔

تہمینہ بیگم نے غصے میں رابی کو کھڑا کیا تھا اور اسے تھپڑ مارا تھا۔۔ رابی آنکھوں میں بے یقینی لیے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ جو غصے میں اسے باتیں سنا رہی تھیں۔۔۔

بس بہت ہو گیا وجدان کی آواز پورے ہال میں گونجی تھی۔۔۔ اسے رابی کی ماں کی سوچ پر بھی افسوس ہو رہا تھا۔۔۔ جسے اپنی بیٹی سے زیادہ اپنے بھانجے کی باتوں پر یقین تھا۔۔۔

اگر اب کسی نے رابیل کے بارے کچھ بھی فضول کہا۔۔ تو وہ زندہ یہاں سے باہر نہیں جا سکے گا۔۔ وجدان نے غراتے ہوئے کہا۔۔

Urdu Novels Ghar

سب لوگ خاموش ہو کر وجدان کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔اس کی پر سنلٹی ہی ایسی تھی کسی میں ہمت نہیں تھی کہ کچھ بھی بولے۔۔۔۔

وجدان اظہر کے پاس آیا تھا۔۔۔

مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم اس حد تک گر سکتے ہو۔۔۔خود کو بچانے کے لیے تم نے رابیل پر الزام لگایا ہے۔۔۔کیا ثبوت ہے تمھارے پاس بولو دکھاؤ ہم سب کو۔۔۔وجدان نے اظہر کا کالر پکڑتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔۔۔

وجدان کے سوال پر اظہر گڑ بڑا گیا تھا۔۔۔

تم کون ہو اور میں تمہیں کیوں ثبوت دوں اظہر نے سنبھلتے ہوئے کہا۔۔۔

اس سے پہلے وجدان کچھ کہتا ایما بول پڑی تھی۔۔۔

اظہر جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔وہ مجھ سے پیار نہیں کرتا تھا۔۔۔لیکن جب میں اس کے بچے کی ماں بننے والی تھی۔۔۔تو میری دھمکی سے ڈر کر اظہر نے مجھ سے شادی کی تھی۔۔۔

ایما نے ساری سچائی سب کے سامنے لاتے ہوئے کہا۔۔۔

اسے کسی بات کی سمجھ تو نہیں آرہی تھی لیکن اسے لگا تھا کہ ساری بات سب کو بتا دینی چاہیے۔۔۔

انکل میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں وجدان نے فاروق صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کہو بیٹا فاروق صاحب نے آہستہ آواز میں کہا۔۔۔

انکل میں آپ کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتا ہوں ابھی اور اسی وقت وجدان نے کہا۔۔۔

اور فاروق صاحب کو لگا کہ شاید ان کو سننے میں غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔

کیا کہا تم نے اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی تم رابی سے شادی کرنا چاہتے ہو۔۔۔؟ فاروق صاف نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

انکل مجھے رابی پر پورا یقین ہے۔۔۔اور وہ میری سیکرٹری بھی ہے۔۔۔اور میں بہت اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ کتنے مضبوط کردار کی مالک ہے۔۔۔وجی نے اظہر کی طرف گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

اور میں پوری عزت کے ساتھ رابی کو اپنی بیوی بنانا چاہتا ہوں۔۔۔اور اسے ہمیشہ خوش رکھوگا۔۔۔وجدان نے کہا۔۔۔

فاروق صاحب کو وجدان کے رشتے میں کوئی قباحت نظر نہیں آ رہی تھی۔۔۔اس لیے انہوں نے رابی کا نکاح اظہر کے سامنے وجدان سے کروایا تھا۔۔۔۔رابی سب سن رہی تھی۔۔۔ لیکن بولنے کی ہمت اس میں نہیں تھی۔۔۔

وہ ابھی بھی شوکڈ تھی اظہر کا اس پر الزام لگانا۔۔۔ تہمینہ بیگم کا اپنی بیٹی پر یقین نا کرنا۔۔۔اور وجدان جو اسے کچھ وقت سے ہی جانتا تھا۔۔۔اس کے کردار کی گواہی دینا اس کے لیے لوگوں سے لڑنا۔۔۔

نکاح کے بعد وجدان فاروق صاحب سے ملا تھا۔۔۔اظہر کے والد بھی وجدان سے خوشدلی سے ملے تھے۔۔۔ان کو وجدان رابی کے لیے بہت اچھا لگا تھا۔۔۔

انکل میں اپنی بیوی کو ہمارے گھر لے جانا چاہتا ہوں۔۔۔وجدان نے فاروق صاحب سے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا میری بیٹی کا خیال رکھنا فاروق صاحب نے کہا۔۔۔

اور رابی اور وجی کے سر پر پیار دیا۔۔۔

آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں ہم اسے کیسے رخصتی کر سکتے ہیں۔۔۔ تہمینہ بیگم نے جلدی سے کہا۔۔۔

تم تو چپ ہی رہو۔۔۔فاروق صاحب نے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

رابی میری بیٹی ہے۔۔۔اس کی شادی میں اظہر کے ساتھ ہی کروں گی۔۔۔چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔اور مرد کو تو چار شادیاں کرنے کی اجازت ہے۔۔۔ تہمینہ بیگم نے غصے سے کہا۔۔۔

اظہر کی امی اپنے شوہر کے کہنے ہر تہمینہ کو کمرے میں لے گئ تھیں۔۔۔اور نکاح کے بعد باہر لائ تھیں۔۔۔ کیونکہ سب کو معلوم تھا کہ تہمینہ یہ نکاح نہیں ہونے دے گی۔۔۔

تہمینہ نے جب سنا کہ رابی کا نکاح وجدان سے ہوا ہے تو شور مچانے لگی تھی۔۔۔

معاف کیجئے گا آنٹی۔۔۔رابی اب میری بیوی ہے۔۔۔اور میں یہ بات ہر گز برداشت نہیں کروگا۔۔۔کہ میرے ہوتے ہوئے میری بیوی کا نام آپ کسی غیر مرد کے ساتھ جوڑیں۔۔۔

اور دوسری بات میں اپنی بیوی کو ایسے گھر میں رہنے کی اجازت بلکل بھی نہیں دوں گا۔۔۔جہاں اس کی عزت نا ہو۔۔۔جہاں اس پر یقین نا کیا جاتا ہو۔۔۔وجدان نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

رابی میں مزید سننے کی سکت نہیں تھی۔۔۔اس لیے وہی بے ہوش ہو کر گرنے لگی۔۔۔جب وجدان نے رابی کو اپنی باہوں میں بھر لیا اور وہاں سے نکل گیا۔۔۔

وجدان نے جس طرح رابی کے لیے تہمینہ سے بات کی تھی۔۔۔فاروق صاحب کو یقین آگیا تھا کہ ان کی بیٹی اچھے ہاتھوں میں چلی گئ ہے۔۔۔

💖-----------💖

شاہ عالیہ کو ہوسپیٹل لے آیا تھا۔۔۔جب اسے گھر سے فون آیا تھا۔۔۔اور جو خبر اسے سننے کو ملی تھی وہ اس کے لیے پریشانی کا باعث تھی۔۔۔

شاہ نے عالیہ کے پاس اپنے آدمیوں کی ڈیوٹی لگائی تھی اور خود گاؤں کے لیے نکل گیا تھا۔۔۔

💖------------💖

شاہ کو صوفیہ کی کال آئی تھی۔۔۔جو رو رہی تھی اور بتا رہی تھی کہ ماما کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔۔۔

شاہ گاؤں کے پاس والے ہوسپیٹل پہنچ گیا تھا۔۔۔جہاں صدف بیگم ایڈمٹ تھیں۔۔۔

Urdu Novels Ghar

کیا ہوا ہے۔۔۔۔

پھپھو ٹھیک ہے۔۔۔؟ڈاکٹر نے کیا کہا ہے۔۔۔؟شاہ نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔

ابھی تک کچھ نہیں کہا۔۔۔صوفیہ نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

تم فکر مت کرو سب ٹھیک ہو گا۔۔۔شاہ نے صوفیہ کو کہا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر باہر آیا اور اس نے بتایا کہ سدف کو میجر ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔۔۔

اور یہ آپ سب کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ اب وہ ٹھیک ہے۔۔۔لیکن اٹیک کی وجہ سے ان کا ہارٹ ڈیمج ہوا ہے۔۔۔جسے ٹھیک ہونے میں وقت لگے گا۔۔۔اور دوبارہ ہارٹ اٹیک ہونے کے چانسز بھی ہے۔۔۔

ڈاکٹر نے مزید کہا تھا کہ ۔۔ان کو پریشانی والی باتوں سے دور رکھے۔۔۔اگر دوبارہ ان کو اٹیک آیا تو ان کی جان بھی جا سکتی ہے۔۔۔۔

ڈاکٹر کہہ کر وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔الطاف صاحب بھی وہی پر تھے۔۔۔

ڈاکٹر کی بات سن کر شاہ پریشان ہو گیا تھا۔۔۔لیکن اسے اب اس بات کا بھی حوصلہ تھا کہ اب سدف بیگم ٹھیک ہیں۔۔۔

بیٹا یہاں پر ہم سب ہیں۔۔۔تم فرش ہونے کے لیے گھر چلے جاو۔۔۔اور کچھ وقت آرام بھی کر لینا۔۔۔

الطاف صاحب نے شاہ کو کہا۔۔۔

تھکاوٹ شاہ کے چہرے سے صاف نظر آ رہی تھی۔۔۔

جب شاہ نے کچھ کہنا چاہا تو الطاف صاحب بولے۔۔۔

Urdu Novels Ghar

تم فکر مت کرو تمھاری پھپھو اب ٹھیک ہیں۔۔۔اور ہم سب ہیں یہاں پر سدف کا خیال رکھنے کے لئے الطاف نے کہا۔۔۔

جی ٹھیک ہے لیکن میں رات کو آؤں گا شاہ نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

💖------------💖

شاہ بہت تھک گیا تھا۔۔۔اور کچھ وقت آرام کرنا چاہتا تھا۔۔۔اس لیے اپنے کمرے میں جا رہا تھا۔۔۔

شاہ۔۔۔؟فیری نے اپنی انگلیوں کو مڑوڑتے ہوئے شاہ کو پکارا۔۔۔

ہائے اللہ اتنے پیار سے شاہ کہو گی تو شاہ تو تمہارے قدموں میں ہی ڈھیر ہو جائے گا۔۔۔شاہ نے سینے پر ہاتھ باندھتے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ میں نے پوچھنا تھا کہ آپ کی پھپھو کیسی ہیں۔۔۔؟فیری نے شاہ کی بات کو اگنور کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

وہ اب ٹھیک ہیں اگر وہ میری پھپھو ہیں تو تمہاری خالہ بھی ہے۔۔۔شاہ نے فیری کے قریب آتے ہوئے کہا۔۔۔

میں نے بس یہی پوچھنا تھا۔۔۔فیری نے جلدی سے کہااور وہاں سے جانے لگی۔۔۔جب شاہ نے فیری کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے سامنے کھڑا کیا۔۔۔فیری کا دل فل سپیڈ میں دھڑک رہا تھا۔۔۔

کبھی مجھ غریب سے بھی بات کرلیا کرو جاناں۔۔۔شاہ نے فیری کے ہاتھ کی پشت کو اپنے انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

شاہ یہ کیا کررہے ہیں۔۔۔؟فیری نے گھبراتی ہوئے کہااس کی نظری شاہ کے علاوہ ہر جگہ دیکھ رہی تھیں۔۔۔

جاناں ابھی میں بہت تھکا ہوا ہوں ورنہ ضرور بتاتا کہ میں کیا کررہا تھا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

شاہ نے ذو معنی الفاظ میں کہا۔۔اور وہاں سے چلا گیا شاہ کے جانے کے بعد فیری نے سکون کا سانس لیا تھا۔۔۔

شمس نے اسما کو ایک بک سٹال کے اندر جاتے ہوئے دیکھا تھا۔۔اور خود بھی اس بک سٹال کے اندر چلا گیا تھا۔۔۔

اسما کھڑی کتابیں دیکھ رہی تھی۔۔۔اور شمس فرصت سے اپنے محبوب کو دیکھ کر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچا رہا تھا۔۔۔

اسما نے بلیو جینز کے ساتھ وائٹ لونگ شرٹ پہنی ہوئی تھی۔۔۔گلے میں بلیو سٹالر لیا ہوا تھا۔۔

اسما کو جب احساس ہوا کہ اسے کوئی دیکھ رہا ہے تو اس نے مڑ کر دیکھا لیکن کوئی بھی اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔

اسمانے اپنے خیال کو جھٹکا اور دوبارہ کتابیں دیکھنے لگی۔۔۔۔

اسما ان کتابوں کو کافی دنوں سے تلاش کر رہی تھی۔۔۔۔

اور اب جا کر اسے یہ کتابیں ملی تھیں۔۔۔

اسما جب پیمنٹ کرنے لگی تو اس کے بیگ میں اس کا والٹ نہیں تھا۔۔۔۔

اسمانے سارا بیگ چھان مارا لیکن اس کا والٹ نہیں ملا۔۔۔اسما پریشان ہو گئی تھی اب کیا کروں لگتا ہے میرا والٹ گھر رہ گیا ہے۔۔۔۔اگر یہ کتابیں پھر مجھے نا ملی تو۔۔۔اسمانے پریشانی سے سوچا۔۔۔

شمس کب سے کھڑا اسما کی حرکات نوٹ کر رہا تھا۔۔۔

اسماجب مایوس ہو کر وہاں سے جانے لگی تو شمس جلدی سے اسما کے پاس آیا۔۔۔

کیا میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں۔۔

شمس نے اسما سے پوچھا اسمانے شمس کی شکل کی طرف دیکھا۔۔اور کچھ سوچ کر ساری بات شمس کو بتادی۔۔

کوئی بات نہیں میں پیمنٹ کر دیتا ہوں شمس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔اور اسما تو شمس کی مسکراہٹ میں کھو سی گئی تھی۔۔اسما ابھی بھی گم رہتی جب شمس کی آواز اسے ہوش میں لائی تھی۔۔

یہ آپ کی کتابیں شمس نے اسما کے سامنے کتابیں کرتے ہوئے کہا۔۔۔

تھینک یو میں آپ کے پیسے لوٹادوں گی۔۔آپ مجھے اپنا فون نمبر دے دیں اسمانے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اور شمس نے خوشی سے اسما کو اپنا فون نمبر دیا تھا۔۔

تھینکس آ گین۔۔۔!!اسمانے کہااور وہاں سے چلی گئ۔۔۔

شمس ابھی بھی اسما کو جاتے ہوئے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔

💖-----------💖

وجی رابی کو اپنے گھر لے آیا تھا۔۔۔وجدان نے آرام سے رابی کو بیڈ پر لیٹا یا تھا۔۔۔

وجدان آرام سے رابی کے بھاری زیورات اتار رہا تھا۔۔۔اور پیار سے رابی کے حسین چہرے کو تک رہا تھا۔۔۔
جب وجی نے رابی کے بھاری جھمکے اتارے تو رابی کے کان سرخ ہو رہے تھے۔۔۔

وجدان نے اپنی انگلیوں کی پوروں سے رابی کے کان کی لو کو مسلا تھا تاکہ رابی کو تھوڑا سکون مل سکے۔۔۔

پتہ نہیں یہ لڑکیاں اتنے بھاری زیور کیسے پہن لیتی ہے۔۔۔وجی نے رابی پر کمبل ٹھیک کرتے ہوئے منہ میں بڑبڑایا۔۔۔

اور پھر وضو کرنے چلا گیا۔۔۔اسے سب سے پہلے اپنے اللہ کا شکر ادا کرنا تھا۔۔۔۔

وجی آج بہت خوش تھا۔۔۔آج اللہ نے رابی کو اس کا بنا دیا تھا۔۔۔اب رابی پر صرف وجدان شاہ کا حق تھا۔۔۔

وجی جانتا تھا کہ اظہر کی وجہ سے رابی کو بہت تکلیف پہنچی ہے۔۔۔۔

اظہر نے جو الزام رابی پر لگایا تھا۔۔۔وجدان اسے بخشنے کے موڈ میں بلکل بھی نہیں تھا۔۔۔

💖-----------💖

رات کو شاہ ہوسپیٹل کے لیے نکل رہا تھا۔۔۔جب اسے صدف اور صوفیہ گھر کے اندر آتے ہوئے نظر آئے۔۔۔

شاہ کو تھوڑا عجیب لگا تھا کیونکہ بقول ڈاکٹر کے سدف بیگم کو میجر ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔۔اور ایک دن میں ہی ڈسچارج ہو جانا یہ بات اسے سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔

اور سدف بیگم کے چہرے سے لگ بھی نہیں رہا تھا کہ ان کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔۔۔

پھپھو آپ گھر کیوں آئی ہیں۔۔۔ابھی تو آپ کو ہوسپیٹل میں ہونا چاہیے تھا۔۔۔

شاہ نے سدف بیگم کو کہا سدف کے بولنے سے پہلے ہی صوفیہ بول پڑی تھی۔۔۔شاہ ماما ضد کر رہی تھی ان کا دم گھٹ رہا تھا۔۔۔تو ماما کی ضد پر میں نے ڈاکٹر سے بات کی۔۔۔تو انہوں نے گھر لے جانے کی اجازت دے دی۔۔۔صوفیہ نے جلدی سے کہا اور سدف کو ان کے کمرے میں لے گئ تھی۔۔۔

باقی سب لوگ بھی سدف کے کمرے میں چلے گئے تھے۔۔۔

چچی جان ڈاکٹر اتنی جلدی گھر آنے کی اجازت کیسے دے سکتا ہے۔۔۔ پھپھو کو تو اٹیک ہوا ہے اور گھر سے زیادہ ہوسپیٹل میں ان کی کیئر کی جا سکتی ہے۔۔۔۔شاہ نے ماہین بیگم کو کہا جو ہوسپیٹل میں ہی تھیں۔۔۔۔

بیٹا میں تو خود حیران ہوں کہ ڈاکٹر مان کیسے گیا۔۔۔ماہین بیگم نے پریشانی سے کہا۔۔۔

چچی جان آپ مجھے ساری بات بتائیں کیا ہوا تھا شاہ نے پوچھا۔۔۔۔

بیٹا ہم لوگ اپنے کمروں میں تھے۔۔۔داجی اپنے دوست کی طرف گئے ہوئے تھے۔۔۔۔جب ہمیں صوفی کے رونے کی آواز آئی۔۔۔جب ہم سدف کے کمرے میں گئے تو وہ بیہوش زمین پر پڑی ہوئی تھی۔۔۔۔ہم لوگ جلدی سے اسے ہوسپیٹل لے گئے تھے۔۔۔ماہین بیگم نے شاہ کو ساری بات بتائی۔۔۔

ٹھیک ہے چچی جان۔۔۔مجھے ایک ضروری کام ہے میں تھوڑی دیر تک آتا ہوں۔۔۔شاہ نے کہا اور وہاں سے نکل گیا۔۔۔

شاہ اسی ہوسپیٹل گیا تھا جہاں سدف بیگم داخل تھیں۔۔۔اسے کچھ عجیب لگ رہا تھا۔۔۔بس اپنے دل کی تسلی کرنا چاہتا تھا۔۔۔ورنہ اسے سدف پر پورا بھروسہ تھا۔۔۔

شاہ اسی ڈاکٹر کے پاس گیا تھا جس نے سدف بیگم کا علاج کیا تھا۔۔۔

کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ میری پھپھو کو آپ نے اتنی جلدی گھر جانے کی اجازت کیسے دے دی۔۔۔جبکہ یہ بات آپ نے خود بتائی تھی کہ ان کو میجر ہارٹ اٹیک آیا تھا۔۔۔شاہ نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

شاہ کی بات سن کر ڈاکٹر کے چہرے پر ایک دم پریشانی کے آثار شاہ کو نظر آئے تھے۔۔۔۔

کیا آپ ڈاکٹر ہے۔۔۔؟ڈاکٹر نے شاہ سے پوچھا۔۔۔

جی بلکل۔۔۔!!شاہ نے آرام سے جواب دیا۔۔۔

اور ڈاکٹر کو لگا اب جھوٹ بولنا بے کار ہے۔۔۔کیونکہ ڈاکٹر کو لگ رہا تھا۔۔۔شاہ خود بھی ڈاکٹر ہے اس لیے اگر اس نے جھوٹ بولا تو شاہ اس کا جھوٹ پکڑ لے گا۔۔۔۔اس لیے شاہ کو ساری سچائی بتانے لگا۔۔۔۔

آپ کی پھپھو بلکل ٹھیک ہے۔۔۔ان کو ہارٹ اٹیک نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

ان کی بیٹی میرے پاس آئی تھی۔۔۔اور مجھے کافی زیادہ پیسے دیے تھے۔۔۔اس نے کہا تھا کہ میرے گھر والوں کے سامنے کہنا ہے کہ میری ماما کو ہارٹ اٹیک آیا ہے۔۔۔۔

بس اور میں نے بھی لالچ میں آ کر اس کی بات مان لی۔۔۔۔ڈاکٹر نے شرمندگی سے کہا۔۔۔۔

ساری بات سن کر شاہ کو شوک لگا تھا اسے لگ رہا تھا۔۔۔۔

تم سچ کہہ رہے ہو۔۔۔؟ شاہ نے پوچھا۔۔۔

جی میں سچ کہہ رہا ہوں اور آپ پلیز مجھ سے وہ پیسے بھی لے لیں۔۔۔ میں اپنے کیے پر بہت شرمندہ ہوں۔۔۔ ڈاکٹر نے شرمندگی سے کہا۔۔۔

آئندہ خیال رکھنا ورنہ تمہیں اس ہسپتال سے نکلوا دوں گا۔۔۔ شاہ نے کہا۔۔۔

اور دوسری بات تمہیں میری مدد کرنی ہو گی

۔۔شاہ نے کہا۔۔۔

جی بلکل میں آپ کی مدد ضرور کروں گا ڈاکٹر نے خوشدلی سے کہا۔۔۔۔

گڈ۔۔۔شاہ نے کہااور اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

شاہ گاڑی ڈرائیور کرتے ہوئے یہی سوچ رہا تھا کہ پھپھو اور صوفیہ نے اتنا بڑا جھوٹ ہم سب سے کیوں بولا۔۔۔۔ اسے یہ بات سمجھ نہیں آرہی تھی لیکن یہ تو اب گھر جا کر ہی معلوم ہونا تھا۔۔۔۔

💖------------💖

شاہ سدف کے کمرے میں آگیا تھا۔۔۔وہاں سب موجود تھے سدف نے جب شاہ کو دیکھا تو اسے اپنے پاس بلایا تھا۔۔۔

بیٹا کہاں چلے گئے تھے تم۔۔۔؟سدف نے پوچھا۔۔۔

کچھ ضروری کام یاد آگیا تھا۔۔آپ بتائے اب طبیعت کیسی ہے آپ کی۔۔۔؟شاہ نے اپنا لہجہ نارمل رکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔کیونکہ اسے جاننا تھا کہ آخر کیا وجہ تھی کہ پھپھو نے ہم سب سے جھوٹ بولا ہے۔۔۔

میں ابھی تو ٹھیک ہوں لیکن پتہ نہیں کب تک ٹھیک رہتی ہوں۔۔۔سدف نے غمگیں لہجے میں کہا۔۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا پھپھو آپ ٹینشن نا لے۔۔۔۔شاہ نے سنجید گی سے کہا۔۔۔۔

شاہ کیا تم میری ایک بات مانو گے۔۔۔سدف بیگم نے بڑی آس سے شاہ سے پوچھا۔۔۔۔

جی پھپھو کہیے شاہ نے کہا۔۔۔۔

شاہ کیا تم میری آخری خواہش سمجھ کر میری صوفیہ سے نکاح کرو گے۔۔۔۔صدف بیگم نے تکلیف سے کہا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

پھپھو آپ کیسی باتیں کر رہی ہے۔۔۔آپ ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔شاہ نے دھڑکتے دل سے کہا۔۔۔اسے بلکل بھی امید نہیں تھی کہ سدف بیگم یہ بات کرنے والی ہیں۔۔۔۔

میں تمھارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔۔۔سدف نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

فیری کا دل اسے کسی انہونی کا احساس دلا رہا تھا۔۔۔ابھی ہی تو اس کے دل نے شاہ کے بارے میں رائے بدلی تھی۔۔۔

شاہ نے ایک نظر فیری کو دیکھا اور پھر سدف کو۔۔۔۔

میں تیار ہوں نکاح کے لیے۔۔۔۔شاہ نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔اور بنا فیری سے نظریں ملائے وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

شاہ کی بات نے وہاں کھڑے سارے لوگوں کو حیران کر دیا تھا۔۔۔کچھ لوگ خوش تھے اور کچھ پریشان تھے۔۔۔

فیری وہاں سے غصے سے اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔۔

💖------------💖

شاہ سے الگ ہونے کا فیصلہ میرا بلکل درست تھا۔۔۔اگر شاہ کو دوسری شادی کرنی ہے تو مجھے طلاق دینی ہو گی۔۔۔فیری نے اپنے کمرے میں ٹہلتے ہوئے اپنے آپ سے کہا۔۔۔

آنسو اس کے گال بھگو رہے تھے جسے اس نے بے دردی سے صاف کیا تھا۔۔۔فیری ایک بار پھر شاہ سے بدگمان ہو گئی تھی۔۔۔

💖------------💖

شاہ نے اپنے کمرے کی کھڑی میں کھڑے ہو کر تازہ ہوا میں کھل کر سانس لیا تھا۔۔۔

تو یہ پلین تھا پھپھو کا۔۔۔

شاہ نے تکلیف سے سوچا۔۔۔

اسے بہت دکھ ہوا تھا یہ جان کر کہ سدف بیگم نے اپنی بیٹی کی شادی شاہ سے کرنے کے لیے اتنا بڑا جھوٹ بولا۔۔۔۔

میں اپنی اینجل کو مزید تکلیف نہیں دے سکتا۔۔۔ میں اسے سب بتادوگا کہ میں نے کیوں نکاح کے لیے ہاں کی۔۔۔

شاہ نے کہا اور اپنے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

💖------------💖

فیری بھی اپنی کھڑی کے پاس کھڑی چاند کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

جب شاہ نے اسے پیچھے سے آکر اپنی باہوں میں لیا تھا۔۔۔

کیا سوچ رہی ہو جاناں۔۔۔شاہ نے فیری کے کندھے ہر تھوڑی رکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

شاہ سدف بیگم کی بات سن کر جیتنا غصے میں تھا اپنی اینجل کو دیکھ کر اس کا غصہ غائب ہو گیا تھا۔۔۔

فیری بھی بہت دکھی تھی۔۔۔اس لیے شاہ کا اتنا قریب آنا محسوس ہی نہیں کر سکی تھی۔۔۔

میں آپ کی جاناں نہیں ہوں جس سے نکاح کر رہے ہیں۔۔۔اسے جاناں کہو۔۔۔فیری نے غصے سے کہا۔۔۔

اووو تو میری جاناں کو جلن ہو رہی ہے۔۔۔شاہ نے ہنستے ہوئے کہا جبکہ اندر سے اسے بہت خوشی ہو رہی تھی۔۔۔

آپ بہت برے ہیں چھوڑے مجھے۔۔۔فیری نے کہا اور شاہ سے پیچھے ہو کر کھڑی ہو گئ۔۔۔آنسو اس کی آنکھو سے باہر آنے کو بے تاب تھے۔۔۔۔

اور فیری کے آنسو ہی تو شاہ کو تکلیف دیتے تھے۔۔۔

ششششش رونا نہیں ہے یہاں بیٹھو۔۔۔شاہ نے فیری کو بیڈ پر بیٹھایا۔۔۔اور خود بھی فیری کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔۔

اور اس ساری بات بتانے لگا۔۔۔فیری اپنا رونا بھول کر شاہ کی بات سننے لگی تھی۔۔۔

لیکن انہوں نے ایسا کیوں کیا۔۔۔؟فیری نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔۔

تاکہ میں صوفیہ سے شادی کے لیے مان جاؤ کیونکہ میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ میں اپنی اینجل کے علاوہ کسی سے بھی شادی نہیں کروں گا۔۔۔شاہ نے پیار سے فیری کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔

اب آپ کیا کریں گے۔۔۔؟فیری نے بے تابی سے پوچھا۔۔۔

وہ تو تمہیں کل معلوم ہو جائے گا شاہ نے فیری کو مزید اپنے قریب کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟میں آپ سے ابھی بھی ناراض ہوں۔۔۔فیری نے پیچھے ہوتے ہوئے کہا لیکن شاہ کی گرفت فیری کی کمر پر مضبوط تھی۔۔۔

میں نے کب کہا جاناں کہ تم اب مجھ سے ناراض نہیں ہو۔۔۔شاہ نے آنکھوں میں خمار لیے بھاری آواز میں کہا۔۔۔۔

فیری اپنے آپ کو چھڑوانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔شاہ کے چہرے کی طرف دیکھنے سے گریز کر رہا رہی تھی۔۔۔شاہ فیری کے چہرے کے نقوش میں کھو سا گیا تھا۔۔۔فیری کے گال کا ڈمپل شاہ کو کوئی گستاخی کرنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔

شاہ نے اپنے ہونٹ فیری کے ڈمپل والے گال پر رکھے تھے۔۔۔اور پھر وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔شاہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ یہاں رک کر اپنا کنڑول کھو دے۔۔۔اس لیے وہاں سے جانا ہی بہتر سمجھا۔۔۔۔

فیری ابھی بھی آنکھیں بند کیے شاہ کے لمس کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔

فیری نے جب آنکھیں کھولی تو سامنے کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔فیری کے چہرے پر پیاری سی مسکراہٹ آ گئ تھی۔۔۔

اب اسے کل کا انتظار تھا آخر شاہ کیا کرنے والا تھا۔۔۔

جو بدگمانی اس کے دل میں تھوڑی دیر پہلے آئی تھی وہ بھی اب مٹ چکی تھی۔۔۔

💖------------💖

رابیل کی صبح آنکھ کھولی تو اس کا سر بہت درد کر رہا تھا۔۔۔رابیل چھت پر لگے پنکھے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔اور سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ وہ کہاں پر ہے۔۔۔

آہستہ آہستہ اسے سب یاد آنے لگا تھا۔۔۔آنسو پھر اس کی آنکھوں سے نکلنے لگے تھے۔۔۔

وجدان سامنے صوفے پر بیٹھا رابی کے تاثرات ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔لیکن جب اس نے رابی کو روتے ہوئے دیکھا تو جلدی سے رابی کے پاس آیا تھا۔۔۔

رابیل تم ٹھیک ہو۔۔۔؟

کیوں رو رہی ہوں اگر طبعیت خراب ہے تو ڈاکٹر کو بلاؤں۔۔۔؟ وجی نے پریشان سے رابی سے پوچھا۔۔۔

وجی کو اپنے سامنے دیکھ کر رابی کے آنسوؤں میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔۔۔

رابیل اگر اب تم نے رونا بند نہیں کیا تو میں اس اظہر کی جان لے لوں گا۔۔۔ جس نے تمہیں تکلیف پہنچائی ہے۔۔۔ جو تمہارے آنسوؤں کی وجہ بنا ہے۔۔۔ وجدان نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

رابی وجدان کی بات سن کر خاموش ہو گئی تھی۔۔۔ لیکن ہلکی ہلکی ابھی کانپ رہی تھی۔۔۔

گڈ گرل۔۔۔ چلو جلدی سے فرش ہو کر نیچے آجاؤ۔۔۔ پھر ہم دونوں مل کر ناشتہ بنائے گے۔۔۔ وجی نے رابی کا گال تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔۔

رابی وجدان کا سویٹ سا روپ دیکھ کر حیران بھی تھی۔۔۔

رابی بنا کچھ کہے ہاں میں سر ہلا کر فرش ہونے چلی گئی تھی۔۔۔۔

💖------------💖

رابی نے وجدان کے لائے ہوئے سوٹ میں سے سرخ رنگ کا سوٹ پہنا تھا۔۔اس نے جب الماری کھولی تو حیران رہ گئی تھی اس کی ضرورت کی ساری چیزیں وہاں موجود تھی۔۔۔

ایک رات کے اندر اندر وجدان سر نے یہ ساری شاپنگ کی ہے۔۔۔

رابی نے حیرانگی سے دل میں سوچا لیکن رابی یہ نہیں جانتی تھی۔۔۔وجی نے تو سب کچھ پہلے ہی پلین کیا ہوا تھا۔۔۔

رابی نے سر پر اچھے ڈوپٹہ سیٹ کیا۔۔۔بنا میک اپ کے بھی رابی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

رابی صوفی پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔بھوک اسے محسوس نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

رابی کل کے دن کے بارے میں سوچنے لگی تھی۔۔۔

اس کی سگی ماں نے اس پر یقین نہیں کیا تھا۔۔۔رابی باقی لوگوں سے کیا گلہ کرتی۔۔۔

ایک دن کے اندر اس کی زندگی بدل گئی تھی۔۔۔

وجدان سے نکاح کرنے کے بارے میں تو رابی نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا۔۔۔اور اظہر جو اس سے محبت کا دعویٰ کرتا تھا۔۔۔پوری دنیا کے سامنے اس نے رابی کو رسوا کرنے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔

Urdu Novels Ghar

رابی اپنی سوچوں میں غرق تھی۔۔۔جب اسے کسی کی نظروں کا احساس ہوا تو اس نے نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا تو۔۔۔وجدان کھڑا اسے گھور رہا تھا۔۔۔۔

زوجہ محترمہ میں نے نیچے آنے کا بھی کہا تھا۔۔۔وجدان نے زوجہ محترمہ پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔

وجدان کی بات پر رابی کچھ بھی نہیں بولی تھی بس چپ چاپ کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔۔

رابی جب نیچے نہیں آئی تو وجدان خود رابی کو دیکھنے کے لیے اوپر آیا تھا۔۔۔۔

وجدان نے جب رابی کو دیکھا تو مبہوت رہ گیا تھا۔۔۔رابی سرخ جوڑے میں سیدھی وجدان کے دل کو دھڑکا گئی تھی۔۔۔

رابی نے وجی کا آنا نوٹ نہیں کیا تھا کیونکہ وہ اپنی سوچوں میں گم تھی۔۔۔وجی چلتا ہوا رابی سے کچھ فاصلے پر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔جب رابی کی نظر اس پر پڑی تھی۔۔۔

وجدان پوری کوشش کر رہا تھا کہ رابی پہلے کی طرح بات کرے۔۔۔ لیکن لگتا تھا رابی نے چپ کا روزہ رکھ لیا تھا۔۔۔

رابی وجی کے ساتھ چل پڑی تھی۔۔۔

وجدان کا گھر زیادہ بڑا نہیں تھا اس نے اپنے اور شاہ کے لیے بنوایا تھا۔۔۔ شاہ بھی کچھ دنوں کے لئے آتا تھا۔۔۔ لیکن گھر چھوٹا ہونے کے ساتھ بہت خوبصورت بھی تھا۔۔۔ وجدان نے ساری ڈیکوریشن خود کروائی تھی۔۔۔ جو اس چھوٹے سے گھر کو مزید خوبصورت بناتی تھی۔۔۔

رابی نظریں نیچے کیے چل رہی تھی جب وجدان سے جا ٹکرائی۔۔۔

بیوی دیکھ کر یار ابھی میں نے گر جانا تھا۔۔۔ وجدان نے مزاح میں کہا۔۔۔

اووایم سوری رابی کو لگا وجدان سچ کہہ رہا اس لیے جلدی سے کہا۔۔۔

یار میں مزاح کر رہا ہوں۔۔۔ تمھاری جیسی چھوئی موئی سی لڑکی کے ٹکرانے سے میں نہیں گر سکتا ہاں البتہ تم ضرور گر سکتی تھی۔۔۔۔وجدان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

رابی بنا کوئی جواب دیے بیٹھ کر ناشتہ کرنے کرنے تھی۔۔۔

تمہیں تو میں پہلے جیسی پٹاخہ رابی بنا کر ہی رہوں گا۔۔۔وجدان نے دل میں سوچا اور ناشتہ کرنے لگا۔۔۔

💔------------💔

شاہ نے صبح صبح سب کو اکٹھا کیا تھا۔۔۔داجی شاہ کے فیصلے سے بہت خوش تھے۔۔۔

ہیرا بیگم اور ماہین بیگم شاہ کے فیصلے سے بلکل بھی متفق نہیں تھی۔۔۔۔

کیا بات ہے بیٹا ہم سب کو اکٹھا کیوں کیا ہے۔۔۔؟ داجی نے شاہ سے پوچھا۔۔۔۔

داجی پھپھو کے آنے پر میں بتاتا ہوں۔۔۔۔شاہ نے کہا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد سدف بھی آ گئی تھی۔۔۔

میں آج ہی نکاح کرنا چاہتا ہوں شاہ نے سنجیدگی سے کہا فیری بھی وہی کھڑی تھی۔۔۔۔

سدف ور صوفیہ خوش ہو گئی تھی۔۔۔ان کا پلین کام کر گیا تھا۔۔۔

پھپھو آپ کو کوئی مسئلہ تو نہیں ہے۔۔۔۔شاہ نے سدف سے پوچھا۔۔۔۔

نہیں بیٹا مجھے کوئی مسلہ نہیں ہے۔۔۔

سدف نے جلدی سے ہاں کر دی تھی۔۔۔ان کو اس بات کا بھی خدشہ تھا۔۔۔بعد میں شاہ نکاح کے لیے منع ہی نا کر دے۔۔۔۔

آج ظہر کے وقت نکاح ہو گا شاہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔

💖------------💖

حویلی میں نکاح کی تیاریاں شروع ہو گئی تھی۔۔۔ لیکن گاؤں میں کیسی کو نہ بتایا گیا تھا۔۔۔ کیونکہ شاہ نے منع کیا تھا۔۔۔

حویلی کے سب سے بڑے بیٹے کی شادی تھی۔۔۔

داجی اپنے پوتے کے نکاح میں کوئی بھی کسر چھوڑنا نہیں چاہتے تھے۔۔۔

بیٹا یہ سب کیا ہے تم تو کہتے تھے اپنی اینجل کے سوا کسی سے شادی نہیں کروگے اب کیا ہوا۔۔۔؟ سلیمان شاہ نے دبے دبے غصے میں شاہ سے پوچھا۔۔۔

بابا اپنے بیٹے پر یقین رکھیے میں کبھی بھی اپنی اینجل کے ساتھ زیادتی نہیں کروگا۔۔۔ شاہ نے کہا اور وہاں سے چلا گیا اس نے فیری کو کمرے میں جاتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔

فیری کو شاہ کے فیصلے کی سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔ اسے لگ رہا تھا شاہ سارا سچ سب کے سامنے لے کر آئے گا۔۔۔۔

لیکن یہاں تو شاہ نے نکاح کا کہہ دیا۔۔۔

فیری انہی سوچوں میں گم تھی جب اسے دروازہ بند ہونے کی آواز آئی۔۔۔۔

فیری نے دروازے کی طرف دیکھا وہاں شاہ کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔۔

جاناں اتنی ٹینشن میں کیوں ہو۔۔۔؟ شاہ نے فیری کے پاس آتے ہوئے پوچھا۔۔۔

آپ نکاح کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔؟ فیری نے شاہ سے پوچھا وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ کیا بول رہی ہے۔۔۔۔

جاناں جیسے تمہارے ساتھ کیا تھا۔۔۔ شاہ نے آنکھوں میں شرارت لیے کہا۔۔۔۔

میرے ساتھ تو زبردستی کیا تھا۔۔۔ اب تو آپ اپنی مرضی سے کر رہے ہو۔۔۔۔؟ فیری نے کہا۔۔۔۔

تمہیں اعتراض ہے میرت دوسرے نکاح سے۔۔۔؟ شاہ نے آنکھوں میں شرارت لیے فیری سے پوچھا۔۔۔

نہیں تو مجھے کیوں اعتراض ہو گا۔۔۔ ہاں میری ایک شرط ضرور ہے۔۔۔ پھر آپ نکاح کر سکتے ہیں۔۔۔ فیری نے سنجیدگی سے کہا فیری شاہ کی بات کو سنجیدہ لے گئی تھی۔۔۔۔

اور وہ کیا ہے۔۔۔؟شاہ نے پوچھا۔۔۔

آپ مجھے طلاق دے دیں پھر آپ جتنے مرضی نکاح کر لے۔۔۔فیری نے بے فکری سے کہا۔۔۔

شاہ نے فیری کی بات کو بہت مشکل سے برداشت کیا تھا۔۔۔۔

شاہ نے فیری کو بازوں سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف کیا۔۔۔شاہ کی آنکھیں ایک پل میں سرخ ہوئی تھیں۔۔۔ فیری کو لگ رہا تھا اس کے بازوں کی ہڈیاں ٹوٹ جائے گی۔۔۔اس کی آنکھوں میں پانی آگیا تھا۔۔۔

اگر آئندہ مزاق میں بھی تم نے اپنے منہ سے یہ بے ہودہ الفاظ نکالے یا مجھ سے الگ ہونے کی بات کی تو بہت برا پیش آؤ گا۔۔۔۔

شاہ نے غصے سے غراراتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

فیری آج پھر شاہ سے ڈر گئی تھی۔۔۔

💖------------💖

ماما میں آپ کو بتا نہیں سکتی کہ میں آج کتنی خوش ہوں۔۔۔صوفیہ نے اپنے ماں کے گلے لگتے ہوئے کہا۔۔۔

میں جانتی ہوں اور مجھے پورا یقین تھا کہ ہارٹ اٹیک والا جھوٹ ضرور کام آئے گا۔۔۔سدف نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

لیکن ماما مجھے ایک بات سمجھ نہیں آئی صوفیہ نے سدف بیگم کو کہا۔۔۔

وہ کیا سدف نے پوچھا۔۔۔؟

شاہ کا آج ہی نکاح کے لیے کہنا۔۔۔یہ کچھ عجیب نہیں ہے۔۔۔صوفیہ نے کہا۔۔۔

ارے ہمیں اس سے کیا ہمارا مقصد تو پورا ہو رہا ہے نا یہ ہی کافی ہے۔۔۔سدف نے کہا۔۔۔

او کے ماما بیوٹیشن آ گئی ہو گی میں تیار ہونے جا رہی ہوں۔۔۔صوفیہ نے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔

سب لوگ جمع تھے اور مولوی صاحب کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔لیکن ابھی تک مولوی صاحب نہیں آئے تھے۔۔۔کیونکہ شاہ نے کسی بھی مولوی کو آنے کا کہا ہی نہیں تھا۔۔۔

شاہ ابھی تک مولوی کیوں نہیں آیا۔۔۔؟ دا جی نے شاہ سے پوچھا۔۔۔

بس دا جی وہ دیکھیے مولوی صاحب کے آنے سے پہلے میں آپ کو کسی سے ملانا چاہتا ہوں۔۔۔شاہ نے کہا۔۔۔

سب لوگوں نے دروازے کی طرف دیکھا تھا۔۔۔سدف اور صوفیہ نے جب ڈاکٹر کو دیکھا تو ان کو جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔

ماما یہ یہاں کیا کر رہا ہے۔۔؟صوفیہ نے پریشانی سے اپنی ماں سے پوچھا۔۔۔

مجھے کیا پتہ سدف بیگم نے بھی پریشان سے کہا۔۔۔

سب سے پہلے میں آپ کو ایک ویڈیو دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔شاہ نے کہا اور پھر سامنے دیوار پر لگی بڑی سی ایل ای ڈی پر ایک ویڈیو پلے کی۔۔۔۔جس میں ڈاکٹر اور صوفیہ دونوں کی گفتگو کے ساتھ صوفیہ ڈاکٹر صاحب کو پیسے بھی دے رہی تھی۔۔۔۔

آواز بھی صاف سنائی دے رہی تھی۔۔۔سب لوگ حیرانگی سے ویڈیو کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔۔ویڈیو ختم ہو چکی تھی۔۔۔صوفیہ اور سدف کے چہرے لٹھے کی مانند سفید ہو گئے تھے۔۔۔۔

داجی طیش میں سدف کے پاس آئے تھے۔۔۔جیتنے غصے میں وہ تھے ممکن تھا کہ صوفیہ پر ہاتھ بھ اٹھا دیتے۔۔۔۔

مجھے معلوم نہیں تھا کہ میری بیٹی اتنا گر سکتی ہے۔۔۔۔

تم جانتی ہو تمہاری وجہ سے ہم سب لوگ کتنے پریشان تھے۔۔۔لیکن تمہیں اس سب سے کیا لینا دینا۔۔۔تمھیں تو اپنی بیٹیوں کی خوشی عزیز ہے۔۔۔آج کے بعد مجھے اپنی شکل مت دیکھانا اور آج کے آج اپنے گھر واپس چلی جاؤ۔۔۔داجی نے غصے سے کہا۔۔۔۔

ڈاکٹر صوفیہ کے پاس آیا اور صوفیہ کے دیے ہوئے پیسے اسے واپس دے دیے۔۔۔۔

مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے کچھ پیسوں کے لیے میں اپنا ضمیر نہیں بیچ سکتا۔۔۔ڈاکٹر کہہ کر وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔

شاہ نے سدف کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا۔۔۔

فیری کے دل کو سکون مل گیا تھا۔۔۔

سدف نے اپنے پیروں پر خود ہی کلہاڑی ماری تھی۔۔۔

وہ کیسے بھول گئی تھیں کہ ان کے سامنے کوئی عام انسان نہیں بلکہ ازلان حیدر شاہ موجود ہے۔۔۔جو بات کی کھال نا نکال لے تب تک اسے سکون نہیں ملتا۔۔۔

💖-----------💖

ہیلو میں اسما بات کر رہی ہو۔۔۔اسما نے شمس کو فون کیا تھا۔۔۔

جی میں نے آپ کو پہچان لیا ہے۔۔۔ شمس نے خوشدلی سے کہا۔۔اسما کی آواز سن کر ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔۔۔۔

وہ مجھے آپ کے پیسے واپس کرنے تھے۔۔۔تو ہم کہاں مل سکتے۔۔۔؟اسما نے شمس سے پوچھا۔۔۔

جو جگہ آپ کو بہتر لگے مجھے بتادیں میں اسی جگہ آجاؤ گا شمس نے کہا۔۔۔

شمس کی بات سن کر اسما کے چہرے پر مسکراہٹ آگئ تھی۔۔۔اسما نے ایک ریسٹورنٹ کا نام بتایا اور ٹائم کا بتا کر فون بند کر دیا اور خود تیار ہونے چلی گئ۔۔۔۔

اسما نے کبھی شمس کو نہیں دیکھا تھا کیونکہ شمس اسما کو چھپ کر دیکھتا تھا۔۔۔اس لیے اسما کو نہیں معلوم تھا کہ اس پر گولی چلانے والا شمس ہی تھا۔۔۔۔

شمس نے ابھی فون رکھا ہی تھا جب اسے شفیق صاحب کی کال آئی۔۔۔

کہاں ہو تم اور ابھی تک واپس کیوں نہیں آئے شفیق نے غصے سے پوچھا۔۔۔

کیوں ڈیڈ آپ کو کوئی کام تھا شمس نے بے دلی سے پوچھا۔۔۔۔

شاہ تمہاری ہونے والی بیوی کو لے اڑا ہے۔۔۔اور تم آرام سے بیٹھے ہوئے ہو۔۔ شفیق نے کہا۔۔۔

ڈیڈ مجھے فریال میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔۔۔اور مجھ سے زیادہ شاہ اس کا خیال رکھ رہا ہو گا۔۔۔

اور ابھی کچھ ماہ میں واپس نہیں آسکتا شمس نے کہہ کر فون بند کر دیا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

وہ اپنا موڈ خراب نہیں کر سکتا تھا اسے آج اسماسے ملنا تھا اس لیے تیار ہونے چلا گیا۔۔۔

💖------------💖

شاہ ہوسپیٹل کے لیے نکل گیا تھا ڈاکٹر نے بتایا تھا کہ عالیہ کو ایک ایسی میڈیسن دی گئی ہے۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ سب کچھ بھول گئی ہے۔۔۔۔ یہاں تک کے خود کی پہچان بھی بھول گئی ہے۔۔۔۔

اور ہم ان کا علاج کر رہے ہیں۔۔۔ آہستہ آہستہ وہ ٹھیک ہو جائے گی ڈاکٹر نے شاہ کو کہا۔۔۔

شاہ عالیہ کے پاس آگیا تھا اور کچھ دیر بیٹھا ان سے باتیں کرتا رہا تھا۔۔۔

پھپھو آپ بہت جلد ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔ شاہ نے عالیہ کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

اسے وجدان کی کال آئی تھی۔۔۔۔

💖------------💖

وجدان ایما کو ساری بات بتا چکا تھا۔۔۔ایما جانتی تھی کہ اظہر اس سے محبت نہیں کرتا۔۔۔ایما واپس چلی گئی تھی۔۔۔۔لیکن جاتے وقت اظہر کے ہاتھ میں طلاق کے پیپر دے گئی تھی۔۔۔۔

اظہر نے ایما کو بھی کھو دیا تھا اور رابیل کو بھی۔۔۔۔اب اس کے ہاتھ کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔۔

لیکن اس نے عہد کیا تھا کہ وہ رابیل کو واپس حاصل کرے گا۔۔۔۔

💖------------💖

وجی نے شاہ کو ایک ریسٹورنٹ میں بلایا تھا۔۔۔۔

شاہ جب وہاں پہنچا تو سلیمان شاہ۔۔۔شاہ کو دیکھ کر حیران ہوا تھا۔۔۔

بابا آپ یہاں خیریت شاہ نے سلام کے بعد سلیمان شاہ سے پوچھا۔۔۔۔

ہاں بیٹا سب خیریت ہے میں تم دونوں کو ایک بہت ضروری بات بتانے آیا ہوں۔۔۔۔ سلیمان شاہ نے کہا اور کچھ وقفے کے بعد بولے۔۔۔۔

اسما زندہ ہے سلیمان شاہ نے کہا۔۔۔۔

وجی اور شاہ کے لیے یہ بات کسی شو کڈ سے کم نہیں تھی۔۔۔۔

بابا آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔وہ تو گولی لگنے کی وجہ سے ہم سب کو چھوڑ گئی تھی۔۔۔۔آپ نے ہی تو کہا تھا۔۔۔شاہ نے بے یقینی سے اپنے باپ سے پوچھا۔۔۔۔

جانتا ہوں بیٹا لیکن وہ سب میں نے اسما کے لیے ہی کیا تھا۔۔۔

اب وہ ٹھیک ہے میرے ایک دوست ہے جو باہر کے ملک رہتا ہے۔۔۔۔میں نے اسما کو اس کے حوالے کیا تھا۔۔۔۔سلیمان شاہ نے کہا۔۔۔۔

ڈیڈ میں کل ہی اسے ملنے جاؤ گا۔۔۔شاہ نے جلدی سے کہا۔۔۔۔

نہیں بیٹا وہ ایک ماہ بعد پاکستان واپس آرہی ہے۔۔۔۔اور اس نے کہا تھا وہ سب کو سرپرائز دینا چاہتی ہے۔۔۔۔سلیمان شاہ نے کہا۔۔۔۔

تایا جان آپ نے تو ہمیں بہت اچھی خبر سنائی ہے۔۔۔وجدان نے خوشی سے کہا۔۔۔

وجدان ٹھیک کہہ رہا ہے بابا میں بہت خوش ہوں۔۔۔۔شاہ نے کہا۔۔۔۔

خوشی اس کے چہرے سے جھلک رہی تھی۔۔۔۔

اب میں چلتا ہوں مجھے ضروری کام ہے۔۔۔ سلیمان شاہ نے اُٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تایا جان کچھ دیر تو ٹھہرے ہمارے ساتھ۔۔۔۔وجدان نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

بیٹا مجھے بہت ضروری کام ہے اگر نا ہوتا تو ضرور ٹھہر جاتا۔۔۔۔ سلیمان شاہ نے وجدان کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اور ہاں نکاح بہت بہت مبارک ہو۔۔۔۔ سلیمان شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔اور وہاں سے چلے گئے کیونکہ ان کو معلوم تھا کہ وجدان نے اپنے نکاح کا شاہ کو نہیں بتایا ہے۔۔۔۔

وجی بیٹا اب تجھے شاہ سے کوئی نہیں بچا سکتا۔۔۔وجدان نے دل میں کہا اور شاہ کی طرف دیکھا۔۔۔جو اسے خونخوار نظر سے گھور رہا تھا۔۔۔جیسے سالم نگل جائے گا۔۔۔۔

💖------------💖

شاہ دیکھ یار سب کچھ بہت جلدی میں ہوا تھا۔۔۔اور تو بھی بزی تھا۔۔۔وجدان نے جلدی سے اپنی صفائی دینی چاہی۔۔۔تو شاہ نے کہا۔۔۔

اتنا بھی بزی نہیں تھا کہ ایک فون کال نا سن سکتا۔۔۔شاہ نے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا چل تجھے اپنی بیوی سے ملواتا ہوں۔۔۔وجدان نے شاہ کو کہا۔۔۔

میں آج بھی اتنا ہی بزی ہوں جا خود جا کے مل آ اپنی بیوی سے۔۔۔۔شاہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

وجدان شاہ کی شکل دیکھ کر ہنس پڑا تھا۔۔۔

یار تجھے سارا معاملہ بتاتا ہوں وجی نے بے چارگی سے کہا۔۔۔

شاہ کو بھی وجدان کی شکل دیکھ کر ترس آگیا تھا اس لیے اس کے ساتھ چل پڑا۔۔۔

💖-----------💖

شاہ جب وجدان کے گھر آیا تو رابی کو دیکھ کر حیران ہوا تھا۔۔۔

یہ تمھاری سیکرٹری تھی نا۔۔؟شاہ نے وجدان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ہاں اور اب بیوی بھی ہے وجدان نے رابیل کی طرف دیکھ کر مسکرا کر کہا۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔رابی نے شاہ کو دیکھتے ہی کہا۔۔۔۔

کیسی ہیں آپ۔۔۔؟وجدان آپ کو تنگ تو نہیں کرتا۔۔۔؟شاہ نے سلام کا جواب دینے کے بعد پوچھا۔۔۔۔

شاہ کے سوال پر رابی نے وجدان کی طرف دیکھا تھا جو رابی کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

رابی نے نامیں سر ہلایا تھا۔۔۔

راستے میں وجدان نے شاہ کو رابی کے بارے میں بتادیا تھا۔۔۔

اور یہ بھی بتایا تھا کہ رابی فیری کی بڑی بہن بھی ہے۔۔۔شاہ کو یہ جان کر خوشی ہوئی تھی۔۔۔

وجی پھر اپنی بیوی کو حویلی کب لے کر آرہے ہو۔۔شاہ نے وجدان سے پوچھا۔۔

جب تم اپنی بیوی کا تعارف حویلی والوں سے کرواؤ گے۔۔۔وجدان نے مزاح میں کہا۔۔

تو پھر تم بھی تیار ہو جاؤ کیونکہ میں بہت جلد حویلی والوں کو سرپرائز دینے والا ہوں۔۔۔شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

رابی کھڑی دونوں بھائیوں کی نوک جوک دیکھ رہی تھی۔۔۔

اوکے وجی اب میں چلتا ہوں شاہ نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔اسے عالیہ بیگم کے پاس بھی جانا تھا۔۔

بھائی آپ کھانا تو کھا کر جائیے۔۔۔وجدان نے سارا کھانا خود اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔۔۔رابی نے مسکراتے ہوئے شاہ کو کہا۔۔۔

رابی کی بات سن کر شاہ مسکرا پڑا تھا۔۔۔۔

بلکل میری بہن کے شوہر نے اتنے پیار سے کھانا بنایا ہے میں ضرور کھا کر جاؤ گا۔۔۔شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

وجدان کو سمجھ نہیں آئی تھی کہ رابی نے اس کی تعریف کی ہے یا بے عزتی۔۔۔۔رابی کچن میں چلی گئی تھی۔۔۔

اووو بھائی اس نے تیری بے عزتی اور تعریف دونوں کی ہے زیادہ نا سوچ اب تو یہ چلتا رہے گا۔۔۔شاہ نے وجدان کو کہا اور اندر چلا گیا۔۔۔

اسے کیسے معلوم ہوا کہ میں کیا سوچ رہا ہوں وجدان نے دل میں سوچا اور خود بھی اندر چلا گیا۔۔

💖------------💖

آپی کسی خاص سے ملنے جارہی ہیں آپ۔۔؟ لائبہ نے اسما سے پوچھا جو کب سے اسی سوچ میں گم تھی کہ کیا پہن کر جائے۔۔۔

کیا مطلب تمہیں بتایا تو تھا ایک لڑکے نے میری مدد کی تھی تو پیسے لوٹانے جارہی ہوں۔۔۔اسما نے کہا۔۔

تو آپی آپ کوئی سے بھی کپڑے پہن لے۔۔۔پہلے تو آپ نے کبھی بھی اتنی کپڑوں کی ٹینشن نہیں لی۔۔۔ لائبہ نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا۔۔

تم ناخاموش رہو۔۔۔اسما سے جب کوئی بات نہیں بنی تو لائبہ کو خاموش ہونے کا کہہ کر جلدی سے چینج کرنے چلی گئی۔۔۔

💖-----------💖

شمس کافی دیر سے بیٹھا اسما کا انتظار کر رہا تھا جو ابھی تک نہیں آئی تھی۔۔۔

پتہ نہیں کب یہ لڑکی اپنا دیدار کروائے گی۔۔۔ شمس نے دل میں سوچا لیکن جب سامنے نظر گئی تو پلٹنا بھول گئی۔۔۔۔

اسما نے بلیو کلر کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔۔۔۔

اور لمبے سے ڈوپٹے کے ساتھ الجھی ہوئی تھی۔۔۔اس کے چہرے پر الجھن دیکھ کر ہی معلوم ہو رہا تھا کہ اس نے آج پہلی بار اتنا بڑا ڈوپٹہ لیا ہے۔۔۔ لیکن شلوار قمیض میں اسما بہت اچھی لگ رہی تھی۔۔۔۔

اسما کو دیکھ کر شمس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔۔۔

ایم سو سوری۔۔۔مجھے آنے میں دیر ہو گئ۔۔اسمانے شمس کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

کوئی بات نہیں میں خود تھوڑی دیر پہلے آیا ہوں۔۔۔ شمس نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

اووویہ تو اچھا ہو گیا۔۔۔۔

کچھ آڈر کیا کہ نہیں اسمانے شمس سے پوچھا۔۔۔؟

نہیں آپ کو جو پسند ہے آڈر کر لے۔۔ شمس نے اسما کے چہرے پر نظریں گاڑھے کہا۔۔۔

اوکے۔۔۔"اسمانے کہا۔۔۔

یہ آپ کے پیسے۔۔۔اسمانے پیسے شمس کے آگے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

شمس نے پہلے پیسوں کی طرف دیکھا پھر اسما کی طرف۔۔۔

اب میں ایک خوبصورت لڑکی سے پیسے لیتا ہوا اچھا لگو گا۔۔۔؟ شمس نے اسما کو کہا۔۔۔

آپ مجھ سے فلرٹ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔۔؟ اسما نے شمس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ویل فلرٹ نہیں کہہ سکتی آپ البتہ میرا دل کرتا ہے آپ سے باتیں کرتا رہوں۔۔۔" شمس نے صاف گوئی سے کہا۔۔۔۔

اور اسما کو شمس کی صاف گوئی پر حیرانگی ہوئی تھی۔۔۔

سامنے والے شخص میں کچھ تو ایسا خاص تھا جو اسما کو اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔۔۔

مسٹر اپنا نام ہی بتا دیں۔۔۔اسمانے بات بدلتے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

شمس میرا نام شمس ہے۔۔۔ شمس نے کہا۔۔

اور میرا نام اسما ہے اسما سلیمان شاہ۔۔۔اسمانے کہا۔۔۔

آپ یہی رہتے ہیں۔۔۔؟اسمانے شمس سے پوچھا۔۔۔

نہیں میں کچھ وقت کے لیے یہاں آیا ہوں۔۔۔ شمس نے کہااور پھر دونوں اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے لگے تھے۔۔۔۔

💖-----------💖

شفیق جب اپنے گھر آیا تھا تو اس کمرے میں آیا لیکن اسے عالیہ کہی بھی نظر نہیں آئی تھی۔۔۔

شفیق نے پورے گھر میں عالیہ کو دیکھ لیا تھا لیکن اسے عالیہ کہی نہیں ملی تھی۔۔۔

کہاں جاسکتی ہے۔۔۔؟؟؟

عالیہ کی حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ خود کہی جاسکے اس کا مطلب کوئی اسے یہاں سے لے گیا ہے لیکن کون۔۔۔؟؟؟

عالیہ کا تو کسی کو بھی معلوم نہیں تھا یہاں تک کہ شمس کو بھی نہیں پھر کیسے شفیق نے ٹہلتے ہوئے پریشانی سے سوچا۔۔۔

اس والے گھر کا صرف شمس کو معلوم تھا۔۔۔لیکن وہ کبھی بھی اس گھر میں نہیں آیا تھا۔۔۔

اظہر تہمینہ بیگم سے ملنے آیا تھا اس نے تہمینہ سے معافی بھی مانگی تھی اور تہمینہ نے معاف بھی کر دیا تھا۔۔۔

خالہ جان آپ تو جانتی ہے میں رابی کو کتنا چاہتا ہوں۔۔۔ کیا آپ رابی کو واپس لانے میں میری مدد کریں گی۔۔۔

اظہر نے تہمینہ سے پوچھا جو یہ بات بلکل ہی فراموش کر گئی تھی کہ اظہر نے ان کی بیٹی کے کردار پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ لیکن ابھی بھی ان کو رابی سے زیادہ اظہر عزیز تھا

کیونکہ دونوں ایک جیسے ہی تھے۔۔۔

میں خود ایسا چاہتی ہوں بیٹا۔۔۔ میں نے شروع سے سوچا تھا کہ رابی تمہاری ہی دلہن بنے گی۔۔۔ تم اپنے آپ کو اکیلا نا سمجھنا۔۔۔ میں تمھارے ساتھ ہوں اور ویسے بھی مجھے وہ لڑکا اپنی رابی کے لیے بلکل بھی اچھا نہیں لگا۔۔۔ تہمینہ نے کہا۔۔۔

تہمینہ کی بات سن کر اظہر کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔۔۔

وجدان شاہ رابی میری تھی اور میری ہی رہے گی۔۔۔ میں رابی کو تم سے چھین لوں گا۔۔۔

اظہر نے نفرت سے سوچا۔۔۔

بھابھی سدف کو ہم سب سے جھوٹ نہیں بولنا چاہیے تھا۔۔ کتنا دکھ ہوا ہوگا داجی کو ماہین بیگم نے ہیرا بیگم کو کہا جو سبزی کاٹ رہی تھیں۔۔۔

ہمم دکھ تو اُن کو بہت ہوا ہے ماہین لیکن ہم کیا کر سکتے ہیں۔۔۔ بس یہی کہہ سکتے ہیں اللہ سدف کو ہدایت دے۔۔۔ ہیرا بیگم نے کہا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

اتنے میں سدف بھی کچن میں آگئی تھی۔۔۔

بھابھی پلیز آپ دونوں مجھے معاف کردیں۔۔۔میں اپنے کیے پر بہت شرمندہ ہوں۔۔۔۔سدف نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

سدف تم جانتی ہو ہم سب کتنا پریشان ہوگئے تھے۔۔۔تم ایک بار تو ہم سب کے بارے میں سوچتی۔۔۔اور داجی کو کتنی تکلیف پہنائی ہے تم نے۔۔۔۔ہیرا بیگم نے دکھ سے سدف کو کہا۔۔۔

بھابھی میں جانتی ہوں اور مجھے اپنی غلط کا احساس بھی ہوگیا ہے۔۔۔میں داجی سے بھی معافی مانگ لوں گی لیکن پلیز آپ دونوں بھی مجھے معاف کردیں۔۔۔سدف نے کہا۔۔۔۔

تم رونا بند کرو اور ہم دونوں نے تمہیں معاف کردیا ہے۔۔۔لیکن داجی تم سے بہت زیادہ خفا ہے ان سے معافی مانگ لو۔۔۔۔

ماہین بیگم نے سدف کو کہا۔۔۔

جی بلکل میں داجی سے معافی مانگ لوں گی

آپ دونوں کا بہت بہت شکریہ میری غلطی پر مجھے معاف کرنے کے لئے۔۔۔سدف نے دونوں کے گلے لگتے ہوئے کہا۔۔۔

💖------------💖

لگتا ہے شاہ مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں۔۔۔اب کیا کروں میں فیری نے اپنے ناخن چباتے ہوئے سوچا۔۔۔

انہوں نے بھی تو مجھے کتنی تکلیف پہنائی تھی۔۔۔فیری نے خود سے کہا۔۔۔

ہاں انہوں نے بھی مجھے تکلیف پہنائی تھی اور میں نے کچھ غلط بھی نہیں کہا تھا۔۔۔

فیری نے اپنے آپ کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔لیکن اس کا دل اس دلیل پر ابھی بھی مطمئن نہیں ہوا تھا۔۔۔

یا اللہ شاہ کے ناراض ہونے سے مجھے کیوں برا لگ رہا ہے۔۔۔فیری نے پریشانی سے کہا۔۔۔۔

اف کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ فیری نے اپنا سر پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ جب بھی واپس آئے گے میں ان سے معافی مانگ لوں گی۔۔۔۔فیری نے خود سے کہا اب اس کے دل کو سکون ملا تھا۔۔۔

💖-----------💖

داجی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تھے جب انہوں نے سدف کو اپنے کمرے میں دیکھا۔۔۔۔

تم کیا لینے آئی ہو یہاں چلی جاؤ یہاں سے۔۔۔داجی نے غصے سے کہہ کر منہ پھیر لیا۔۔۔۔

داجی میں جانتی ہوں میں نے آپ کا دل دکھایا ہے

آپ کو تکلیف پہنچائی ہے۔۔۔

میں جانتی ہوں میں معافی کے بھی قابل نہیں ہوں۔۔۔ لیکن میں آپ کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔۔

میں یہاں سے چلی جاؤں گی بس مجھے آپ معاف کر دیں۔۔۔ سدف نے داجی کے قدموں میں بیٹھتے ہوئے رو کر کہا۔۔۔

داجی کی بھی آنکھوں میں پانی آگیا تھا۔۔۔ ایک ہی تو بیٹی ان کے پاس تھی اسے بھی اپنے سے دور نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔

سدف میں نے تمہیں معاف کیا لیکن یاد رکھنا یہ آخری بار ہے اس کے بعد تمھیں معافی نہیں ملے گی اور اب مجھے نوافل پڑھنے ہے تم جاؤ یہاں سے داجی نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

سدف اسی بات پر خوش ہو گئی تھی کہ داجی نے اسے معاف کر دیا ہے۔۔۔

جی داجی سدف نے خوشی سے کہا اور کمرے سے چلی گئی۔۔۔

💖-------------💖

اسما اپنی فرینڈز کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی جب اس کی ایک دوست نے کہا۔۔

اسما آج تک تم نے ہمارے سارے چیلنج پورے کیے ہے۔۔۔آج بھی تمہیں ہم ایک چیلنج دیتے ہیں اگر تم نے پورا کر لیا تو تم جو کہو گی میں وہ کروگی اسما کی فرینڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

اچھااور وہ چیلنج کیا ہے۔۔۔؟

اسمانے کولڈ ڈرنک کا سیپ لیتے ہوئے پوچھا۔۔۔

وہ سامنے لڑکوں کا گروپ دیکھ رہی ہو اسما کی فرینڈ نے سامنے اشارہ کرتے ہوئے کہا باقی سب لڑکیاں بھی ان دونوں کی طرف متوجہ ہو گئی تھیں۔۔۔۔

ہاں اور جس لڑکے کے ساتھ ایک لڑکی بیٹھی ہوئی ہے یقیناً وہ اس لڑکے کی گرل فرینڈ ہو گی تمہیں اس لڑکے کا بریک اپ کروانا ہے۔۔۔ سمپل اسما کی فرینڈ نے ساری بات بتاتے ہوئے کہا۔۔۔

بس یہ تو میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے اسمانے خوشی سے کہا۔۔۔اور ان لڑکوں کی ٹیبل کی طرف چلی گئی۔۔۔

شمس یہاں اپنے دوست کو ملنے آیا تھااور اسما کے پاس والی ٹیبل پر ہی بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

اوران کی ساری باتیں بھی سن چکا تھا۔۔۔

لگتاہے یہ لڑکی پاگل ہےاور ساتھ اس کی فرینڈز بھی شمس غصے سے منہ میں بڑبڑایا۔۔۔

شمس اپنی جگہ سے اٹھنے ہی والا تھاجب اس کا دوست وہاں آگیا۔۔۔

مجبوراً شمس کو وہاں بیٹھناپڑالیکن اس کا سارا دھیان اسما کی طرف ہی تھا۔۔۔جو پتا نہیں اس لڑکے کو کیا کہہ رہی تھی۔۔۔

💖------------💖

شاہ جب واپس آیاتواپنے کمرے میں فیری کو دیکھ کراسے خوشگواری حیرت ہوئی تھی۔۔۔پراس نے ظاہر نہیں کیا تھا۔۔۔

تم یہاں میرے کمرے میں کیا کر رہی ہو۔۔۔شاہ نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

وہ مجھے آپ سے بات کرنی تھی۔۔۔فیری نے نظریں جھکا کہا اور شاہ کو فیری اس وقت بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔۔۔

کہو میں سن رہا ہوں شاہ نے اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے کہا۔۔۔

شاہ کی بات سن کر فیری نے شاہ کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

آپ یہ کیا کر رہے ہیں۔۔؟فیری نے جلدی اپنا رخ تبدیل کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

شاہ فیری کی حرکت پر مسکرا پڑا تھا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

محترمہ اس وقت آپ میرے کمرے میں کھڑی ہے۔۔۔اور میں اپنے کمرے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔۔۔ شاہ نے فیری کا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا۔۔

کہو کیا کہنا تھا شاہ نے فیری کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا۔۔۔

وہ میں نے آپ سے معافی مانگنی تھی جو کچھ بھی میں نے آپ کو کہاں تھا میں اس بات پر شرمندہ ہوں۔۔فیری نے کہا۔۔۔

اووووتو محترمہ کو احساس ہے کہ انہوں نے غلط کہا تھا۔۔۔شاہ نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ مجھ سے ناراض تھے نا اس لئے میں نے سوچا آپ سے معافی مانگ لوں۔۔فیری نے نظریں اٹھا کر شاہ کو کہا۔۔

شاہ کو اس بات کی خوشی ہوئی تھی کہ فیری کو شاہ کی ناراضگی سے فرق پڑ رہا تھا۔۔

مانگو معافی۔۔۔شاہ نے فیری سے کہا۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔۔۔؟

مانگ تو لی ہے۔۔۔فیری نے جلدی سے کہا۔۔۔۔

محترمہ آپ نے کب معافی مانگی۔۔۔؟شاہ نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔۔۔

میں نے ابھی تو کہا کہ میں شرمندہ ہوں اور معافی مانگنا چاہتی ہوں۔۔۔۔اس کا مطلب ہوا میں نے آپ سے معافی مانگ لی ہے۔۔۔۔فریال نے لمبی چوڑی بے تکی سی دلیل دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اور مجھے بتاؤ کس کتاب میں لکھا ہے کہ ایسے معافی مانگتے ہیں۔۔۔۔؟شاہ نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

جہاں بھی لکھا ہو میں نے آپ سے معافی مانگ لی ہے۔۔۔اب میں جارہی ہوں۔۔۔فیری نے کہا اور وہاں سے جانے لگی جب شاہ نے فیری کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھنچا تھا۔۔۔فیری شاہ کے سینے سے جا لگی تھی اور اسی وقت سدف کمرے میں داخل ہوئی تھیں۔۔۔

شاہ تو ویسے ہی کھڑا تھا لیکن فیری سدف کو دیکھ کر جلدی سے شاہ سے پیچھے ہو کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

فیری کو لگ رہا تھا آج پھر اس کی عزت کا جنازہ نکلنے والا ہے۔۔۔لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اس وقت وہ اپنے شوہر کے گھر میں کھڑی ہوئی تھی۔۔۔جو اس کی عزت پر آنچ بھی نہیں آنے دے گا۔۔۔

سدف منہ پر ہاتھ رکھے آنکھیں پھاڑے دونوں کی شکلوں کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

💖-----------💖

اظہر تہمینہ بیگم کے گھر سے ابھی نکلا ہی تھا جب کچھ آدمی اسے نظر آئیں جو اسے ہی گھور رہے تھے۔۔۔

آدمی دیکھنے میں ہی ہٹے کٹے لگ رہے تھے۔۔اظہر ان کو اگنور کر کے اپنی گاڑی کی طرف جانے ہی والا تھا۔۔ جب وہ سارے آدمی اظہر کے پاس آئے اور اسے بولنے کا موقع دیے بغیر مارنے لگے۔۔۔۔اظہر وجہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ یہ لوگ اسے کیوں مار رہے ہیں۔۔۔

کون ہو تم لوگ۔۔۔؟

اور مجھے کیوں مار رہو ہو۔۔۔؟

اظہر نے اپنے آپ ان آدمیوں سے چھڑواتے ہوئے کہا۔۔لیکن وہ آدمی سن ہی کہاں رہے تھے۔۔۔

جب اظہر بے ہوش ہو گیا تو وہ آدمی اسے وہاں ہی چھوڑ کر چلے گ ئے تھے۔۔۔رات کا وقت تھا اور گلی میں بھی کوئی نہیں تھا۔۔۔

اظہر کی حالت ان آدمیوں نے بہت بری کر دی تھی۔۔۔۔

💖------------💖

فاروق صاحب گھر آ رہے تھے جب ان کی نظر اظہر پر پڑی۔۔۔جو بے ہوش بری حالت میں زمین پر پڑا ہوا تھا۔۔۔

فاروق صاحب اسے جلدی سے ہو سپیٹل لے گ ئے تھے۔۔۔

💖------------💖

تم کتنے بے وفا ہو مجھے تم نے کہا تھا تم بیمار ہو۔۔۔اور گھر پر ہو۔۔ لیکن یہاں کسی لڑکی کے ساتھ بیٹھے ہوئے عیاشی کر رہے ہو۔۔۔۔

تم میں زرا بھی شرم نہیں ہے تم تو کہتے تھے۔۔۔ میں تمھاری جان ہوں۔۔۔تو پھر اس لڑکی کے ساتھ کیا کر رہے ہو۔۔۔۔

اس کا مطلب تم مجھے اتنے عرصے سے چیٹ کر رہے تھے۔۔۔اسما نے اس لڑکے کے پاس جاتے ہی اپنے نقلی آنسو بہاتے ہوئے اس لڑکے کو کہا۔۔۔۔

وہ لڑکا حیران سا اسما کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

کیا فضول بول رہی ہو۔۔۔؟میں تمہیں نہیں جانتا۔۔۔آج سے پہلے میں نے کبھی تمہیں دیکھا ہی نہیں ہے۔۔۔اس لڑکے نے پریشان سے کہا۔۔۔۔

واہ مجھ سے کتنے محبت کے دعوے کرتے تھے۔۔۔اور اب اس لڑکی کے سامنے مجھے پہچاننے سے انکار کر رہے ہو۔۔۔۔

اسمانے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے تو پہلے ہی تم پر شک تھا۔۔۔تم ایک گھٹیا انسان ہو اور آئندہ مجھے کال کرنے کی کوشش کی تو اندر کروا دوں گی۔۔۔اس لڑکی نے غصے سے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

وہ لڑکا حیران سا کھڑا تھا۔۔۔۔

اس لڑکے کے باقی دوست بھی معاملے کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔۔

اسما نے وہاں سے کھسکنے میں ہی عافیت جانی تھی۔۔۔اسما وہاں سے چلی گئ تھی لڑکو کا دھیان اسما کی طرف نہیں تھا۔۔۔

لوں کر لیا چیلنج پورا۔۔۔اسما نے باہر آتے ہی ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

ویسے یار مان گئے تمہیں۔۔۔اسما کی فرینڈ نے بھی اسے داد دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اب چلو یہاں سے اگر وہ لڑکے باہر آگئے تو ہم سب مشکل میں پھنس جائے گی۔۔۔اسما نے جلدی سے کہا اور وہاں سے چلی گئ۔۔۔۔

یار وہ خوبصورت لڑکی کون تھی جو تجھ سے پیار کا دعویٰ کر رہی تھی۔۔۔اس لڑکے کے دوست نے پوچھا۔۔۔

جو بھی تھی لیکن اب مجھ سے بچ نہیں سکے گی لڑکے نے غصے سے کہا۔۔۔

اسما نہیں جانتی تھی کہ اس نے مزاح مزاح میں کس مصبیت کو گلے لگایا ہے۔۔۔

شمس جب اپنے دوست سے فارغ ہوا تو اس نے اس ٹیبل کی طرف دیکھا۔۔۔جہاں اسما کھڑی تھی لیکن اب وہاں نا تو وہ لڑکی تھی اور نا ہی اسما تھی۔۔۔

💖-----------💖

تم اس وقت شاہ کے کمرے میں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟سدف نے اپنی حیرت پر قابو پاتے ہوئے فیری سے پوچھا جو گھبرائی سی کھڑی تھی۔۔۔

پھپھو وہ آپ کو جواب دینے کی پابند نہیں ہے۔۔۔شاہ نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

فیری جاؤ اپنے روم میں شاہ نے فیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

فیری وہاں سے جانے ہہ والی تھی جب سدف نے فیری کو بازوں سے پکڑ کر روکا۔۔۔

کہاں جا رہی ہو بد چلن لڑکی۔۔۔اس لیے تم یہاں آئی تھی کہ یہاں کے لڑکوں پر ڈورے ڈال سکو۔۔۔

سدف نے نفرت سے فیری کا بازو پکڑ کر اسے کمرے سے باہر لے جاتے ہوئے کہا۔۔۔

سدف کی بات سن کر شاہ کا پارا ہائی ہو گیا تھا۔۔۔

یہ کیا کر رہی ہے آپ چھوڑیں مجھے۔۔۔فیری نے سدف سے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے کہا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

سدف فیری کو نیچے لے گئی تھی۔۔۔

داجی، بھابھی، بھائی کہاں ہے آپ لوگ۔۔۔؟ باہر آئیں۔۔۔

سدف نے اونچی آواز میں سب کو باہر آنے کا کہا۔۔۔

فیری کا بازو ابھی بھی سدف نے پکڑا ہوا تھا۔۔۔

شاہ بھی نیچے آگیا تھا اور سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔۔۔اس نے آنکھوں سے فیری کو حوصلہ دیا تھا۔۔۔

کیا ہو گیا ہے سدف کیوں تم نے شور مچایا ہوا ہے۔۔۔اور بچی کا بازو کیوں پکڑا ہوا ہے۔۔۔داجی حیرانگی سے سدف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

داجی پوچھیے اس بد چلن لڑکی سے رات کے اس پہر یہ ہمارے شاہ کے کمرے میں کیا کر رہی تھی۔۔۔؟

چلو کمرے میں تو تھی لیکن شاہ کے گلے کیوں لگی ہوئی تھی۔۔۔

سدف نے اونچی آواز میں کہا تھا فیری نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔۔۔۔

سدف کیا بکواس کر رہی ہو ہوش میں تو ہو تم۔۔۔؟ داجی نے بھی غصے سے کہا۔۔۔

داجی میں سچ کہہ رہی ہو۔۔۔اگر مجھ پر آپ کو یقین نہیں ہے تو اس سے پوچھیے۔۔۔؟ سدف نے فیری کو داجی کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اس سے پہلے داجی فیری سے کچھ پوچھتے شاہ بول پڑا تھا۔۔۔

اس سے کیا پوچھ رہے ہیں آپ۔۔۔؟ مجھ سے پوچھیے۔۔۔ہمیشہ لڑکی کو ہی آپ لوگ کیوں غلط سمجھتے ہیں۔۔۔؟ شاہ نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔۔۔

شاہ کا لہجہ ایسا تھا کہ وہاں کھڑے سب لوگوں کو شاہ کے لہجے سے خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔

تو بتاؤ برخوردار کیا یہ لڑکی تمہارے کمرے میں تھی۔۔۔؟ دا جی نے شاہ سے پوچھا۔۔۔

جی بلکل تھی۔۔۔اور میں نے ہی اسے اپنے کمرے میں بلایا تھا۔۔۔شاہ نے سدف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ہم کیسے مان لیں کہ تم سچ بول رہے ہو۔۔۔اور یہ تمھارے گلے کیوں لگی ہوئی تھی۔۔۔سدف نے شاہ سے پوچھا۔۔۔

آپ لوگوں کے ماننے یاں نا ماننے سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔

اور جہاں تک بات ہے گلے لگنے کی تو وہ میرے گلے نہیں لگی تھی۔۔۔میں نے اسے گلے لگایا تھا۔۔۔

شاہ نے آم سے لہجے میں کہا۔۔۔

وہاں کھڑے سارے لوگ شاہ کی بات سن کر حیران ہوئے تھے۔۔۔کیونکہ شاہ نے آج تک کسی لڑکی کو نظر اٹھا کر نہیں دیکھا تھا۔۔۔

وہ ہمیشہ سے کہتا تھا کہ اس کے دل میں اس کی اینجل کے سوا کسی اور لڑکی کی جگہ نہیں ہے۔۔۔لیکن اب کسی لڑکی کو گلے لگانا یہ بات سب کو حیران کر گئ تھی۔۔۔۔

برخوردار تمہاری تربیت ہم نے ایسی تو نہیں کی تھی۔۔۔۔اور لگتا ہے تم میں شرم ختم ہو گئ ہے۔۔۔۔؟داجی نے غصے سے کہا۔۔۔

داجی بیوی کو گلے لگانے میں کہاں کی شرم۔۔۔؟شاہ نے بے باکی سے مسکرا کر کہا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔؟سدف نے حیران سے پوچھا۔۔۔

مطلب یہ کہ فریال میری بیوی ہے۔۔۔اور میں اس سے نکاح کر چکا ہوں۔۔۔۔

یہ ہے مسز ازلان حیدر شاہ۔۔۔اور اس حویلی کی بڑی بہو مائی کیوٹ اینجل۔۔۔۔شاہ نے فیری کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے قریب کرتے ہوئے اس کا تعارف کروایا۔۔۔۔

سب لوگوں کے لیے یہ خبر کسی دھماکے سے کم نہیں تھی۔۔۔۔جیسے وہ مرا ہوا سمجھ رہے تھے وہ زندہ تھی۔۔۔ اور سب کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔۔

پھپھو آپ نے جو میری بیوی کے لیے بد چلن کا لفظ استعمال کیا ہے۔۔۔۔آج پہلی اور آخری بار آپ کو اس کے لیے معاف کر رہا ہوں۔۔۔لیکن آئندہ کی کوئی گارنٹی نہیں دے سکتا۔۔۔۔

شاہ نے سنجیدگی سے ایک ایک لفظ چبا کر کر سدف کو باور کروایا۔۔۔

داجی بنا کچھ کہے وہاں سے چلے گ ئے تھے۔۔۔

ہیرا بیگم سچ جانتی تھی۔۔۔ لیکن باقی سب کے لیے یہ خبر کسی خوشی سے کم نہیں تھی۔۔۔

ماہین بیگم، وسیم شاہ اور سلیمان شاہ جلدی سے فیری کے پاس آئے تھے۔۔۔

شاہ تم نے پہلے کیوں نہیں ہمیں بتایا کہ یہ ہماری عالیہ کی بیٹی ہے۔۔۔ سلیمان شاہ نے فیری کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

بابا میں تو سرپرائز دینا چاہتا تھا۔۔۔ لیکن پھپھو نے میرے سرپرائز پر پانی پھیر دیا۔۔۔ شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

وسیم شاہ نے فیری کے ماتھا کو چوما تھا۔۔۔

مجھے پہلے ہی لگا تھا کہ اس کی شکل ہماری عالیہ سے ملتی ہے۔۔۔ لیکن دیکھو یہ سچ ہے وسیم شاہ نے خوشی سے کہا۔۔۔

فیری اپنے لیے اتنی محبت دیکھ کر بہت خوش ہوئی تھی۔۔۔ شروع سے ہی تو وہ ان محبتوں کے لیے ترسی تھی۔۔۔

اسے لگا تھا جب سب کو سچ معلوم ہو گا تو سب اس سے ناراض ہو جائے گے۔۔۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔۔۔

شاہ ہم اپنی بیٹی کی شادی پورے رسم رواج سے کرے گے۔۔۔ سلیمان شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں بابا ایسا نہیں ہو گا۔۔۔ ہماری شادی ہو چکی ہے شاہ نے جلدی سے کہا۔۔۔

ہماری بیٹی جو کہے گی وہی ہو گا۔۔۔ماہین بیگم نے کہا۔۔۔۔

سدف اور اس کی بیٹیاں وہاں سے چلی گئی تھیں۔۔۔۔

فیری بیٹا آپ کیا چاہتی ہو۔۔۔۔؟

سلیمان شاہ نے فیری سے پوچھا۔۔۔۔

جو آپ لوگوں نے فیصلہ کیا ہے وہ مجھے منظور ہے۔۔۔فیری نے کہا۔۔۔۔

شاہ فیری کو گھوریوں سے نواز رہا تھا۔۔۔لیکن یہاں پرواہ کسے تھی۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

چلو شاہ فیصلہ ہو گیا ہے۔۔۔اور جب تک تم دونوں کی شادی نہیں ہو جاتی تم دونوں الگ الگ رہو گئے۔۔۔ ہیرا بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا۔۔۔شاہ نے کیا کو لمبا کرتے ہوئے کہا اس نے سوچا تھا کہ سچائی کا سب کو معلوم ہو گیا ہے اور اب فیری اس کے کمرے میں رہے گی۔۔۔لیکن اس کے ارمانوں پر اس کے باپ نے پانی پھیر دیا تھا۔۔۔

فیری بیٹا چلو ہمارے ساتھ ہمیں تم سے بہت سی باتیں کرنی ہیں۔۔۔ماہین بیگم نے کہا۔۔۔

فیری وہاں سے جانے لگی تھی جب شاہ نے اس کے کان میں سرگوشی نما کہا۔۔۔

سزا کے لے تیار رہنا۔۔۔

شاہ کی سرگوشی فیری کو کپکپانے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔فیری جلدی سے ہیرا بیگم کے ساتھ وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔

شاہ فیری کی پھرتی دیکھ کر ہنس پڑا تھا۔۔۔

بیٹا جی آپ کے لیے بھی ایک ضروری کام ہے۔۔۔وسیم شاہ نے شاہ کو کہا۔۔۔

کیا چاچو۔۔؟ شاہ نے پوچھا۔۔۔

داجی کو شادی کے لیے راضی کرنا۔۔۔وسیم شاہ نے کہا۔۔۔

یہ تو سچ میں بہت مشکل کام ہے۔۔۔شاہ نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا۔۔۔

بیٹا جی جتنی جلدی تم داجی کو منا لوگے اتنی جلدی تمھاری شادی ہو گی۔۔۔ سلیمان شاہ نے کہا۔۔۔

پھر تو مجھے ابھی جانا چاہیے۔۔۔۔شاہ نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

بھائی آپ کو کیا لگتا ہے ہماری عالیہ بھی زندہ ہو گی۔۔۔؟وسیم شاہ نے سلیمان شاہ سے پوچھا۔۔۔

اب تو مجھے بھی لگتا ہے کہ وہ زندہ ہو گی اور مجھے اللہ کے بعد اپنے بیٹے پر پورا یقین ہے کہ وہ عالیہ کو بھی ہمارے پاس لے آئے گا۔۔۔۔سلیمان شاہ نے کہا۔۔۔

انشاءاللہ۔۔۔۔وسیم شاہ نے دل میں کہا۔۔۔۔

💖------------💖

تم سب میری بات کان کھول کر سن لو حیدر سر کو معلوم نہیں ہونا چاہیے کہ ہمیں عالیہ میڈم کا شمس نے بتایا تھا۔۔۔

شمس نے سختی سے منع کیا تھا۔۔اور اگر شمس کو معلوم ہو گیا کہ حیدر سر کو معلوم ہو گیا ہے کہ میڈم کا پتہ ہمیں شمس نے بتایا تھا۔۔۔تو شاہ سر سے پہلے شمس ہماری جان نکال لے گا۔۔۔

شاہ کے آدمی نے باقی کے آدمیوں کو کہا۔۔۔۔

💖-----------💖

شمس جب تہمینہ بیگم کے گھر آیا تھا۔۔تو اس نے اپنے باپ اور تہمینہ کی ساری باتیں سن لی تھیں۔۔۔

اس نے عالیہ کو ہر جگہ تلاش کیا تھا۔۔۔

لیکن پھر شفیق کی غیر موجودگی میں شمس شہر والے گھر آیا تھا۔۔۔وہاں پر اس نے عالیہ کو دیکھا تھا۔۔۔

اسے اپنے باپ پر بہت غصہ آیا تھا۔۔۔اس نے اسی دن شاہ کے آدمی کو فون کر کے سب بتا دیا تھا۔۔۔

اور سختی سے منع کیا تھا کہ شاہ کو معلوم نہیں ہونا چاہیے۔۔۔اس کے بعد شمس ملک سے باہر چلا گیا تھا۔۔۔

داجی میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔؟شاہ نے داجی سے کہا۔۔۔

شاہ تم نے میری بات تو مانی نہیں ہے۔۔۔اس لیے یہاں سے چلے۔۔۔جاو داجی نے کہا۔۔۔

داجی صرف آخری بار میری بات سن لیں میں آپ کو عالیہ پھپھو کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں۔۔۔

شاہ نے داجی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

عالیہ کے نام ہر دا.جی نے شاہ کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

💖------------💖

رابی میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔۔۔وجدان نے رابی کو کہا جو بیٹھی پتہ نہیں کیا سوچ رہی تھی۔۔۔

اگر آپ مجھ سے یہ کہنے والے ہے کہ آپ کسی اور کو پسند کرتے تھے۔۔۔اور مجھ سے ہمدردی کے تحت شادی کی ہے۔۔۔تو آپ دوسری شادی کر سکتے ہیں۔۔۔مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔رابی نے وجدان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

جو حیران سا رابی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

زوجہ محترمہ پہلے مجھے لگتا تھا کہ آپ اپنے دماغ کو بلکل بھی استعمال نہیں کرتی لیکن اب یقین ہو گیا ہے۔۔۔

اور دوسری بات میں نے آپ سے کسی ہمدردی کے تحت شادی نہیں کی۔۔۔میں تم سے محبت کرتا ہوں اس لیے تم سے شادی کی ہے۔۔۔

وجدان نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔

رابی وجدان کے منہ سے اپنے لیے محبت کا سن کر حیران ہوئی تھی۔۔۔

اور اگر میرا نکاح اس دن اظہر سے ہو جاتا تو۔۔۔؟رابی نے وجی سے پوچھا۔۔۔

اس جاہل سے تو تمہارا نکاح کبھی بھی نہیں ہونا تھا۔۔اور نا ہی میں نے ہونے دینا تھا وجدان نے کہا۔۔۔

وہ کیوں۔۔۔"؟رابی نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔۔

وہ تمہیں میں پھر کبھی بتاؤگا۔۔۔لیکن ابھی میں تمہیں تمھاری بہن کے بارے میں بتانے والا ہوں وجدان نے کہا۔۔۔

آپ فریال کی بات کر رہے ہیں۔۔۔؟رابی نے خوشی سے پوچھا۔۔۔

ہاں فریال میری کزن بھی ہے میری پھپھو کی بیٹی ہے۔۔۔

پھر وجدان نے رابی کو ساری بات بتادی تھی۔۔۔

لیکن وجی نے یہ نہیں بتایا تھا کہ فریال کو اس کے گھر سے غائب کرنے والا شاہ ہی تھا۔۔۔

بلکہ وجدان نے یہ کہا تھا کہ فیری کو شاہ نے بچایا تھا۔۔۔اور پھر اس سے نکاح کیا تھا۔۔۔

اور اب فیری بلکل ٹھیک ہے۔۔۔

فریال ٹھیک ہے یہ سن کر رابی کو سکون ملا تھا۔۔۔۔

اور شاہ سے تو رابی مل بھی چکی تھی۔۔۔اور اب رابی فیری کی طرف سے مطمئن بھی تھی۔۔۔۔

اسے شاہ فیری کے لیے اچھا لگا تھا۔۔۔۔

شاہ نے فیری کے لیے جو کچھ کیا تھا۔۔۔رابی کے دل میں شاہ کے لیے عزت اور بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

ان میڈم کے لیے میں دن رات تڑپا ہوں اور اسے لگتا ہے میں نے اس سے ہمدردی میں شادی کی ہے۔۔۔۔
وجدان نے دل میں سوچا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

وجدان کے آدمیوں نے اظہر کی دھلائی کی تھی۔۔۔لیکن یہ بات اظہر کو معلوم نہیں تھی۔۔۔

وجدان نے کہا تھا کہ بس اس کی سانسیں چلنی چاہیے۔۔۔۔

باقی اگر اس کی کوئی ہڈی پسلی ٹوٹ بھی جائے اس سے فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔

زوجہ محترمہ آپ کہاں جا رہی ہیں۔۔۔؟

وجی نے رابی سے پوچھا جو دوسرے کمرے میں جانے کی تیاری کر رہی تھی۔۔۔

دوسرے کمرے میں رابی نے آم سے لہجے میں کہا۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

اوکے۔۔۔

دراصل جو دوسرا کمرہ ہے ناوہاں پر کچھ دنوں سے چوہے پارٹی کر رہے ہیں۔۔۔اور شاہ اپنے کمرے میں جانے کی کسی کو اجازت نہیں دیتا۔۔۔میں نے تمہیں بتادیا ہے۔۔۔بعد میں مجھے مت کہنا کہ میں نے تمھیں بتایا نہیں تھا۔۔۔

اور مجھے بہت نیند آرہی ہے۔۔۔میں سونے لگا ہوں۔۔۔وجی نے کہا اور لائٹ بند کر کے لیٹ گیا۔۔۔

رابی اب پریشان سی کھڑی سوچ رہی تھی۔۔۔کہاں پر سوئے چوہوں کے درمیان تو سونے سے رہی۔۔۔

آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔۔رابی نے وجی کو کہا۔۔۔

نہیں زوجہ محترمہ میں سچ میں سونے لگا ہوں۔۔۔وجدان نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔۔۔

میں ساتھ والے کمرے کی بات کر رہی ہوں۔۔۔۔رابی نے کہا۔۔۔۔

اگر تمھیں میری بات پر یقین نہیں ہے تو جا کر دیکھ سکتی ہو۔۔۔۔وجدان نے کہا۔۔۔۔

اور اگر تم چاہو تو اس بیڈ پر سو سکتی ہو۔۔۔۔وجدان کہہ کر پھر سے لیٹ گیا تھا۔۔۔۔

رابی کے پاس اور کوئی آپشن نہیں تھا اس لیے بیڈ پر لیٹ گئی۔۔۔۔

وجدان کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔۔۔۔

💖-------------💖

اسما لائبہ کے ساتھ چہل قدمی کرنے کے لیے گھر سے نکلی تھی۔۔۔جب باتوں کے دوران ان کو معلوم نہیں ہوا اور دونوں کافی دور نکل آئی تھیں۔۔۔۔

آپی لگتا ہے ہم لوگ زیادہ دور آ گئے ہیں۔۔۔اور ماما نے اس جگہ پر آنے سے منع کیا تھا۔۔۔لائبہ نے ڈرتے ہوئے کہا کیونکہ یہ جگہ بہت سنسان رہتی تھی۔۔۔اِدھر لوگوں کا آنا بہت ہی کم تھا۔۔۔

باتیں کرتے ہوئے معلوم ہی نہیں ہوا چلو یہاں سے چلتے ہیں۔۔۔اسما نے بھی جلدی سے کہا اور وہاں سے جانے لگیں۔۔۔جب اسما کو اپنے پیچھے وہی ریسٹورنٹ والا لڑکا کھڑا ہوا نظر آیا جو اسما کو دیکھ کر کمینگی سے مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

میں یہی سوچ رہا تھا کہ اپنے پیار کو کہاڈھونڈوں گا۔۔۔لیکن دیکھو میرا پیار خود چل کر یہاں آیا ہے۔۔۔اس لڑکے نے اسما کو اوپر سے نیچے تک گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اسما اپنے سامنے اس لڑکے کو دیکھ کر ڈر گئی تھی۔۔۔

اس کے دوست بھی وہاں آ گئے تھے۔۔۔

لائبہ نے اسما کے بازو کو زور سے پکڑ لیا تھا۔۔۔۔

تو کیا کہہ رہی تھی تم کہ تم مجھ سے پیار کرتی ہو۔۔۔۔

یار اگر تم مجھے پہلے ملی ہوتی تو میں اس لڑکی کو منہ ہی نا لگاتا۔۔۔لڑکے نے اپنی گرل فرینڈ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

دیکھو وہ سب مزاح تھا میری فرینڈز نے مجھے چیلنج دیا تھا پلیز ہمیں جانے دو۔۔۔اسما نے جلد جلدی بولتے ہوئے کہا۔۔۔

ارے تم خود میرے پاس چل کر آئی ہو۔۔۔اور میں پاگل تھوڑی ہوں جو ایک خوبصورت لڑکی سے منہ پھیر لوں۔۔۔۔اس لڑکے نے ہنستے ہوئے کہا اس کے دوست بھی ہنس پڑے تھے۔۔۔۔

لڑکا ابھی مزید کچھ کہتا جب اس ویران جگہ میں شمس کی آواز گونجی تھی۔۔۔

لڑکیوں کو چھوڑ دو۔۔۔ شمس نے کہا۔۔۔

شمس کو دیکھ کر اسما کی جان میں جان آئی تھی۔۔۔۔

تم کون ہو۔۔۔؟اور میں اس لڑکی کو اپنے ساتھ لے کر جاؤ گا۔۔۔اس لڑکے نے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے پانچ منٹ بعد یہاں پولیس آتی ہو گی۔۔۔اور پانچ منٹ تک تو میں تم لوگوں کو روک سکتا ہوں۔۔۔

اور دوسری بات یہاں کے قانون کے بارے میں تو تم لوگ بہت اچھی طرح واقف ہو۔۔۔

لڑکیوں کو ہراس کرنے کے جرم میں جیل جاؤ گے اور سزا کیا ہوتی ہے۔۔۔؟ شمس نے سوچنے والے انداز میں کہا۔۔۔

ہاں دو یاں تین سال تو پکا تم لوگ جیل میں چکی پیسوں گے۔۔۔

وہ لڑکے شمس کی بات سن کر ڈر گئے تھے اور شمس بول بھی سچ رہا تھا۔۔۔

ان لڑکوں نے وہاں سے بھاگنے میں ہی عافیت جانی تھی۔۔۔

آپ ٹھیک ہو۔۔۔؟

شمس اسما کے پاس آیا تھا۔۔۔ لیکن پوچھا اس نے لائبہ سے تھا۔۔

اسے اسما پر بہت غصہ آرہا تھا۔۔۔

جو اسما کو اس شمس کی آنکھوں سے صاف پتہ چل گیا تھا۔۔۔۔

جی آپ کا بہت شکریہ لائبہ نے کہا۔۔۔۔

میں آپ لوگوں کو گھر چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔۔

شمس نے کہا اسما اور لائبہ خاموشی سے شمس کے پیچھے چل پڑی تھیں۔۔۔۔

💖------------💖

الطاف کو وجدان سے کچھ کام تھا اس لیے وہ وجدان کے گھر آیا تھا۔۔۔کیونکہ الطاف کو معلوم تھا کہ اس وقت وجدان گھر ہوتا ہے۔۔۔۔

الطاف صاحب نے بیل بجائی تو وجدان نے دروازہ کھولا تھا۔۔۔۔

انکل آپ۔۔۔۔وجدان نے خوشی سے کہا وجدان اور شاہ دونوں الطاف صاحب کو انکل ہی کہتے تھے۔۔۔۔

وجدان الطاف صاحب کے گلے لگا تھا۔۔۔

آخر آپ کو آج میری یاد کیسے آگئی۔۔۔۔وجدان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

بس بیٹا تم تو جانتے ہو آجکل کام بھی بہت زیادہ ہے وقت نہیں ہوتا۔۔۔الطاف صاحب نے کہا۔۔۔

پھپھو کیسی ہیں وجدان نے پوچھا وجدان کو حویلی والے سارے ڈرامے کا معلوم نہیں تھا۔۔۔

وہ ٹھیک ہے۔۔۔۔الطاف صاحب نے کہا۔۔۔

دونوں باتیں کرنے لگے تھے جب رابی وہاں آئی۔۔۔

جب الطاف صاحب اور رابی نے جب ایک دوسرے کو دیکھا تو دونوں اپنی اپنی جگہ شوکڈ ہو گئے تھے۔۔۔۔

💔------------💔

شاہ نے عالیہ بیگم کے ساتھ جو کچھ ہوا تھا سب کچھ دا جی کو بتا دیا تھا۔۔۔۔

داجی اپنے پوتے کے سامنے اپنے آنسو روک نہیں سکے تھے۔۔۔

داجی میں مانتا ہوں انہوں نے آپ کی بات نامان کر ایک غلط آدمی کا انتخاب کیا تھا۔۔۔اور دیکھیے وہ اپنے غلط فیصلے کی سزا بھگت چکی ہے۔۔۔آپ پلیز انہیں معاف کر دیں۔۔۔شاہ نے منت بھرے لہجے میں داجی کو کہا۔۔۔

شاہ معاف تو میں اسے اس دن کی کر چکا تھا جب اس حویلی میں اس کے مرنے کی خبر آئی تھی۔۔۔داجی نے بے بسی سے کہا۔۔۔

لیکن شاہ میری ایک بات یاد رکھنا شفیق کی جان میں اپنی ہاتھوں سے لوں گا۔۔۔داجی نے غصے سے کہا۔۔۔

شاہ داجی کی بات سن کر خوش ہوا تھا کہ داجی نے عالیہ پھپھو کو معاف کر دیا ہے۔۔۔

برخوردار میں اپنی نواسی سے ملنا چاہتا ہوں۔۔۔ چلو جلدی سے اسے میرے پاس بھیجو۔۔داجی نے کہا۔۔۔

داجی آپ پہلے ایک وعدہ کریں کہ آپ کی نواسی کے آنے کے بعد میرے لیے آپ کا پیار کم نہیں ہو گا۔۔۔

شاہ نے چھوٹے بچوں کی طرح وعدہ لیتے ہوئے کہا۔۔۔

برخوردار تم ابھی سے گھبرا گئے ہو۔۔۔؟ داجی نے ہنستے ہوئے کہا اور شاہ داجی کو ہنستے ہوئے ہی تو دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

میں فیری کو آپ کے پاس بھیجتا ہوں۔۔۔شاہ نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

کتنا غلط کرنے جارہا تھا میں اپنی معصوم سی نواسی کے ساتھ یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے جو تو نے مجھے کچھ بھی غلط کرنے سے پہلے ہی روک دیا۔۔۔داجی نے دل میں اپنے اللہ سے مخاطب ہوتے ہوئے سوچا۔۔۔

شاہ کو ماہین بیگم سے معلوم ہوا تھا کہ فیری ابھی ابھی اپنے کمرے میں گئ ہے۔۔۔کیونکہ اسے بہت نیند آرہی تھی۔۔۔

شاہ کمرے میں داخل ہوا تو فیری کمرے کی ساری لائٹس بند کر کے لیمپ کی ہلکی سی روشنی کیے کمبل میں گھسی ہوئی تھی۔۔۔

شاہ چلتا ہوا فیری کے پاس گیا اور اس کے پاس ہی بیٹھ گیا تھا۔۔۔

شاہ نے فیری کے چہرے سے بال پیچھے کیے تھے۔۔۔

میں بہت خوش نصیب ہوں جو تم میری زندگی میں ہو۔۔۔شاہ نے کہا۔۔۔۔

تھوڑی دیر دیکھنے کے بعد شاہ نے فیری کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا۔۔۔اور اس کا کمبل ٹھیک کر کے وہاں سے چلا گیا تھا اس نے فیری کو اٹھانا مناسب نہیں سمجھ تھا۔۔۔۔

اس نے ملازم کو کہہ دیا تھا کہ دا جی کو بتا دے کہ فیری سو گئی ہے۔۔۔۔

💖-----------💖

اسما کا گھر آ گیا تھا لائبہ اندر چلی گئی تھی۔۔۔

لیکن اسما ابھی بھی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

ایم سوری۔۔۔۔اسما نے شمس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو سامنے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

مس اسما میں مانتا ہوں لڑکیوں کو ہسی مزاح کرنا چاہیے۔۔۔لیکن جو مزاح آپ نے کیا تھا ان لڑکوں کے ساتھ آپ جانتی ہے اگر میں وہاں وقت ہر نا پہنچتا تو کیا ہو سکتا تھا۔۔۔

شمس نے اسما کی طرف دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔

سوری میں آئندہ ایسا مزاح کسی کے ساتھ نہیں کروگی۔۔۔اسما نے نظر جھکا کر کہا۔۔۔

اتنے سیریس ماحول میں بھی اسما کی شکل دیکھ کر شمس کو ہنسی آگئی تھی۔۔جو اس نے بہت مشکل سے کنٹرول کی تھی۔۔۔

اسما میں آپ کو ڈانٹ نہیں رہا میں آپ کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔لڑکی کی عزت ایک شیشے کی مانند ہوتی ہے۔۔اور اگر شیشے میں زرا سی بھی دراڑ آجائے تو شیشے کے ٹوٹنے کا خدشہ ہوتا ہے۔۔۔

شمس نے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

اسما کی آنکھ میں آنسو آ گئے تھے اپنے سامنے لڑکوں کو دیکھ کر اسے اسی وقت اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا۔۔۔

تھینک یو۔۔۔۔اسما نے شمس کو کہا اور گاڑی سے نکل گئی۔۔۔

جب تک اسما گیٹ سے اندر نہیں چلی گئی تھی شمس وہی کھڑا رہا تھا۔۔۔

💖------------💖

رابی یہ میرے۔۔۔اس سے پہلے وجدان رابی سے الطاف صاحب کا تعارف کرواتا رابی بیہوش ہو کر زمین پر گر گئی چکی تھی۔۔۔

رابی۔۔۔وجدان نے اونچی آواز میں کہا۔۔۔

اور جلدی سے رابی کے پاس گیا۔۔۔

رابی کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔؟وجدان نے رابی کے گال تھپتھپاتے ہوئے پریشان سے کہا۔۔وجدان کو تو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

وجدان رابی کو کمرے میں لے گیا تھا اور ڈاکٹر کو فون کیا تھا۔۔۔۔

ڈاکٹر تھوڑی دیر بعد آ گیا تھا اوس نے کہا تھا کہ پریشانی والی بات نہیں ہے ٹینشن کی وجہ سے بے ہوش ہو گئ تھیں۔۔۔۔

وجدان کمرے سے باہر آیا تو الطاف صاحب اپنا سر پکڑے بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔

وجدان بھی ان کے پاس بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

وجدان رابیل میری بیٹی ہے۔۔۔الطاف صاحب نے آہستہ آواز میں کہا تھا۔۔

کیاانکل آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔؟وجدان نے حیرانگی سے پوچھا۔۔

رابیل میری بیٹی ہے۔۔الطاف صاحب نے اپنی بات دہرائی۔۔

وجدان کو یہ جان کر خوشی بھی ہو رہی تھی کہ رابیل اس کی کزن بھی ہے۔۔۔

انکل اس میں اتنی پریشان ہونے والی کون سی بات ہے۔۔۔؟وجدان نے پوچھا۔۔

بیٹا جب اسے میری ضرورت تھی تو میں اس کے پاس نہیں تھا۔۔۔اور اب وہ مجھے کبھی معاف نہیں کرے گی۔۔۔وہ اپنے باپ سے نفرت کرتی ہے۔۔۔الطاف صاحب نے کہا۔۔۔

انکل آپ پریشان نا ہو میں رابی کو سمجھانے کی کوشش کروں گا وہ سمجھ جائے گی۔۔۔وجدان نے کہا۔۔

بیٹا ابھی میں چلتا یوں میں نہیں چاہتا ارابی مجھے دوبارہ دیکھ کر پریشان ہو۔۔۔الطاف صاحب نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

وجدان کو بھی ابھی الطاف صاحب کا یہاں رکنا ٹھیک نہیں لگا تھا۔۔۔اس لیے اس نے الطاف صاحب کو نہیں روکا۔۔۔

جی انکل جیسی آپ کی مرضی۔۔۔وجدان نے کہا۔۔۔۔

💖------------💖

اظہر بیٹا تمھاری اتنی بری حالت کس نے کی ہے۔۔۔۔؟تہمینہ بیگم نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔

اسے اس کے گناہوں کی سزا ملی ہے۔۔۔اظہر کی ماں نے غصے سے کہا۔۔۔اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

پتہ نہیں خالہ میں آپ کے گھر سے نکلا تھا جب کچھ لوگ مجھے مارنے لگے۔۔۔۔مجھے لگتا ہے ان کو غلط فہمی ہوئی تھی۔۔۔۔اظہر نے اپنا اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے بھلا میرے بچے کی کسی کے ساتھ کیا دشمنی ہو سکتی ہے۔۔۔تہمینہ بیگم نے پیار سے کہا تھا۔۔۔۔

آپی کیا یہ وہی لڑکا تھا جس نے آپ کی مدد کی تھی۔۔۔؟

لائبہ نے اسما سے پوچھا جو چائے پی رہی تھی۔۔۔

ہاں یہی تھا۔۔۔اسما نے بے دھیانی میں جواب دیا۔۔۔۔

اووووولائبہ نے اووو کو لمبا کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اووو کی بچی چائے پیو آرام سے۔۔۔اسمانے جلدی سے کہا۔۔۔

پھر دونوں ہی ایک دوسرے کی شکل دیکھ کر ہنس پڑی تھیں۔۔۔

💖-----------💖

صبح داجی بہت خوش تھے اور ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے فیری کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔سب لوگ حیران ضرور ہوئے تھے۔۔۔کیونکہ داجی آج تک کسی کا انتظار نہیں کیا تھا۔۔۔

سدف کا تو دل کر رہا تھا کہ فیری کی جان لے لیں۔۔۔

تھوڑی دیر بعد فیری ڈرتی ڈرتی وہاں آئی تھی۔۔۔وہ داجی سے ڈر رہی تھی۔۔۔پتہ نہیں سچ جاننے کے بعد وہ کیا کریں گے۔۔۔

ماہی ہم کب سے تمھارا انتظار کر رہے ہیں کہاں تھی تم۔۔؟داجی نے پیار سے فیری سے پوچھا۔۔۔

اور فیری کو لگا شاید داجی کسی اور کو کہہ رہے ہیں۔۔اس لیے اس نے اپنے ارد گرد دیکھا تو وہاں ہر کوئی نہیں تھا۔۔۔

داجی میں۔۔؟فیری اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے حیرانگی سے پوچھا۔۔

فیری کی اس حرکت ہر وہاں پر بیٹھے تمام نفوس کے چہروں ہر مسکراہٹ آ گئی تھی۔۔۔

/

میں تم سے ہی کہہ رہا ہوں آؤ جلدی سے ورنہ ناشتہ ڈھنڈا ہو جائے گا۔۔۔داجی نے کہا۔۔فریال جلدی سے بیٹھ گئی تھی۔۔۔

صوفیہ کو یہ منظر زہر لگ رہا تھا۔۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں پیچھے ہٹ جاؤ گی۔۔۔۔؟

شاہ میرا تھا میں اسے تمھارے پاس کبھی نہیں رہنے دوں گی۔۔۔؟صوفیہ نے نفرت سے سوچا۔۔۔۔

💖------------💖

میری مدد صرف ایک انسان ہی کر سکتا ہے۔۔۔اور وہ ہے شفیق۔۔۔صوفیہ نے دل میں سوچا۔۔۔۔

کیونکہ جب شاہ داجی کو بتا رہا تھا کہ عالیہ شفیق کے پاس تھی۔۔۔صوفیہ نے یہ بات سن لی تھی۔۔۔

اوراب وہ یہ بات اپنے مطلب کے لیے استعمال کر رہی تھی۔۔۔۔

کیونکہ وہ شاہ کو حاصل کرنے کے لیے کچھ بھی کر سکتی تھی۔۔۔۔

💖------------💖

صوفیہ شفیق سے ملنے اس کے گھر آئی تھی۔۔۔

واہ جی واہ آج تو بہت بڑے بڑے لوگ ہمارے غریب خانے میں آئے ہیں۔۔۔۔ شفیق نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

میں تمھارے لیے ایک آفر لائی ہوں۔۔۔ صوفیہ نے شفیق کو کہا جو اسے گھورنے میں مصروف تھا۔۔۔

کیسی آفر۔۔۔؟ شفیق نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

جس عالیہ کو تم نے اپنی قید میں رکھا تھا۔۔وہ اس وقت شاہ کے پاس محفوظ ہے۔۔۔اور پلیز مجھ سے یہ مت پوچھنا کہ مجھے کیسے معلوم ہوا۔۔۔صوفیہ کے بے زاری سے کہا۔۔۔

تمہیں مجھ سے کیا چاہیے شفیق نے صوفیہ سے پوچھا۔۔۔

تم عالیہ کی بیٹی فریال کو غائب کرو گے اور اس کا وہ حال کرنا کہ وہ میرے شاہ کے قابل نا رہے۔۔۔صوفیہ نے نفرت سے کہا۔۔

ٹھیک ہے لیکن اس میں مجھے تمھاری مدد درکار ہو گی۔۔۔اور دوسری بات پھر میں فریال کو کبھی واپس نہیں کروں گا۔۔۔شفیق نے آرام سے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے میں تمھاری مدد کروں گی۔۔۔اور میری بلا سے چاہے اسے جان سے مار دو مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔اور اب تم اپنی قیمت بتاؤ صوفیہ نے کہا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

قیمت میں فریال کی صورت میں وصول کر تو رہا ہوں۔۔۔ شفیق نے کمینگی سے کہا۔۔۔

تم فریال کو کیسے جانتے ہو صوفیہ نے شفیق سے ہو چھا۔۔۔

یہ جاننے کا تمھیں کوئی حق نہیں ہے تمھارا کام ہو جائے گا۔۔۔ شفیق نے کہا۔۔۔

صوفیہ نے بھی اپنے کندھے اچکا دیے تھے۔۔۔ کیونکہ اسے بھی جاننے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔۔۔

💖-----------💖

اب کیسا محسوس کر رہی ہو رابی نے اپنی آنکھیں کھولی تو وجدان نے جلدی سے پوچھا تھا۔۔۔

ساری رات وجدان نے رابی کو دیکھتے گزراری تھی۔۔۔ایک پل کے کے لیے بھی وہ نہیں سویا تھا۔۔۔اور یہ بات اس کی آنکھوں سے صاف نظر آرہی تھی۔۔۔

آپ پوری رات کیا سوئے نہیں۔۔۔؟رابی نے اٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

وجدان کے چہرے ہر مسکراہٹ آگئ تھی۔۔۔

نہیں تم ٹھیک نہیں تھی تو میں کیسے آرام سے سو سکتا تھا۔۔۔وجدان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

رابی وجدان کے چہرے کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

اللہ نے اسے اس قدر محبت کرنے والا شوہر دیا تھا۔۔۔لیکن اسے ابھی بھی اظہر کی بے وفائی کا روگ لگا ہوا تھا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

کیاہوازوجہ محترمہ نظر لگانے کاارادہ ہے کیا۔۔۔؟وجدان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

رابی نے وجدان کی بات پر جلدی سے اپنی نظروں کازاویہ تبدیل کرلیا تھا۔۔۔

رابی جلدی سے تیار ہو جاؤ۔۔۔ ہمیں آفس کے لیے نکلنا ہے بہت چھٹیاں ہو گئیں ہیں۔۔۔وجدان نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

میں کیوں جاؤ آفس رابی نے جلدی سے کہا۔۔۔

میڈم آپ میری سیکرٹری ہے کیا یہ بات آپ بھول گئیں ہیں۔۔۔وجدان نے سن سے کہا۔۔۔

ہاں مجھے معلوم ہے لیکن اب میں آپ کی بیوی بھی ہوں۔۔۔رابی نہیں جانتی تھی اس نے بے دھیانی میں کیا بول دیا ہے۔۔۔جو وجدان اس کے منہ سے سننا چاہتا تھا۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

اووو تو آپ میری بیوی بھی ہے۔۔۔۔وجدان نے مسکراتے ہوئے رابی کو اپنے قریب کھڑا کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وجدان کی اس حرکت پر رابی ایک دم بوکھلا گئی تھی۔۔۔۔وجدان کو یہی طریقہ ٹھیک لگا تھا۔۔۔کہ رابی آفس جائے گی اس کا دھیان کام کی طرف ہو گا۔۔۔اور فضول کی سوچیں اس کے دماغ میں نہیں آئے گی۔۔۔۔

مسز وجدان شاہ یہ بات تو میں کبھی بھی نہیں بھول سکتا کہ تم میری بیوی ہو۔۔۔۔وجدان نے کہا اور رابی کی دونوں آنکھوں پر باری باری پیار سے بوسہ دیا تھا۔۔۔۔

رابی آنکھیں بند کیے کھڑی تھی۔۔۔۔

جلدی سے فرش ہو کر نیچے آجاؤ میں انتظار کر رہا ہوں۔۔۔۔وجدان نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

رابی نے اپنی آنکھوں کو چھوا تھا اور ہلکا سا مسکرا رہی تھی۔۔۔۔

وجدان نے الطاف صاحب کے بارے میں رابی سے بات نہیں کی تھی۔۔۔کیونکہ وجدان جانتا تھا کہ رابی کے ساتھ جو کچھ اظہر نے کیا وہ ابھی تک بھولی نہیں سکی تھی۔۔۔۔

اور وجدان چاہتا تھا کہ رابی خود اس سے الطاف صاحب کے بارے میں بات کرے۔۔۔۔

💖------------💖

جاناں کہاں بھاگ رہی ہو۔۔۔۔شاہ نے فیری کو بازو سے پکڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔

شاہ آپ۔۔۔؟فیری نے سنبھلتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں جاناں میں۔۔۔شاہ نے مسکراتے ہوئے کہااور فیری کو اپنے سامنے کھڑا کیا۔۔

وہ مجھے دا جی بلا رہے۔۔۔فیری نے جلدی سے کہا۔۔

پہلے دا جی کے پوتے کی بات تو سن لو۔۔۔شاہ نے کہا۔۔۔

جی۔۔۔فیری نے نظر جھکا کر کہا۔۔۔

سزا کے لیے تیار ہو۔۔؟شاہ نے فیری کے کان کے پاس جھک پوچھا۔۔۔

سزا کون سی۔۔؟فیری جانتی تھی لیکن پھر بھی انجان بنتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اووتو میری جاناں اتنی جلدی بھول گئی کوئی بات۔۔۔۔ نہیں میں یاد کروا دیتا ہوں۔۔۔۔ شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ماموں جان۔۔۔ فیری نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا شاہ نے فیری کا بازو چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔

فیری وہاں سے بھاگ گئی تھی۔۔۔۔ شاہ نے جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔۔

میری اینجل بہت شرارتی ہوتی جا رہی ہے۔۔۔ شاہ نے مسکر ہوئے سوچا۔۔۔۔

اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

💖------------💖

فیری اجازت ملنے پر داجی کے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔داجی نے فیری کو دیکھتے ہی اسے گلے لگایا تھا۔۔۔

بیٹا مجھے معاف کر دو۔۔داجی نے فیری کا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔۔۔

داجی آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔میں آپ سے خفا نہیں ہوں۔۔۔فیری نے جلدی سے کہا۔۔۔

بیٹا تمہاری غیر موجودگی میں نے تمہارے بارے میں جو کچھ بھی کہا تھا اس کے لئے میں شرمندہ ہوں داجی نے کہا۔۔۔

داجی آپ میرے بڑے ہے۔۔۔آپ مجھے کچھ بھی کہہ سکتے ہیں۔۔۔فریال نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

داجی بھی مسکرا پڑے تھے۔۔۔اور فیری سے باتیں کرنے لگے تھے۔۔۔

فیری سے باتیں کرتے ہوئے ان کو لگ رہا تھا کہ وہ اپنی بیٹی عالیہ سے باتیں کر رہے ہیں۔۔۔

💖------------💖

آفس میں وجدان نے رابی کو مسز وجدان کے نام سے تعارف کروایا تھا۔۔۔

آبان تو کچھ زیادہ ہی حیران تھا۔۔۔

رابی اپنے کیبن میں بیٹھی کام کر رہی تھی۔۔۔جب اس کا موبائل رنگ ہوا۔۔۔

رابی نے بے دھیانی میں موبائل کان سے لگایا۔۔۔لیکن اظہر کی آواز سن کر رابی چونک گئی تھی۔۔۔

اسے اظہر سے اس بات کی توقع نہیں تھی کہ اتنا کچھ ہونے کے بعد اسے فون کرے گا۔۔۔

رابی فون رکھنے ہی والی تھی جب اظہر نے جلدی سے کہا۔۔۔۔

رابی میں تم سے ایک بار معافی مانگنا چاہتا ہوں۔۔۔۔مجھے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے۔۔۔۔

میں نے تمہارے ساتھ غلط کیا تھا۔۔۔۔میری بیوی بھی مجھے چھوڑ گئی ہے۔۔۔۔

پلیز مجھ سے آخری بار مل لو۔۔۔رابی نے اظہر کی ساری بات سنی تھی اور بنا کچھ کہے فون بند کر دیا تھا۔۔۔۔

رابی نے اپنی کرسی کے ساتھ ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں تھیں۔۔۔

💖------------💖

داجی نے آبان کو واپس آنے کا کہا تھا۔۔۔اور آبان نے داجی کو وجدان کے نکاح کا بھی بتادیا تھا۔۔

💖------------💖

شاہ کو ڈاکٹر نے بتایا تھا کہ عالیہ میں پہلے کی نسبت بہتری آرہی ہے۔۔۔۔

شاہ یہ بات سن کر بہت خوش تھا۔۔۔اور آج شاہ داجی کو عالیہ کے پاس لے کر آیا تھا۔۔۔۔

داجی عالیہ کو دیکھ کر پھر سے روپڑے تھے۔۔۔آج کتنے سالوں بعد وہ اپنی لاڈلی بیٹی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

اور اس حالت میں عالیہ کو دیکھ کر داجی کا دل کٹ سا گیا تھا۔۔۔۔

شاہ میری بچی کب تک ٹھیک ہو گی۔۔۔۔؟داجی نے پوچھا۔۔۔

داجی ڈاکٹر نے کہا ہے پھپھو بہت جلد ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔۔شاہ نے کہا۔۔۔۔

داجی کافی دیر عالیہ کے پاس بیٹھے رہے تھے۔۔۔۔۔

شاہ ان کو زبردستی حویلی واپس لے کر گیا تھا۔۔۔کیونکہ داجی کی طبعیت خراب ہونے کا بھی خدشہ تھا۔۔۔۔

💖------------💖

اسما میں کچھ دنوں بعد واپس پاکستان جا رہا ہوں۔۔۔۔

شمس نے اسما سے کہا ان دونوں کی اچھی دوستی ہو گئی تھی۔۔۔۔

سچ میں بھی جارہی ہوں پاکستان۔۔۔اسمانے خوشی سے بتایا۔۔۔

شمس نے سوچ لیا تھا کہ وہ آج اسما کو سچ بتادے گا۔۔۔۔

اسما کیا تم مجھ سے شادی کرنا چاہو گی۔۔۔۔

شمس نے اسما سے پوچھا۔۔۔۔

شمس کے اچانک پوچھنے پر اسما حیران کن نظروں سے شمس کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

تم مجھے پروپوز کررہے ہو۔۔۔۔؟اسمانے بات کو مزاح میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں اور میں بلکل سنجیدہ ہوں۔۔۔۔ شمس نے اسما کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔جہاں سنجید گی تھی۔۔۔۔

دیکھو شمس تم میں کوئی برائی نہیں ہے۔۔۔۔تم ایک اچھے انسان ہو لیکن میں شادی اپنے گھر والوں کی مرضی سے کروں گی۔۔۔اگر تم ان کو پسند آ گئے تو مجھے بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔۔اسمانے کہا۔۔۔۔

اور اگر میں ان کو پسند نہیں آیا تو۔۔۔؟شمس نے اسما سے پوچھا۔۔۔۔

تم میں کیا برائی ہے اچھے خاصے تو ہو۔۔۔۔اسمانے کہا۔۔۔۔

اسما تم جانتی ہو جب تم چھوٹی تھی اور تمہیں گولی لگی تھی۔۔۔۔شمس نے سامنے چلتی گاڑیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا۔۔۔؟اسمانے آنکھوں میں حیرانگی لیے شمس سے پوچھا۔۔۔۔

کیونکہ وہ گولی تم پر میں نے چلائی تھی۔۔۔۔

تم جب اس جگہ کھیلنے آتی تھی تو۔۔۔میں تمہیں چھپ کر دیکھتا تھا۔۔۔اور پھر ایک دن میرے ڈیڈ کے ایک آدمی نے مجھے دیکھ لیا تھا۔۔۔اور اس نے میرے ڈیڈ کو بتا دیا۔۔۔میرے ڈیڈ نے مجھ سے پوچھا کیا میں تمہیں پسند کرتا ہوں۔۔۔؟

تو میں نے کہہ دیا ہاں میں پسند کرتا ہوں اور تم سے ہی شادی کرنا چاہتا ہوں ڈیڈ مان گئے۔۔۔

اور میرا رشتہ لے کر حویلی گئے تھے۔۔۔

حویلی والوں نے رشتے سے انکار کر دیا تھا۔۔۔

مجھے ڈیڈ نے جب بتایا تو مجھے دکھ ہوا تھا۔۔۔میں نے سوچ لیا تھا۔۔۔میں حویلی والوں کو کچھ بن کر دکھاؤں گا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

پھر اسما کے لیے رشتہ بھیجو گا۔۔ لیکن جب ڈیڈ نے بتایا کہ تمہارا رشتہ کہی اور کر دیا ہے۔۔۔تو میں اُس وقت اپنا غصہ کنٹرول نہیں کر سکا تھا۔۔۔۔

چھوٹا تھا کوئی سمجھانے والا نہیں تھا۔۔ جزبات میں آ کر میں نے گن اٹھائی۔۔۔اور اسی جگہ گیا تھا جہاں تم کھیلتی تھی۔۔۔اور پھر میں نے تمھیں گولی مار دی۔۔۔۔

گولی مارنے کے بعد مجھے احساس ہوا کہ میں کتنا غلط کر چکا ہوں۔۔۔۔

اور بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ ڈیڈ نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا۔۔۔۔

تمہارا رشتہ کہی پر بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔ڈیڈ مجھے اپنے جیسا بنانا چاہتے تھے۔۔۔۔

تم نہیں جانتی اسما میں تمھارے لیے کتنا تڑپا ہوں۔۔۔یہ میں جانتا ہوں یا میرا اللہ جانتا ہے۔۔۔اور یقین مانو تم پر گولی چلانے کی سزا میں اپنے آپ کو بہت بار دے چکا ہوں۔۔۔

اسما سانس روکے شمس کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔

آنکھوں سے نجانے کب سے اس کے آنسو نکل رہے تھے لیکن اسے ہوش نہیں تھی۔۔۔

جب میں نے تمہیں یہاں دیکھا تو میں بہت خوش ہوا تھا۔۔۔میں جانتا ہوں شاہ کبھی بھی تمھاری شادی میرے ساتھ نہیں ہونے دے گا۔۔۔اور ایک بھائی ہونے کے ناطے کرنا بھی ایسا ہی کرنا چاہیے۔۔۔

لیکن میں تمہیں دوبارہ کھونا نہیں چاہتا۔۔۔

میں مانتا ہوں میں سزا کا مستحق ہوں جو بھی میں نے تمھارے ساتھ کیا۔۔۔

تمھارا جو بھی دل کرے مجھے وہ سزا دے دینا لیکن مجھ سے الگ رہنے کی غلطی کبھی مت کرنا۔۔۔

اور تم صرف اور صرف میری ہو۔۔۔

اگر تمھارے گھر والوں نے تمہیں مجھ سے الگ کرنے کی کوشش کی تو میں تمہارے بغیر مر جاؤ گا۔۔۔

اب جب میں تمہارے بغیر جینے کا سوچتا ہوں تو مجھے لگتا ہے۔۔۔میں سانس نہیں لے سکو گا۔۔۔

شمس اس وقت اسما کو ایک دیوانہ ہی لگ رہا تھا۔۔۔جو اپنی قیمتی چیز کے کھو جانے سے ڈر رہا ہے۔۔اسے سنبھال کر رکھنا چاہتا ہے۔۔۔ شمس کا چہرہ سرخ انگار ہو رہا تھا۔۔اسما کو شمس سے خوف محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔

اپنا خیال رکھنا اب ہم پاکستان میں بہت جلد ملے گے۔۔۔ شمس نے کہا۔۔۔

اور پیار سے اسما کے آنسوؤں کو صاف کیا تھا۔۔۔اسما بت بنی شمس کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

تم صرف میری ہو۔۔اپنی حفاظت کرنا میرے لیے۔۔۔ شمس نے اسما کے کان کے پاس سرگوشی نما کہا۔۔

اور ہلکا سا اپنے لبوں کو اسما کے کان کے ساتھ ٹچ کیا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

اسما ابھی بھی شمس کو اپنے سے دور جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

💖------------💖

رابی کو اظہر کا فون کافی بار آ چکا تھا۔۔۔ آخر تنگ آ کر اس نے ایک فیصلہ کیا تھا کہ وہ اظہر سے ملنے جائے گی۔۔۔۔

رابی نے اظہر کو فون کیا اور کہا کہ وہ اس سے ملنے کے لیے تیار ہے۔۔۔۔

اظہر رابی کی بات سن کر بہت خوش ہوا تھا۔۔۔ اسے اپنا پلان کامیاب ہوتا ہوا نظر آ رہا تھا۔۔۔

💖------------💖

اسما پاکستان جانے کی تیاری کر رہی تھی۔۔۔اسے بار بار شمس کی باتیں یاد آرہی تھی۔۔۔

آپی آپ کچھ پریشان لگ رہی ہیں۔۔۔؟پہلے تو آپ بہت خوش تھیں۔۔۔

لائبہ نے اسما سے پوچھا۔۔۔

نہیں ایسی بات نہیں ہے۔۔۔میں آپ لوگوں کو بہت مس کروں گی۔۔۔یہی سوچ رہی تھی۔۔۔اسما نے بات کو بدلتے ہوئے کہا۔۔۔۔

آپی اپ ٹینشن نا لو۔۔۔۔ہم لوگ روزانہ آپ سے بات کریں گے۔۔۔لائبہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

Search on google For More(Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

اسما ہلکا سا مسکرا پڑی تھی۔۔۔اب وہ لائبہ کو کیا بتاتی کہ وہ کس بات سے پریشان ہے۔۔۔

💖------------💖

خالہ جان رابی مجھ سے ملنے کے لیے مان گئی ہیں۔۔۔

اظہر نے خوشی سے تہمینہ بیگم کو بتایا۔۔۔

وہ تو ٹھیک ہے اگر اس نے اپنے شوہر کو بتا دیا تو۔۔۔؟ تہمینہ بیگم نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔۔۔۔

نہیں خالہ جان مجھے پورا یقین ہے۔۔۔وہ اپنے شوہر کو کچھ نہیں بتائے گی۔۔۔۔

اور میں یہی چاہتا ہوں وہ اپنے شوہر کو بتائے بغیر آئے۔۔۔اور پھر میں اس کے شوہر کو فون کر کے وہاں پر بلاؤں گا۔۔۔

اور پھر دیکھیے گا کیا ہوتا ہے۔۔۔اظہر نے شیطانی مسکراہٹ چہرے پر سجائے کہا۔۔۔

💖------------💖

رابی کو اظہر نے ایک ریسٹورنٹ میں بلایا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد رابی اسے سامنے سے آتی ہوئی نظر آئی تھی۔۔۔رابی نے اپنے آپ کو کالی چادر سے ڈھکا ہوا تھا۔۔۔اور سر پر بھی کالا ہی ڈوپٹہ لیا ہوا تھا۔۔۔

رابی اظہر کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

کہو کیا کہنا تھا تم نے۔۔۔؟رابی نے سنجیدگی سے اظہر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

رابی کو سامنے دیکھ کر اظہر وجدان کو میسج کر چکا تھا کہ۔۔۔۔ تمھاری بیوی ابھی بھی مجھ سے محبت کرتی ہے۔۔۔۔ اور اور مجھ سے ملنے کے لیے آئی ہے۔۔۔۔اگر تمہیں یقین نہیں آرہا تو ریسٹورنٹ میں آکر دیکھ سکتے ہو۔۔۔۔ اظہر نے ساتھ ریسٹورنٹ کا نام بھی بتایا تھا۔۔۔۔

رابی میں اپنے کیے پر بہت شرمندہ ہو۔۔۔۔میں تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔۔اظہر نے معصوم سی شکل بنا کر کہا۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں نے تمہیں معاف کیا۔۔۔۔رابی نے عام سے لہجے میں کہا۔۔۔۔

اظہر رابی کی بات سن کر حیران ہوا تھا۔۔۔اسے یقین نہیں تھا کہ۔۔۔رابی اسے اتنی جلدی معاف کر دے گی۔۔۔

Urdu Novels Ghar

تم اور کچھ کہنا چاہتے ہو۔۔۔؟رابی نے اظہر سے پوچھا۔۔۔

تم کتنا بدل گئی ہو رابی۔۔۔اظہر نے رابی کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا لیکن مجھے تو ایسا نہیں لگتا۔۔۔ہاں بس میں نے اب لوگوں کی پہچان کرنا سیکھ لی ہے۔۔۔رابی نے طنز کرتے ہوئے کہا۔۔۔جو اظہر کو بہت اچھی طرح سمجھ آگیا تھا۔۔۔

اب میں چلتی ہوں رابی نے کہا۔۔۔اور وہاں سے جانے لگی اظہر بھی رابی کے پیچھے جانے لگا تھا۔۔۔لیکن اٹھتے وقت ایک ویٹر اسکے ساتھ ٹکرا گیا۔۔۔

تھوڑا وقت اظہر کو یہی پر لگ گیا تھا۔۔۔رابی ریسٹورنٹ سے باہر آگئی تھی۔۔۔

جب اظہر نے پیچھے سے رابی کا ہاتھ پکڑا۔۔۔کیونکہ اس نے سامنے سے آتے وجدان کو دیکھ لیا تھا۔۔۔

اس سے پہلے رابی اپنا ہاتھ چھڑواتی وجدان نے اظہر کا ہاتھ پیچھے کیا تھا۔۔۔اور اسکے منہ پر زور سے مکا مارا تھا۔۔ اظہر اوندھے منہ زمین پر گرا تھا اس کے منہ سے خون نکلنے لگا تھا۔۔۔

تم جانتے ہو یہ میری بیوی ہے۔۔۔ تم نے اسے ہاتھ لگانے کی کوشش کیسے کی۔۔۔وجدان نے غصے سے اظہر کو گریبان سے پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔رابی بھی آرام سے کھڑی تھی۔۔۔

جیسے اظہر کی حالت کو انجوائے کر رہی ہو۔۔۔

کچھ لوگوں نے آکر وجدان کو اظہر سے پیچھے کیا تھا۔۔۔رابی اظہر کے پاس آئی اور کہا۔۔۔

میں اب رابیل وجدان شاہ ہوں۔۔۔اور تم نے سوچ کیسے لیا کہ تم ہم دونوں میں غلط فہم پیدا کر کے ہمیں الگ کر سکتے ہو۔۔۔

Urdu Novels Ghar

اور میں بیو قوف نہیں ہوں جو اپنے شوہر کو بتائے بغیر تم سے ملنے کے لیے آؤ۔۔۔رابی نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا اور وجدان کا ہاتھ پکڑا اور پھر دونوں وہاں سے چلے گئے۔۔۔

اور اظہر کی ساری محنت ضائع ہو گئ تھی۔۔۔

اس لیے منع کر رہا تھا۔۔۔لیکن تم میری بات ہی نہیں مانتی وجدان نے غصے سے کہا۔۔۔جبکہ وجدان کی نسبت رابی پر سکون بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

میں پاگل ہوں۔۔۔؟وجدان نے رابی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔کیونکہ وجدان کب سے بول رہا تھا۔۔۔ اور رابی ایک بھی لفظ نہیں بولی تھی۔۔۔۔

ہو سکتا ہے یہ تو آپ کو بہتر معلوم ہو گا۔۔۔رابی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

تم مجھے پاگل کہہ رہی ہو۔۔۔؟وجدان نے صدمے بھری آواز میں پوچھا۔۔۔

میں نے کب کہا۔۔۔؟رابی نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

تمہیں تو میں بعد میں دیکھ لوں گا۔۔۔اگر میری میٹنگ نا ہوتی تو تمھاری ضرور خبر لیتا۔۔۔وجدان نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔۔۔اور گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔

اس کی بڑبڑاہٹ اتنی صاف ضرور تھی کہ رابی نے آرام سے سن لی تھی۔۔۔

وجدان کی بات سن کر رابی کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔۔۔

رابی کو جب ظھر کی کال آئی تھی تو رابی نے سب کچھ وجدان کو بتادیا تھا۔۔

وجدان کو خوشی کے ساتھ حیرت بھی ہوئی تھی۔۔۔ لیکن وہ خوش تھا کہ رابی نے اس کو اس قابل سمجھا اور اسے اپنا مسئلہ بتایا۔۔

رابی نے کہا تھا میں جانتی ہوں یہ بھی اظہر کی کوئی چال ہی ہو گی۔۔۔

لیکن میں جاننا چاہتی ہوں وہ ایسا کیا کرنا چاہتا ہے۔۔۔اور جب اس کی چال کامیاب نہیں ہو گی تو وہ خود ہی پیچھے ہٹ جائے گا۔۔۔رابی نے کہا تھا۔۔۔

لیکن وجدان کو رابی کا اظہر سے ملنا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔وجدان نے منع کیا تھا۔۔۔ لیکن پھر اسے رابی کی بات ماننی پڑی۔۔۔۔

جب وجدان نے اظہر کا میسج پڑھا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔۔۔۔

اگر تمھیں لگتا ہے کہ اس طرح کی حرکتیں کر کے تم رابی کو مجھ سے الگ کر لو گے تو وہ تمھاری بہت بڑی بھول ہے۔۔۔۔وجدان نے دل میں سوچا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد جب وجدان اندر جانے لگا تو اسے رابی باہر آتی ہوئی دکھائی دی تھی۔۔۔۔

لیکن جب اظہر نے وجدان کو دیکھ کر رابی کا ہاتھ پکڑا تو وجدان سے برداشت نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

💖------------💖

فیری کچن میں ہیرا بیگم اور ماہین بیگم کے ساتھ کام کروا رہی تھی۔۔۔جب اس کے موبائل پر شاہ کا میسج آیا۔۔۔

جاناں پانچ منٹ کے اندر میرے کمرے میں آؤ اور اگر تم نا آئی تو میں خود آ جاؤ گا۔۔۔جو تمھیں برا لگے گا۔۔۔

شاہ کا میسج پڑھ کر فیری کو اتنا تو یقین ہو گیا تھا کہ شاہ جو کہہ رہا ہے اگر میں وہ نا گئی تو ضرور لینے آ جائے گا۔۔۔

اس لیے اس نے جلد سے ہیرا بیگم کو کہا۔۔۔

ممانی جان مجھے تھکاوٹ محسوس ہو رہی ہے میں اپنے کمرے میں آرام کرنے جاؤ۔۔؟ فیری نے کہا۔۔۔

ضرور بیٹا جاؤ تم۔۔۔یہاں ہم سنبھال لے گے۔۔۔ہیرا بیگم نے پیار سے کہا۔۔

جی۔۔۔فیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔اور وہاں سے چلی گئ۔۔۔

فیری جلدی جلدی شاہ کے کمرے کی طرف جا رہی تھی جب اس کے سامنے آبان آیا۔۔

ہائے بیوٹیفل تم کون ہو۔۔۔؟

Urdu Novels Ghar

آبان نے فیری کو دیکھتے ہی شوخی سے پوچھا۔۔۔

جی آپ کون۔۔۔؟

فیری نے نا سمجھی سے آبان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

اس سے پہلے آبان کوئی جواب دیتا شاہ ان دونوں کے پاس آگیا تھا۔۔۔

شاہ فیری کا انتظار کر رہا تھا اسے یقین تھا کہ فیری ضرور آئے گی۔۔۔

لیکن جب وہ نہیں آئی تو شاہ کمرے سے باہر آیا تھا۔۔۔اور سامنے ہی اس نے فیری اور آبان کو دیکھا تھا۔۔۔

یہ تمھاری بھابھی ہے آبان شاہ۔۔۔حیدر نے فیری کا تعارف آبان سے کرواتے ہوئے کہا۔۔۔

اور فیری یہ سدف پھپھو کا بیٹا ہے۔۔شاہ نے آبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اسلام علیکم بھائی۔۔۔فیری نے جلدی سے سلام کیا۔۔۔

شاہ فیری کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے کمرے میں لے گیا تھا۔۔

بھائی۔۔۔؟ایک میں ہی ملا ہوں ان سب کو۔۔۔بھائی بنانے کے لیے۔۔

آبان نے منہ بگاڑ کر کہا اور داجی کے کمرے کی طرف چلا گیا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

چھوڑیے میرا ہاتھ شاہ۔۔۔

اف اللہ آپ انسان ہے یا جن میرا ہاتھ ٹوٹنے والا تھا۔۔۔فیری نے اپنے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے شاہ کو گھور کر کہا جو سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

میری اینجل تو بہت نازک سی ہے۔۔۔مجھے تو پھر بہت سوچ سمجھ کر ہاتھ لگانا چاہیے۔۔۔شاہ نے فیری کو اپنے قریب کرتے ہوئے پیار سے کہا۔۔۔۔

شاہ آپ کیا کر رہے ہیں فیری شاہ کے قریب آنے پر بوکھلا گئ تھی۔۔۔

جاناں مجھے تمہیں ایک بہت ضروری بات بتانی تھی۔۔۔شاہ نے فیری کو کمر سے پکڑ کر مزید اپنے قریب کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کون سی بات فیری نے تجسس بھرے لہجے میں پوچھا۔۔۔

وہ میں تمہیں بعد میں بتاؤ گا۔۔۔ابھی میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں شاہ نے کہا۔۔۔

کیا۔۔۔؟فیری نے پوچھا۔۔۔

میں تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

میں مانتا ہوں میں نے تمہیں بہت تکلیف پہنچائی ہے بہت دکھ دیے ہیں۔۔۔۔

میں اپنے کیے پر بہت شرمندہ ہوں۔۔۔تم مجھے جو بھی سزا دینا چاہو دے سکتی ہو۔۔۔میں اف بھی نہیں کروں گا۔۔۔۔

لکن پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔میں نے تمہارے ساتھ بہت برا سلوک کیا ہے۔۔۔۔شاہ نے فیری کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔فیری کو شاہ کے چہرے پر شرمندگی صاف محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

شاہ کے چہرے پر شرمندگی فیری کو بلکل بھی اچھی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔

شاہ میں آپ کو معاف کر دوں گی۔۔۔۔لیکن ایک شرط پر فیری نے کہا۔۔۔

مجھ سے الگ ہونے کے علاوہ مجھے اپنی اینجل کی ساری شرائط منظور ہیں۔۔۔۔

شاہ نے پیار سے فیری کے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ نے جو وہ کیڑے مکوڑے رکھے ہوئے ہیں اسے کسی کو دے دیں۔۔۔۔فیری نے کہا کیڑوں کا نام لیتے ہوئے فریال کے چہرے پر ڈر کے آثار شاہ کو صاف محسوس ہوئے تھے۔۔۔۔

اوکے۔۔۔میں ان سب کو ختم کر دوں گا۔۔۔شاہ نے کہا۔۔۔

نہیں اُن میں بھی تو جان ہوتی ہے۔۔۔آپ کسی کو دے دینا۔۔۔فیری نے سمجھداری سے جواب دیا۔۔۔

شاہ کو فیری کی بات پسند آئی تھی۔۔۔۔

ٹھیک ہے جو میری اینجل کا حکم۔۔۔شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اور دوسری ضروری بات کیا تھی۔۔۔؟فریال نے جلدی سے پوچھا۔۔۔

وہ تمہارے لیے سرپرائز ہے۔۔۔شاہ نے فیری کے ہونٹوں پر اپنی نظریں جمائے کہا۔۔۔

لیکن۔۔۔فیری اس سے پہلے کچھ کہتی شاہ نے فیری کی سانسوں کو اپنے قید میں لے چکا تھا۔۔۔

فیری نے زور سے اپنی آنکھیں بند کرلی تھیں۔۔۔

تھوڑی دیر بعد شاہ نے فیری کے لب آزاد کیے تھے۔۔اور فیری سے الگ ہوا تھا۔۔۔

سرپرائز کے لیے تیار رہنا جانِ شاہ۔۔۔شاہ نے فیری کے کان کے پاس سرگوشی نما کہا۔۔۔

فیری کے دونوں گال ٹماٹر کی طرح لال ہوگئے تھے۔۔اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ شاہ سے نظریں ملا کر بات کرسکے۔۔۔شاہ اس دلکش منظر کو بڑی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

جاناں اگر تم میرے کمرے میں پوری رات گزارنا چاہتی ہو تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔شاہ نے شوخی سے کہا اور فیری کو ایک دم احساس ہوا کہ وہ اس وقت شاہ کے کمرے میں کھڑی ہے۔۔۔

نہیں میں جا رہی ہوں۔۔۔فیری نے جلدی سے کہا اور شاہ کا جواب سنے بغیر وہاں سے بھاگ گئ۔۔۔

شاہ سونے کے لیے لیٹ گیا تھا آج رات اسے نیند بلکل بھی نہیں آنی تھی۔۔۔۔

گھر میں شادی کی تیاریاں زور شور سے چل رہی تھیں۔۔۔۔ہر ایک خوش تھا سوائے سدف اور صوفیہ کے۔۔۔

جیتنا خوش ہونا ہے ہو جاو۔۔۔۔یہ خوشی صرف کچھ وقت کی ہے صوفیہ نے فیری کو دیکھتے ہوئے غصے سے کہا۔۔۔

جو سارہ سے بات کر رہی تھی۔۔۔

سارہ فیری کی شادی کو لے کر بہت خوش تھی۔۔۔آبان نے سارہ کو بتادیا تھا کہ وجدان شادی کر چکا ہے۔۔۔ اس لیے سارہ پیچھے ہٹ گئی تھی۔۔۔

سارہ شاہ اور فیری کی شادی کی تیاریوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی تھی۔۔۔سارہ یہ سوچ کر مطمئن ہو گئی تھی کہ وجدان اس کی قسمت میں نہیں تھا اگر ہوتا تو اسے ضرور ملتا۔۔۔

سارہ کے دماغ میں بھی وجدان کا خیال سدف نے ڈالا تھا۔۔۔لیکن سارہ اپنی ماں اور بہن سے تھوڑی الگ تھی۔۔۔۔

💖-----------💖

ابھی بھی گھر آنے کی کیا ضرورت تھی ابھی بھی نا آتے۔۔۔شفیق نے غصے سے شمس کو کہا جو آج صبح ہی واپس آیا تھا۔۔۔

ڈیڈ میں ابھی بحث کرنے کے موڈ میں بلکل بھی نہیں ہوں۔۔۔ابھی میں سونا چاہتا ہوں بہت تھکا ہوا ہوں۔۔۔شمس نے بے زاری سے کہا۔۔۔۔

ٹھیک ہے مجھے بس ایک سوال کا جواب چاہیے اس کے بعد میں چلا جاؤں گا۔۔۔شفیق نے کہا۔۔۔۔

جی پوچھیے۔۔۔۔شمس نے اپنے باپ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا تم اپنی شہر والی کوٹھی میں گئے تھے۔۔۔؟شفیق نے جانچتی ہوئی نظروں سے شمس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

نہیں آپ جانتے ہیں آج تک میرا وہاں جانے کا اتفاق نہیں ہوا۔۔۔۔شمس نے عام سے لہجے میں کہا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

آپ مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں کیا میں وہاں نہیں جا سکتا۔۔۔؟ شمس نے الٹا شفیق سے پوچھا۔۔۔

نہیں نہیں میں نے ویسے ہی پوچھا تھا۔۔۔ تم آرام کرو تھکے ہوئے لگ رہے ہو۔۔۔ شفیق نے جلدی سے کہا اور کمرے سے نکل گیا۔۔۔

شفیق کے جانے کے بعد شمس کے چہرے پر سختی آ گئی تھی۔۔۔

ڈیڈ آپ نہیں جانتے برے کام کرنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے۔۔۔ کاش میں آپ کو سمجھا سکتا شمس نے بے بسی سے سوچا۔۔۔

💖------------💖

اس وقت شاہ کے سارے آدمی نظریں جھکائے کھڑے تھے۔۔۔شاہ سامنے بیٹھا کسی گہری سوچ میں غرق تھا۔۔۔جب تھوڑی دیر بعد شاہ کی آواز کمرے میں گونجی۔۔۔۔

تم لوگوں کو کیسے معلوم ہوا کہ میری پھپھو شفیق کی قید میں ہے۔۔۔تم لوگ تو کافی وقت سے انہیں ڈھونڈ رہے تھے۔۔۔پھر کس نے بتایا کہ وہ شفیق کی شہر والی کوٹھی میں ہیں۔۔۔۔

شاہ نے اپنے سامنے کھڑے آدمیوں سے پوچھا جن کے چہرے پر شاہ کی بات سن کر پریشانی چھا گئی تھی۔۔۔

لیکن کسی نے بھی کچھ بھی بولنے کی غلطی نہیں کی تھی۔۔۔۔

میں کچھ پوچھ رہا ہوں شاہ نے غصے سے کہا۔۔۔

وہ سر ہمیں ان کے بیٹے نے بتایا تھا ان میں سے ایک آدمی جلدی سے بولا۔۔۔

جسے شمس نے عالیہ بیگم کا بتایا تھا۔۔۔

شمس کی بات کر رہے ہو۔۔۔؟ شاہ نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

جی سر انہوں نے مجھے فون کیا تھا۔۔اور کہا تھا کہ ابھی شفیق صاحب گھر پر نہیں ہے تو میڈم کو یہاں سے لے جائے۔۔۔اور شاہ کو معلوم نہیں ہونا چاہیے کہ میں نے تمہیں بتایا ہے۔۔۔اس آدمی نے شاہ کو ساری بات بتا دی۔۔۔کیونکہ وہ جانتا تھا اگر اس نے شاہ کو سچ نہیں بتایا تو وہ کسی نا کسی طرح ضرور اگلوا لے گا۔۔۔اور اس کے اگلوانے کا طریقہ بہت خطرناک تھا۔۔اس لیے اس کے آدمی نے سچ بتانا ہی بہتر سمجھا۔۔۔

شاہ اپنے آدمی کی بات سن کر حیران ہوا تھا آخر شمس نے کیوں میری مدد کی۔۔۔وہ کیوں بتائے گا ہو سکتا ہے اس میں بھی شمس کا اپنا کوئی فائدہ ہو۔۔۔کیونکہ وہ بھی اپنے باپ جیسا ہی ہے۔۔۔

لیکن میں بہت جلد پتہ لگا لوں گا کہ شمس نے ایسا کیوں کیا۔۔۔

شاہ نے دل دل میں سوچا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

....

شاہ ہم کہاں جا رہے ہیں فیری نے بے تابی سے شاہ سے پوچھا۔۔۔

جاناں اگر بتا دیا تو سرپرائز نہیں رہے گا۔۔۔ شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد شاہ نے گاڑی ایک جھوٹے سے گھر کے سامنے روکی تھی۔۔۔

شاہ فیری کا ہاتھ پکڑ کر اسے گھر کے اندر لے گیا تھا۔۔۔

شاہ یہ کس کا گھر ہے۔۔۔؟ فیری نے پوچھا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

جاناں یہ بھی ہمارا ہی گھر ہے۔۔۔ تمہیں کسی سے ملانا تھا۔۔۔ شاہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے فیری کو کہا۔۔۔

اس سے پہلے فیری شاہ سے مزید کوئی سوال کرتی۔۔اس کی نظر بیڈ پر لیٹے وجود پر پڑی تھی۔۔۔

شاہ یہ تو میری۔۔۔۔

ہاں یہ تمھاری ماما ہے۔۔۔ شاہ نے فیری کی بات مکمل کرتے ہوئے کہا۔۔

فیری جلدی سے عالیہ بیگم کے قریب گئی تھی۔۔۔

ماما۔۔!!

فیری نے آہستہ آواز میں عالیہ بیگم کو پکارا۔۔۔

عالیہ بیگم نے فیری کی آواز سن کر اپنی آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔

فیری آنکھوں میں آنسو لیے عالیہ بیگم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ماما آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟فیری نے اپنی ماں کا ماتھا چومتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

شاہ باہر چلا گیا تھا۔۔۔

ماہی۔۔۔تم میری ماہی ہو نا۔۔۔؟عالیہ بیگم نے فیری کو دیکھ کر دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔۔

جی ماما۔۔۔میں آپ کی ماہی ہوں۔۔۔۔فریال نے عالیہ بیگم کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تم کتنی بڑی ہو گی ٔہو۔۔۔عالیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ماما آپ کہاں چلی گی ٔتھی۔۔۔؟میں آپ کو بہت مس کرتی تھی۔۔۔۔اب میں آپ کو کہی نہیں جانے دوں گی۔۔۔فیری نے کہا۔۔۔۔

میں بھی اب اپنی بیٹی کو خود سے کبھی الگ نہیں کروں گی۔۔۔عالیہ بیگم نے فیری کا چہرہ دیکھتے ہوئے پیار سے کہا۔۔۔۔

ڈاکٹر نے کہا تھا اب عالیہ بیگم پہلے سے کافی بہتر ہو گی ٔہیں۔۔۔۔اس لیے شاہ نے ان کو ابھی اس گھر میں رکھا تھا۔۔۔کیونکہ وہ سب سے پہلے فیری کو عالیہ بیگم سے ملوانا چاہتا تھا۔۔۔

فیری کافی دیر اپنے ماں کے آغوش میں بیٹھی رہی تھی۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

شاہ ہم ماما کو بھی گھر لے جائے۔۔۔؟ فیری نے شاہ کو کہا جو سامنے بیٹھا دونوں ماں بیٹی کا پیار دیکھ رہا تھا۔۔۔

ہاں کیوں نہیں اب پھپھو ہمارے ساتھ حویلی جائے گی۔۔۔۔ شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

لیکن۔۔۔

عالیہ بیگم نے شاہ کو کچھ کہنا چاہا جب شاہ نے جلدی سے کہا۔۔۔۔

پھپھو مجھ پر یقین رکھیے کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔ شاہ نے حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔

عالیہ بیگم نے بھی مزید سوال جواب نہیں کیے تھے۔۔۔

فیری تو اپنی ماں سے الگ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔

زوجہ محترمہ ہم لوگ حویلی جا رہے ہیں تیاری کرلو۔۔۔

وجدان نے رابی سے کہا جو کھانا بنا رہی تھی۔۔۔

کیوں۔۔۔؟رابی نے پوچھا۔۔۔

تم اپنے ساس سسر سے نہیں ملنا چاہتی۔۔۔وجدان نے رابی کے قریب آتے ہوئے پوچھا۔۔۔کیونکہ وہ اپنے کمرے میں فائل لینے جا رہا تھا۔۔۔

صبح ہی وجدان کو ہیرا بیگم کی کال آئی تھی اور انہوں نے سختی سے کہا تھا۔۔۔

شاہ کی شادی ہے اور تم مجھے اپنی بیوی سمیت کچھ دنوں تک حویلی میں نظر آؤ۔۔۔

وہ تو ٹھیک ہے لیکن وہاں۔۔۔

رابی نے بات ادھوری چھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔

وجدان رابی کو بتا چکا تھا کہ الطاف صاحب اس کی پھپھو کے شوہر ہیں۔۔۔رابی اور وجدان آپس میں کزن بھی ہے۔۔۔

اب اس وجہ سے رابی حویلی جانے سے کترا رہی تھی۔۔۔

میں ہوں نا تمھارے ساتھ۔۔۔ تمھارے آگے دیوار بن کر ہمیشہ کھڑا ہو گا۔۔۔بس مجھ پر یقین رکھو۔۔۔

وجدان نے رابی کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔

جی۔۔۔رابی نے نظریں جھکا کر بس اتنا ہی کہا۔۔۔وجدان کی آنکھوں میں دیکھنا اس کے لیے بہت مشکل تھا۔۔۔

وجدان کو رابی کا نظریں جھکا کر اچھے بچوں کی طرح بات مان جانا بہت اچھا لگتا تھا۔۔۔

شاہ اور فریال کی شادی ہو رہی ہے۔۔۔اور میرا نہیں خیال کہ تم اپنی بہن کی شادی مس کرو گی۔۔۔وجدان نے رابی کا موڈ ٹھیک کرنے کے لئے بات بدلی۔۔۔

اور رابی کا موڈ فیری کی شادی کا سن کر اچھا بھی ہو گیا تھا۔۔۔

آپ سچ کہہ رہے ہیں۔۔۔؟رابی نے خوشی سے پوچھا۔۔۔

ہاں میری جان میں تم سے کیوں جھوٹ بولوں گا۔۔۔وجدان نے پیار سے کہا۔۔۔

جان کا لفظ سن کر رابی نے شرم سے نظریں جھکا لیں تھی۔۔۔

زوجہ محترمہ آج میرا آفس جانا بہت ضروری ہے۔۔۔اگر آپ ایسے اپنی اداؤں سے مجھے گھائل کرے گی تو میں آفس کیسے جا سکو گا۔۔۔۔

وجدان نے رابی کی تھوڑی کو چومتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

میں نے کب روکا ہے آپ کو۔۔۔؟رابی نے جلدی سے کہا اور کچن میں بھاگ گئ۔۔۔۔

پیکنگ کر لینا ہمیں آج ہی نکلنا ہے۔۔۔۔وجدان نے پیچھے سے ہانک لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

اور اپنے کمرے کی طرف چل پڑا۔۔۔۔

💖------------💖

تم نے میری مدد کیوں کی۔۔۔؟شاہ نے شمس سے پوچھا۔۔

شاہ کو یہ بات ہضم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔کہ آخر شمس نے اس کی مدد کیوں کی۔۔۔

شاہ شمس کے گھر آیا تھا۔۔۔جہاں شمس اکیلا رہتا تھا۔۔۔اس کا باپ اس گھر میں نہیں رہتا تھا۔۔۔

تمہارا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔۔۔جس کسی نے بھی بتایا ہو تم آم کھاو تمہیں گٹھلیوں سے کیا لینا دینا ہے۔۔۔۔شمس نے عام سے لہجے میں کہا۔۔۔۔

مجھے لینا دینا ہے میں جاننا چاہتا ہوں آخر تمہارا مقصد کیا ہے میری مدد کرنے کے پیچھے۔۔۔؟شاہ نے شمس کے سامنے آتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔۔

پہلے تو میں نے بس انسانیت کے ناطے مدد کی تھی۔۔۔لیکن اگر تمہیں لگتا ہے کہ اس سب کے پیچھے میرا کوئی مقصد تھا تو ٹھیک ہے۔۔۔۔

ہاں میرا مقصد تھا اس میں میرا ابھی فائدہ تھا جب میں نے اسما کو دیکھا تو مجھے تمہاری مدد کرنے میں اپنا فائدہ بھی نظر آیا تھا۔۔۔اس لیے تمھاری مدد کی۔۔۔شمس نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔۔

کیا بکواس کرر ہے ہو اسما کو تو تم مار چکے تھے۔۔۔۔شاہ نے غصے سے کہا اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اسما کے بارے میں شمس کو کیسے معلوم ہوا۔۔۔۔

اووو کم اون شاہ کیسی بچوں جیسی باتیں کر رہے ہو۔۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے تم مجھے کہو گے اسما مر چکی ہے۔۔۔تو کیا میں تمہاری بات مان لوں گا کبھی نہیں۔۔۔۔میں اسے دیکھ چکا ہوں مل بھی چکا ہوں۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

اسماصرف میری ہے۔۔۔میرا عشق ہے۔۔۔اوراب تمھیں کیالگتاہے کہ جب مجھے معلوم ہو گیاہے کہ اسما زندہ ہے تو میں اپنے عشق کواپنے سے دور کروں گا۔۔؟ کبھی بھی نہیں۔۔۔

اورایک بات یادرکھناازلان حیدر شاہ۔۔جو بھی میرے اوراسماکے درمیان میں آیا۔۔۔اس کی جان لینے میں بلکل بھی وقت ضائع نہیں کروں گا۔۔۔براتو میں تمہیں پہلے سے ہی لگتاہوں پھر برابن کر بھی دکھاؤ گا۔۔۔

شمس نے شاہ کو کہا۔۔۔

شاہ شمس کی حالت دیکھ کر خود حیران ہوا تھا۔۔۔

غصے کی زیادتی سے اس کی آنکھیں سرخ ہورہی تھیں۔۔۔شاہ کو شمس کی آنکھوں میں اسماکے لیے جنون صاف نظر آرہاتھا۔۔۔اگراسے اسمانہیں ملی تو جو وہ کہہ رہاہے سچ کردکھائے گا۔۔۔

شاہ خاموش ہو گیا تھا۔۔۔ شمس شاہ سے رخ موڑے لمبے سانس لے کر اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

شاہ بنا کچھ کہے وہاں سے چلا گیا تھا۔۔ شمس کے رویے نے اسے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔اب اسے اسما کے آنے کا انتظار تھا۔۔

فیری اور شاہ عالیہ بیگم کو حویلی لے آئے تھے۔۔۔ دا جی سمیت سب عالیہ کو دیکھ کر حیران تھے۔۔۔دا جی نے سب سے پہلے عالیہ کو گلے لگایا تھا۔۔۔

دونوں باپ بیٹی ایک دوسرے کے گلے لگے روتے رہے تھے۔۔۔

Urdu Novels Ghar

عالیہ بیگم کی ابھی طبعیت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔اس لئے ان کو فیری کمرے میں لے گئی تھی۔۔۔عالیہ بیگم کو جس بات کی فکر تھی وہ بھی دور ہو گئی تھی۔۔۔۔

سارے بہت خوش تھے جب سلیمان صاحب نے کہا۔۔۔۔

آپ سب کے لیے ایک اور سرپرائز ہے سب نے سلیمان کی طرف دیکھا تھا۔۔۔جب اسما کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔

شاہ ایک نظر میں ہی اسما کو پہچان گیا تھا۔۔۔۔

شاہ کو دیکھ کر اسما کی آنکھوں میں بھی پانی آ گیا تھا۔۔۔۔اور اسما شاہ کے گلے لگی تھی۔۔۔۔

سب لوگ بہت خوش تھے آج ان کو دو دو خوشیاں ملی تھیں۔۔۔

Urdu Novels Ghar

داجی آج بہت خوش تھے۔۔۔جن کے ملنے کی توقع وہ کھو چکے تھے۔۔۔۔آج اللہ نے ان سب لوگو کو داجی سے دوبارہ ملادیا تھا۔۔۔۔

فیری کو اسما کا نہیں پتا تھا اس لیے اسے اسما کا شاہ کے گلے لگنا اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔۔

اس سے پہلے فریال اپنے دماغ میں کوئی غلط فہمی پالتی ہیرا بیگم نے فیری کو بتادیا تھا کہ یہ شاہ کی بہن ہے۔۔۔۔اور یہ سن کر فیری کو سکون ملا تھا۔۔۔

داجی نے کل پورے گاؤں والوں کی دعوت رکھی تھی۔۔۔۔

شام تک وجدان نے بھی آجانا تھا۔۔۔۔

💖------------💖

شام میں وجدان اور رابی بھی حویلی پہنچ گئے تھے۔۔۔ماہین بیگم کو رابی بہت پسند آئی تھی۔۔۔جو خدشات ان کو اپنی بہو کو لے کر تھے۔۔۔وہ رابی کو دیکھنے کے بعد ختم ہو گئے تھے۔۔۔

الطاف صاحب کو جب معلوم ہوا کہ رابی حویلی پہنچ گئی ہے۔۔۔تو وہ پہلی فرصت میں رابی کو ملنے کے لیے حویلی آئے تھے۔۔۔

رابی سے سب ملے تھے لیکن داجی اپنے کمرے سے باہر نہیں آئے تھے۔۔۔

💖------------💖

وجدان داجی کے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔داجی کسی سوچ میں گم تھے۔۔۔

داجی آپ مجھ سے ناراض ہے۔۔۔؟وجدان نے داجی کے قدموں میں بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

برخوردار یہ تم مجھ سے پوچھ رہے ہو۔۔؟ یہ بات تو تم بہتر جانتے ہو گے۔۔۔؟ داجی نے میٹھا سا طنز کرتے ہوئے کہا۔۔۔

وجدان داجی کی بات سن کر مسکرا پڑا تھا۔۔۔

داجی آبان نے آپ کو بتا تو دیا ہو گا کہ میں شادی کر چکا ہوں۔۔؟ وجدان نے داجی کے طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

واہ برخوردار بات تو تم ایسے کر رہے ہو جیسے پتہ نہیں کون سا کارنامہ سرانجام دے کر آئے ہو۔۔۔اور اب ہم سے شاباشی چاہتے ہو۔۔۔

داجی شادی کرنا کوئی آسان کام ہے۔۔۔آپ نے بھی تو مجھے اور شاہ کو بتایا تھا کہ کتنی مشکل سے آپ نے دادی جان کو منایا تھا۔۔۔پھر کہی جاکر آپ کی شادی ہوئی تھی۔۔۔وجدان نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔۔۔

داجی وجدان کی بات سن کر ایک دم سیدھے ہو کر بیٹھے تھے۔۔۔۔

وجی تم بہت ہوشیار ہو گئے ہو۔۔۔اور وہ سب ایک کہانی تھی حقیقت میں ایسا کچھ نہیں تھا۔۔۔داجی نے اپنا چشمہ درست کرتے ہوئے کہا۔۔۔

توبہ داجی دادی جان سن رہی ہو نگی۔۔۔وہ آپ سے ناراض ہو جائے گی۔۔۔وجدان نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

کام کی بات کرو برخوردار۔۔۔داجی نے بات بدلتے ہوئے کہا۔۔

داجی رابی الطاف انکل کی بیٹی ہے۔۔۔وجدان نے بھی سنجیدگی سے کہا۔۔

کیا مطلب۔۔۔؟داجی نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

الطاف انکل کی پہلی بیوی تہمینہ آنٹی کی بیٹی رابیل ہے۔۔۔۔وجدان نے کہا۔۔۔

اور تم جانتے ہو جب یہ بات سدف کو معلوم ہو گی تو وہ کتنا ہنگامہ کرے گی۔۔۔داجی نے کہا۔۔۔۔

میں جانتا ہوں داجی لیکن میں رابی کو پسند کرتا ہوں۔۔۔اور ماضی میں جو کچھ بھی ہوا اس میں رابی کا تو کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔۔

تو پھر اُسے کس بات کی سزا ملے۔۔۔۔وجدان نے تحمل سے داجی کو جواب دیا۔۔۔۔

وجدان مجھے تمھاری شادی سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔۔

ہاں اگر میں تمہارا پہلے والا داجی ہوتا تو کبھی بھی تمہاری بیوی کو اس گھر کی بہو کے روپ میں قبول نا کرتا۔۔۔۔ لیکن شکر ہے وقت رہتے مجھے عقل آ گئی تھی۔۔۔اور دیکھو میرے سارے بچے اب خوش ہیں۔۔۔۔مجھے میری بیٹی بھی واپس مل گئی ہے۔۔۔

لیکن سدف کا میں تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔۔ تم اپنی پھپھو کو اچھی طرح جانتے ہو۔۔۔۔ دا جی نے وجدان کو کہا۔۔۔۔

وجدان کو دا جی کی بات سن کر خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔۔۔۔ اسے زیادہ پریشانی دا جی کی تھی اگر دا جی کو کوئی مسئلہ نہیں ہے تو دا جی کے علاوہ اگر کسی کو رابی سے مسئلہ ہے بھی تو وجدان کو اس سے فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔

دا جی آپ فکر مت کرے سب ٹھیک ہو جائے گا وجدان نے دا جی کو کہا۔۔۔

اپنی بیوی سے نہیں ملاؤں گے۔۔۔؟ دا جی نے وجدان کو کہا۔۔۔۔

کیوں نہیں دا جی۔۔۔۔ وجدان نے خوشی سے کہا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔

وجدان کو خوش دیکھ کر دا جی بھی خوش ہو گئے تھے۔۔۔۔

رابی اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔اسے حویلی کے سارے لوگ بہت اچھے لگے تھے۔۔۔۔سب بہت پیار سے رابی سے ملے تھے۔۔۔۔رابی انہی سوچوں میں گم تھی جب دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔۔اور الطاف صاحب اندر آئے تھے۔۔۔۔

رابی اپنے باپ کے گلے نہیں لگو گی۔۔۔؟الطاف صاحب نے اپنی باہیں پھیلائے کہا۔۔۔جیسے ان کو پوری امید تھی کہ رابیل ان کے گلے لگے گی اور رابی بھی بنا کچھ سوچے اپنے باپ کی شفقت بھری باہوں میں آسمائی تھی۔۔۔۔

بابا آپ کیوں مجھے چھوڑ کر چلے گئے تھے۔۔۔رابی نے روتے ہوئے کہا اور اپنے باپ سے گلے شکوے کرنے لگی۔۔۔۔

الطاف صاحب کچھ نہیں بولے تھے۔۔۔وہ چاہتے تھے رابی اپنا دل ہلکا کر لے۔۔۔

جب رابی خاموش ہو گی تو الطاف صاحب نے رابی کو بیڈ پر بیٹھایا تھا۔۔۔اور خود بھی اس کے پاس بیٹھ گئے تھے۔۔۔

بابا آپ نے امی کو کیوں چھوڑا۔۔؟رابی نے پوچھا۔۔

رابی میں تہمینہ کو بہت پسند کرتا تھا۔۔ لیکن وہ اپنے کزن فاروق کو پسند کرتی تھی۔۔

میں پھر بھی خاموش رہا۔۔ لیکن پھر تہمینہ نے جلن اور حسد میں آکر فاروق کی بیوی کو کسی آدمی کے ساتھ مل کر اغوا کروایا تھا۔۔۔

میں نے خود اسے بات کرتے ہوئے سنا تھا۔۔۔

اور جب میں نے اس سے پوچھا تو تہمینہ نے مجھے کچھ نہیں بتایا۔۔۔اور مجھ سے طلاق مانگی تھی۔۔۔اور پھر میں نے طلاق دے دی۔۔۔تم اس وقت بہت چھوٹی تھی تمہیں مجھ سے زیادہ اپنی ماں کی ضرورت تھی۔۔اس وجہ سے میں نے تمہیں تہمینہ کے پاس ہی رہنے دیا۔۔۔

لیکن مجھے تمھاری پل پل کی خبر رہتی تھی۔۔۔میں کبھی تمھارے سامنے نہیں آیا۔۔لیکن میں تم سے کبھی غافل بھی نہیں ہوا۔۔۔الطاف صاحب نے پیار سے کہا۔۔۔

رابی کو یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کی ماں اس حد تک گر سکتی ہے۔۔۔

فیری کی ماما کہی بھاگی نہیں تھیں بلکہ تہمینہ بیگم نے اسے اغوا کروایا تھا۔۔۔

یہ سب باتیں رابی کے لیے سننا بہت مشکل تھیں۔۔۔

بابا اب فیری کی ماما کہاں ہے۔۔؟وہ ٹھیک ہیں رابی نے جلدی سے پوچھا۔۔۔

ہاں بیٹا شاہ نے ان کو تلاش کر لیا تھا اور وہ شفیق کے پاس تھی۔۔۔

اور مجھے تو اب معلوم ہوا ہے کہ فاروق کی بیوی ہی سدف کی بہن بھی ہے۔۔۔اور شفیق دوسرے گاؤں کا چودھری ہے۔۔۔الطاف صاحب نے رابی کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔۔۔

جو انسان فیری کا رشتہ اپنے بیٹے کے لیے لایا تھا۔۔۔کیا وہی شفیق ہے رابی نے دل میں سوچا۔۔۔

بابا کیا میں فیری اور اس کی ماما سے مل سکتی ہوں۔۔۔کیونکہ جب رابی حویلی آئی تھی تو ہیرا بیگم نے اسے بتایا تھا فیری سوئی ہوئی ہے۔۔۔

ہاں بیٹا کیوں نہیں الطاف صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اور اسے فیری کے کمرے میں لے گئے۔۔۔

💖------------💖

فیری ابھی بھی سوئی ہوئی تھی۔۔۔رابی فیری کو دیکھ کر مسکرا پڑی تھی۔۔۔۔آج کتنے وقت بعد اس نے اپنی فیری کو دیکھا تھا۔۔۔

رابی فیری کے سرہانے بیٹھ کر اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگی تھی۔۔۔۔

فیری نے نیند میں بھی رابی کے لمس کو پہچان لیا تھا۔۔۔اور ایک دم اپنی آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔۔

آپی آپ۔۔۔؟

کیا میں خواب دیکھ رہی ہوں۔۔۔فیری نے خود سے سوال کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

رابی فیری کے سوال پر ہنس پڑی تھی۔۔۔۔

نہیں میری جان تم خواب نہیں دیکھ رہی۔۔۔میں سچ میں تمھارے پاس ہوں۔۔۔۔رابی نے پیار سے کہا۔۔۔

فیری رابی کے گلے لگ گئی تھی۔۔۔جب اسے یقین ہو گیا کہ رابی سچ میں اس کے پاس ہے۔۔۔۔

آپی آج میں بہت خوش ہوں۔۔۔آپ کو معلوم ہے شاہ نے میری ماما کو بھی ڈھونڈ لیا ہے۔۔۔۔آپی اور شاہ بہت اچھے ہیں۔۔۔میرا بہت خیال رکھتے ہیں۔۔۔۔

فیری کی ساری باتیں شاہ کے ارد گرد ہی گھول رہی تھیں۔۔۔

اچھا میری جان مجھے معلوم ہے۔۔۔تمھارا شاہ بہت اچھا ہے۔۔۔میں تمہارے شاہ سے مل چکی ہوں۔۔۔۔رابی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

سچ آپی۔۔۔؟فیری نے خوشی سے کہا۔۔۔

ہاں میری جان تمہارے شاہ وجدان یعنی میرے شوہر کے بھائی بھی ہیں۔۔۔۔رابی نے کہا۔۔۔

آپی آپ کی شادی ہوگئی۔۔۔اور وجدان وہی آپ کے آفس والا بوس وہ۔۔۔؟فیری نے حیرانگی سے کہا۔۔۔

ہاں۔۔۔!!رابی نے بس اتنا ہی کہا۔۔۔

لیکن آپی اظہر بھائی۔۔۔؟فیری نے بات ادھوری چھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔

فیری اظہر بلکل بھی اچھا نہیں ہے وہ پہلے سے شادی شدہ تھا۔۔۔اور اس کی ایک بیٹی بھی تھی میں تو اللہ کا شکر ادا کرتی ہوں جس نے مجھے ایک جھوٹے اور مکار انسا سے بچالیا۔۔۔رابی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

آپی آپ کو دکھ ہوا ہوگا نا۔۔؟ فیری نے اداسی سے پوچھا۔۔۔

ہاں ہوا تھا بس تھوڑا سا اور دیکھو اللہ نے میرے نصیب میں وجدان جیسا شوہر لکھا تھا اور میں وجدان کے ساتھ بہت خوش ہوں۔۔۔

مجھے نہیں لگتا کہ وجدان سے زیادہ کوئی مجھے پیار کر سکتا ہے۔۔۔رابی نے مسکراتے ہوئے کہا آپی میں آپ کے لیے بہت خوش ہوں۔۔۔فیری نے رابی کے کاندھے پر سر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اور میں بھی اپنی فیری کے لیے بہت خوش ہوں۔۔۔

رابی نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

💖-----------💖

وجدان رابی کو ڈھونڈ رہا تھا۔۔جب اسے الطاف صاحب نے بتایا کہ رابی فیری کے کمرے میں ہے۔۔۔

وجدان کمرے میں داخل ہونے ہی والا تھا جب اسے فیری کی آواز آئی جو اظہر کے بارے میں بات کر رہی تھی۔۔۔ لیکن جب وجی نے رابی کا جواب سنا تو اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا۔۔۔

وجدان نے ابھی اندر جانا مناسب نہیں سمجھا تھا اس لیے وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔

وجدان شاہ کو تلاش کرتا ہوا اس کے کمرے میں آیا تھا۔۔۔

شادی مبارک ہو شاہ جی۔۔۔وجدان نے مسکراتے ہوئے کہا اور شاہ کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

تمھیں بھی بہت بہت مبارک ہو چھوٹے شاہ جی۔۔۔

حیدر نے بھی ویسے ہی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔؟ وجدان نے ناسمجھی سے پوچھا۔۔۔

تمہیں نہیں معلوم داجی نے کہا ہے اُن کے دونوں پوتوں کی شادی ایک ساتھ ہی ہو گی۔۔۔ شاہ نے وجدان کو داجی کے حکم سے باخبر کیا۔۔۔

شاہ تم نے تو آج میرا دل خوش کر دیا یار گلے لگنا تو بنتا ہے۔۔۔ وجدان نے خوشی سے کہا اور شاہ کو گلے لگایا۔۔۔ لیکن اسے شاہ کچھ پریشان لگا تھا۔۔۔

شاہ کیا بات ہے۔۔۔؟ اب کیوں تم پریشان ہو۔۔۔؟ وجدان نے شاہ سے الگ ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔

یار تمھیں کیسے معلوم ہو جاتا ہے کہ میں پریشان ہوں۔۔۔ شاہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

تم بتاؤ کیوں پریشان ہو وجدان نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

میں اسما کے لیے پریشان ہوں۔۔۔ شاہ نے لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔۔۔

اس کے لیے تم کیوں پریشان ہو میں اس سے مل چکا ہوں وہ ٹھیک ہے۔۔۔۔ وجدان نے کہا۔۔۔۔

شمس کو معلوم ہو گیا ہے کہ اسما زندہ ہے۔۔۔ شاہ نے وجدان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تو شاہ اس سے کیا فرق نہیں پڑتا ہے۔۔۔ اگر اسے معلوم ہو بھی گیا ہے تو ہم ہیں نا اپنی بہن کی حفاظت کے لیے۔۔۔ وجدان نے کہا۔۔۔۔

وجی میں شمس سے مل چکا ہوں میں نے اس کی آنکھوں میں اسما کے لیے جنون دیکھا ہے۔۔۔یار وہ اسما کو بہت چاہتا ہے۔۔۔میں دیکھ چکا ہوں اس کی آنکھوں میں اسما کے لیے پیار، محبت، عزت مجھے سب نظر آیا اُس کی آنکھوں میں۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیا کروں۔۔۔؟

اور تم جانتے ہو عالیہ پھپھو کا بھی میرے آدمی کو شمس نے ہی بتایا تھا۔۔۔

شاہ نے ساری بات وجدان کو بتاتے ہوئے کہا۔۔۔

شاہ وہ اسما کی پہلے بھی جان لینے کی کوشش کر چکا ہے۔۔۔یہ بات تم بہت اچھی طرح سے جانتے ہو۔۔۔وجدان نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

وجی میں جانتا ہوں لیکن پتا نہیں کیوں میرا دل کہہ رہا ہے شمس اپنے باپ جیسا بلکل بھی نہیں ہے۔۔۔وہ الگ ہے وہ دنیا کی نظر میں برا بننے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ برا نہیں ہے۔۔۔شاہ نے اپنے دل کی بات وجدان کو بتاتے ہوئے کہا جو اسے پریشان کر رہی تھی۔۔۔

تواب تم نے کیا سوچا ہے۔۔؟وجدان نے اس کی بات سننے کے بعد شاہ سے پوچھا۔۔

میں پہلے اسما سے بات کروں گا اس کا جو بھی فیصلہ ہو گا اُسے ہی مانا جائے گا۔۔۔شاہ نے کہا۔۔۔

ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔۔وجدان نے بھی شاہ کی بات سے متفق ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

تم نے ابھی تک میرا کام کیوں نہیں کیا۔۔؟شفیق نے غصے سے صوفیہ کو فون کر کے پوچھا۔۔۔

گھر میں شادی کی تیاریاں چل رہی ہیں۔۔اور اب تو وجدان بھی اپنی بیوی کو لے کر آگیا ہے۔۔۔فیری اکیلی گھر سے باہر نہیں نکلتی۔۔۔شاہ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔۔۔

جب بھی فریال گھر سے اکیلی باہر نکلے گی میں تمھیں بتادوں گی۔۔۔صوفیہ نے کہا۔۔۔

کچھ بھی کرو مجھے فریال کسی بھی حال میں چاہیے۔۔۔۔شفیق نے غصے سے کہہ کر فون بند کر دیا۔۔۔۔

شمس نے شفیق کی ساری بات سن لی تھی۔۔۔شمس کو دکھ ہو رہا تھا کہ وہ شفیق جیسے انسان کا بیٹا ہے۔۔۔

شمس نے شاہ کو فون کیا تھا اور اسے بتادیا تھا کہ اس کا باپ فریال کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔۔۔اور حویلی میں سے کوئی ہے جو شفیق کی مدد کر رہا ہے۔۔۔۔

شاہ نے جب شمس کی بات سنی تو اس شفیق پر بہت غصہ آیا تھا۔۔۔

اس بار تم کامیاب نہیں ہو سکو گے شفیق۔۔۔شاہ نے کہا۔۔۔۔

اس نے حویلی کے باہر گارڈز کھڑے کر دیے تھے۔۔۔۔

فیری کو سختی سے منع کیا تھا کہ وہ صرف شاہ یا وجدان کے ساتھ باہر جائے گی۔۔۔

💖------------💖

وجدان نے مہندی اور برات کا فنکشن کنسل کر دیا تھا۔۔اور صرف ولیمے کا فنکشن رکھا تھا۔۔

رابی اور فیری دونوں نے سیم ڈریس پہنے تھے۔۔۔

دونوں گلابی رنگ کے گاؤن میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔شاہ نے سفید رنگ کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔۔اور وجدان نے کالا تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا۔۔

دونوں کی جوڑیوں کو لوگ چاند اور سورج کی جوڑی سے تشبیہ دے رہے تھے۔۔دونوں کپل لگ ہی بہت خوبصورت رہے تھے۔۔۔

Urdu Novels Ghar

اسمانے لونگ بلیو فراک پہنا ہوا تھا۔۔اور بہت ہی پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

اسما اپنے دھیان میں چل رہی تھی۔۔۔جب کسی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔۔اس سے پہلے اسما چیختی شمس نے اس کے منہ پر اپنا بھاری ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

میں نے کہا تھا نا پاکستان میں ملے گے۔۔۔شمس نے اسما کے کان کے پاس سر گوشی کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اسما آنکھیں پھاڑے شمس کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جو اسما کے چہرے کو دیکھ کر اپنی نظروں کی پیاس بجھا رہا تھا۔۔۔

اسما کا دل پوری رفتار سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

تمھارے دل کی دھڑکن اتنی تیز کیوں ہو رہی ہے۔۔۔؟شمس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

شمس اسما کے اتنے قریب کھڑا تھا کہ اسما کو شمس کی گرم سانسوں کی تپش اپنے چہرے ہر محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اسما نے شمس کا ہاتھ پیچھے کیا تھا۔۔۔اور اس سے کچھ فاصلے پر کھڑی ہو کر اپنا سانس درست کرنے کرنے لگی تھی۔۔۔۔

شمس اسما کو دیکھ رہا تھا اور اسما شمس کی نظروں سے سے پزل ہو رہی تھی۔۔۔۔

تم مجھے گھورنا بند کرو گے۔۔۔اسما نے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا اس وقت یہاں پر کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔

جان من اسے گھورنا نہیں پیار کی نظریں کہتے ہیں۔۔۔ شمس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟اسما نے شمس سے پوچھا۔۔۔

تمہیں دیکھنے کا دل کر رہا تھا اس لیے آگیا۔۔۔ شمس نے عام سے لہجے میں کہا۔۔۔

اب میں چلتی ہوں ماما میرا انتظار کر رہی ہونگی۔۔۔

اسما نے کہا اور وہاں سے جانے لگی جب شمس نے اسما کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھنچا۔۔اسما شمس کے سینے سے آٹکرائی تھی۔۔۔

جانِ من میں تمھیں یہ باور کروانے آیا ہوں کہ تم میری ہو اور تم بھی یہ بات اپنے دماغ میں رکھنا۔۔۔

شمس نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس کے لہجے میں صاف وارننگ تھی۔۔۔

اور ہاں بہت خوبصورت لگ رہی ہو اپنی نظر ضرور اتروا لینا۔۔۔

شمس نے آرام سے اسما کو خود سے الگ کیا اور جہاں سے آیا تھا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

💖------------💖

رابی کو وجدان کے کمرے میں بیٹھایا گیا تھا۔۔۔رابی کو بہت گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔۔جب وجدان کمرے میں آیا تو رابی کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ کو اس نے صاف محسوس کیا تھا۔۔۔

وجدان رابی کے پاس آکر بیٹھا تھا۔۔۔اور رابی کے نازک ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں لیا تھا۔۔۔

رابی آج میں بہت خوش ہوں اور اپنے اللہ کا جیتنا شکر ادا کروں اُتنا ہی کم ہے۔۔۔میں بہت خوش ہوں کہ اللہ نے تمھاری جیسی بیوی میری قسمت میں لکھی ہے۔۔۔۔

میں پوری کوشش کروں گا کہ تمہیں ہر طرح کی خوشی دے سکوں۔۔۔وجدان نے کہہ کر رابی کے دونوں ہاتھوں پر باری باری اپنے ہونٹ رکھے تھے۔۔۔

رابی نظریں جھکائے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔وجدان کی بات سیدھی اس کے دل میں اتر رہی تھیں۔۔۔

وجدان نے اپنی جیب سے ایک مخملی ڈبیا نکالی تھی اور ایک خوبصورت سی رنگ رابی کو پہنائی تھی۔۔۔

یہ میری طرف سے میری خوبصورت سی بیوی کے لیے ایک چھوٹا سا تحفہ۔۔۔وجدان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ بہت پیاری ہے وجدان۔۔۔رابی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

لیکن تم سے زیادہ نہیں وجدان نے مسکرا کر کہا۔۔۔

تم چینج کر لو کافی تھک گی ہو گی۔۔۔وجدان نے اپنی ٹائی کو ڈھیلی کرتے ہوئے کہا۔۔۔

جی۔۔۔رابی نے کہا اور چینج کرنے چلی گئی۔۔۔

Urdu Novels Ghar

وجدان نے وضو کر کے شکرانے کے نفل ادا کیے تھے۔۔۔

💖------------💖

شاہ جب اپنے کمرے میں آیا تو اس کی اینجل کپڑے تبدیل کر کے سونے کی تیاری کر رہی تھی۔۔۔

جاناں ابھی کیوں چینج کیا۔۔؟میں نے ابھی تمھیں ٹھیک سے دیکھا ہی نہیں تھا۔۔

شاہ نے فیری کے قریب آتے ہوئے پوچھا۔۔

شاہ وہ ڈریس اتنا وزنی تھا مجھے تو لگ رہا تھا میں اس کے وزن سے گر جاؤ گی۔۔۔

Urdu Novels Ghar

فیری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

لیکن جاناں تھوڑی دیر میرا انتظار کر لیتی۔۔۔شاہ نے فیری کو اپنی باہوں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا۔۔

شاہ میں پھر سے پہن لیتی ہوں۔۔۔فیری نے شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

نہیں جاناں اب اتنا بھی ضروری نہیں تھا۔۔۔شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

تمھیں منہ دکھائی کا گفٹ نہیں چاہیے۔۔۔؟شاہ نے فیری کا چہرہ ٹھوڑی سے اوپر کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اووہ وہاں میں تو بھول ہی گئی تھی۔۔۔کہاں ہے میرا گفٹ۔۔۔؟فیری نے جلدی سے پوچھا۔۔

شاہ نے ڈائمنڈ کی پیاری سی نوز پن فیری کو دی تھی۔۔۔جو فیری کو بہت پسند آئی تھی۔۔۔

شاہ یہ تو بہت زیادہ خوبصورت ہے۔۔۔فیری نے خوشی سے شاہ سے نوز پن لیتے ہوئے کہا۔۔اور اسی وقت پہن لی تھی۔۔۔فیری کے چھوٹے سے ناک میں نوز پن بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

میں جانتا تھا میری اینجل کو یہ گفٹ بہت پسند آئے گا۔۔شاہ نے فیری کے ناک پر کس کرتے ہوئے کہا۔۔۔

فیری شاہ سے پیچھے ہونے لگی تھی۔۔۔جب شاہ نے فیری کی کمر پر اپنی گرفت مزید مضبوط کی۔۔۔

شاہ مجھے نیند آرہی ہے۔۔آپ بھی تھک گئے ہونگے۔۔آپ بھی سو جائے۔۔۔فیری کے منہ میں جو بھی آیا جلدی سے بول دیا۔۔۔

جب اتنی حسین بیوی پاس ہو تو کون جاہل سونا چاہے گا۔۔شاہ نے فیری کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔؟فیری نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔

چلو بتاتا ہوں۔۔۔شاہ نے کہا اور فیری کو اپنی باہوں میں بھر کر بیڈ تک لے کر گیا تھا۔۔۔

فیری کا شاہ کی زندگی میں آنا شاہ کو مکمل کر گیا تھا۔۔۔شاہ کو پورا یقین تھا کہ فیری زندہ ہے اور آج شاہ کے یقین کی وجہ سے فیری شاہ کے پاس تھی۔۔۔

شاہ کی جب صبح آنکھ کھلی تو اسے اپنے سینے پر گرم گرم سانسیں محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔

شاہ نے دیکھا تو فیری اس کے سینے پر سر رکھے سو رہی تھی۔۔۔شاہ کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی۔۔۔

شاہ نے ٹائم دیکھا تو 12 بج رہے تھے۔۔۔

بارہ بج گئے۔۔۔شاہ نے خود سے کہا اور آرام سے فیری کا سر تکیے پر رکھا اور خود فریش ہونے چلا گیا۔۔۔۔

جب واپس آیا تو فیری ابھی بھی سوئی ہوئی تھی۔۔۔۔

شاہ نے فیری کی طرف مسکرا کر دیکھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔

💖-----------💖

شاہ جی اتنی لیٹ تو کبھی نہیں اُٹھتے تھے۔۔۔وجدان نے شاہ کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تمھیں کوئی کام نہیں ہے یا بیوی نے کمرے سے نکال دیا جو آتما کی طرح جگہ جگہ بھٹک رہے ہو۔۔۔؟

شاہ نے بھی حساب برابر کرتے ہوئے کہا۔۔۔

شاہ جی یہی تو مسئلہ ہے۔۔۔وہ مجھے کمرے سے ہی تو نہیں نکالتی بہت معصوم ہے میری بیوی۔۔۔وجدان نے بھی معصومیت سے جواب دیا۔۔۔۔

وجدان کی شکل دیکھ کر شاہ ہنس پڑا تھا۔۔۔۔

تم سے میں بعد میں ملتا ہوں ابھی مجھے اسما سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔شاہ نے کہا۔۔۔

اور اسما کے کمرے کی طرف چلا گیا۔۔۔

وجدان کو معلوم تھا کہ شاہ نے کیا بات کرنی ہے۔۔۔

اسمالائبہ سے بات کر رہی تھی جب دروازہ نوک ہوا اور شاہ اندر آیا۔۔۔

کیا کر رہی ہیں میری بہن۔۔۔؟ شاہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کچھ خاص نہیں بھائی۔۔۔آیئے بیٹھیے۔۔۔اسما نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اسما میں تم سے کچھ پوچھنے آیا ہوں۔۔۔اور امید کرتا ہوں تم مجھے اپنا سگا بھائی سمجھ کر سب کچھ سچ سچ بتاؤ گی۔۔۔شاہ نے اسما کو کہا۔۔۔۔

بھائی آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔آپ میرے لیے سگے بھائی سے بڑ کر ہے۔۔۔اسما نے کہا۔۔۔۔

شمس کو جانتی ہو۔۔۔؟ شاہ نے پوچھا۔۔۔

جی وہ مجھ سے مل چکے ہیں۔۔۔اسمانے نظریں جھکا کر جواب دیا۔۔۔

تم جانتی ہو کہ اس نے تمہارے ساتھ کیا کیا تھا۔۔۔؟شاہ نے اسما سے پوچھا۔۔۔۔

جی وہ بتا چکے ہیں جو مجھے گولی لگی تھی۔۔۔وہ شمس نے ہی ماری تھی۔۔۔اسمانے شمس کی بتائی ہوئی بات شاہ کو بتادی۔۔۔۔

شاہ کو شمس سے اس بات کی امید بلکل بھی نہیں تھی کہ وہ یہ بات بھی اسما کو بتائے گا۔۔۔

تم شمس کو پسند کرتی ہو۔۔۔؟شاہ نے سیدھا سوال اسما سے کیا۔۔۔۔

اسما کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا جواب دے۔۔۔

بھائی وہ میں۔۔۔۔

اسماجو تمہارے دل میں ہے وہ صاف صاف مجھے بتادو۔۔۔شاہ نے کہا۔۔۔

بھائی میں ان کو معاف کر چکی ہوں۔۔۔۔وہ دل کے برے نہیں ہے۔۔۔وہ بہت اچھے ہیں۔۔۔اسمانے نظریں جھکا کر آہستہ آواز میں کہا۔۔۔

اسما کا جواب سن کر شاہ کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔۔۔

آج شام شمس آرہا ہے تمہارا ہاتھ مانگنے تو تمہیں اس بات سے کوئی مسئلہ تو نہیں ہے۔۔۔؟شاہ نے پوچھا۔۔۔۔

بھائی آپ کو جو بہتر لگے اسمانے جواب دیا۔۔۔

خوش رہو۔۔۔

شاہ نے مسکراتے ہوئے کہااور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

اسما کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آگئی تھی۔۔۔۔

اسے نہیں معلوم تھا کہ شاہ کیسے مانا لیکن جو بھی ہوا تھا اچھا ہوا تھا۔۔۔۔

💖------------💖

تہمینہ اور شفیق آپس میں بات کر رہے تھے۔۔۔جب فاروق صاحب وہاں پر آئے تھے۔۔۔

تہمینہ اور شفیق دونوں فاروق کی آمد سے بے خبر تھے۔۔۔۔اور باتیں کر رہے تھے۔۔۔جو عالیہ اور فیری کے مطلق تھیں۔۔۔

Urdu Novels Ghar

فاروق صاحب نے جب سنا کہ عالیہ کو اغوا کروایا گیا تھا۔۔۔اور وہ بھی تہمینہ نے شفیق کے ساتھ مل کر کروایا تھا تو۔۔فاروق صاحب کے لیے یہ بات کسی جھٹکے سے کم نہیں تھی۔۔۔۔

اور فاروق صاحب بھی تہمینہ کی باتوں میں آکر یہی سمجھے تھے۔۔کہ عالیہ سچ میں اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی۔۔۔۔

فاروق صاحب کمرے میں داخل ہوئے اور تہمینہ کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ رسید کیا۔۔۔۔

جاہل عورت تمہیں زرا بھی شرم نہیں آئی۔۔۔ایک عورت ہوتے ہوئے دوسری عورت پر تم نے گھٹیا الزام لگایا۔۔۔۔

فاروق صاحب غصے میں بول رہے تھے ان کی آواز اونچی ہوتی جارہی تھی۔۔۔۔

تہمینہ حیران پریشان سی منہ پر ہاتھ رکھے فاروق صاحب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

میں تمہیں ابھی اور اسی وقت طلاق دیتا ہوں۔۔۔۔

فاروق صاحب نے تین بار تہمینہ کا طلاق دے دی

شفیق بھی حیران سا کھڑا تھا۔۔۔۔

تہمینہ کو تو یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

ابھی اور اسی وقت میرے گھر سے نکل جاؤ۔۔۔۔میں تمہارا وجود ایک سیکنڈ کے لیے بھی برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔۔فاروق صاحب نے کہا اور وہاں سے چلے گئے۔۔۔۔

تہمینہ وہی پر زمین پر بیٹھ گئ تھی۔۔۔۔

شفیق کچھ بھی کہے بغیر وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔

شاہ نے شمس کو حویلی آنے کی دعوت دی تھی۔۔۔

سب لوگ شمس کو حویلی میں دیکھ کر حیران تھے۔۔۔شاہ داجی کو پہلے ہی شمس کے بارے میں بتا چکا تھا۔۔

اس وقت سلمان شاہ، وسیم شاہ، وجدان اور شاہ کے سامنے شمس بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

داجی کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لیے وہ اپنے کمرے میں آرام کر رہے تھے۔۔۔

اگر ہم رشتے سے انکار کر دے تو۔۔؟

سلمان شاہ نے شمس سے پوچھا۔۔جوان کی بات سن کر ہلکا سا مسکرا پڑا تھا۔۔

میں چاہتا ہوں اسما اپنے ماں باپ اور بھائیوں کی دعاؤں کے سائے میں اس گھر سے رخصت ہو کر آئے۔۔۔اور میں نہیں چاہتا کہ اسما کی شادی میں اس کے گھر والے شامل نا ہو۔۔ شمس نے اپنی بات سے بہت کچھ باور کروا دیا تھا۔۔۔

تم ہمیں دھمکی دے رہے ہو اور کیا تم اسما کو اغوا کرو گے۔۔۔؟

وسیم شاہ نے تھوڑا غصے سے پوچھا۔۔۔

اگر ضرورت پڑی تو ایسا کرنے سے بلکل بھی گریز نہیں کروں گا۔۔۔

اور دوسری بات اگر میں نے ایسا کرنا ہوتا تو کب کا کر گزرتا۔۔۔

لیکن مجھے اسما کی خوشی زیادہ عزیز ہے۔۔۔

میں اسے آپ لوگوں سے دور کر کے دکھی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ شمس نے کہا۔۔

دیکھو شمس اگر اسما تمہارے رشتے سے انکار کر دیتی تو ہم کبھی بھی اس کی شادی تمھارے ساتھ نا کرتے۔۔۔ لیکن تم بہت خوش قسمت ہو کہ اسما نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔۔۔ تو اس جمعے کو ہم لوگ تمہارا اور اسما کا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔۔۔

اور اگر تم نے اسما کو زرا سی بھی تکلیف دینے کی کوشش کی تو تمہاری موت میرے ہاتھوں ہی ہو گی۔۔۔ شاہ نے سنجیدگی سے کہا۔۔

اور شمس نے ساری بات تحمل سے سنی تھی۔۔۔ اسے بس اسی بات کا ڈر تھا کہ اسما منع ہی نا کر دے۔۔۔ لیکن جب شاہ نے بتایا کہ اسما نے اس معاف کر دیا ہے۔۔۔ تو شمس نے خوشی سے شاہ کو گلے لگا یا تھا۔۔۔

ٹھیک یو سوچ شاہ۔۔۔ تمہارا یہ احسان میں زندگی بھر نہیں بھولا سکو گا۔۔۔ شمس نے خوشی سے کہا۔۔

شمس میری بہن کا خیال رکھنا۔۔۔شاہ نے شمس کے کاندھے کو تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔۔

شمس باقی سب کے بھی گلے لگا تھا۔۔۔

💖------------💖

رابی یار کہاں ہو وجدان نے رابی کو آواز دیتے ہوئے کہا۔۔۔

جی۔۔۔رابی نے ڈریسنگ روم سے باہر آتے ہوئے پوچھا۔۔۔

بیگم صاحبہ آپ کہاں گم رہتی ہیں۔۔۔اپنے معصوم سے شوہر کو بھی اپنا دیدار کروادیا کرو۔۔۔

میں تو ترس جاتا ہوں تمہاری شکل دیکھنے کے لیے۔۔۔وجدان نے معصوم سی شکل بنا کر کہا۔۔۔

اتنے شکوے مجھ سے۔۔۔؟رابی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

تم تو حویلی آ کر مجھے بھول ہی گئی ہو یار۔۔۔۔تمہیں سب کا خیال ہے بس اپنے شوہر کا خیال نہیں ہے۔۔۔وجدان نے کہا۔۔۔۔

رابی نے دونوں ہاتھوں سے وجدان کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں بھرا۔۔۔اور اس کے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھ دیے۔۔۔۔

وہ حیران سا رابی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

اب بھی کوئی شکوہ باقی ہے۔۔۔رابی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

میرے ابھی بھی بہت سارے شکوے باقی ہیں زوجہ محترمہ۔۔۔۔وجدان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اب آپ زیادہ فری ہو رہے ہیں۔۔۔رابی نے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔

فری ہی تو ہونے نہیں دیتی تم۔۔۔وجدان نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مجھے ماما نے بلایا تھا۔۔۔۔میں جارہی ہوں۔۔۔رابی نے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

وجدان رابی کو جاتے ہوئے دیکھ کر مسکرا پڑا تھا۔۔۔۔

وجدان خوش تھا کہ رابی پہلے جیسی ہو رہی ہے۔۔۔۔

لیکن جو بات وہ رابی کو بتانے آیا تھا۔۔۔وہ بتا نہیں سکا تھا۔۔۔۔

تہمینہ بیگم کا بہت برا ایکسیڈنٹ ہوا تھا ہسپتال لے جانے سے پہلے ہی وہ دنیا فانی سے کوچ کر چکی تھی۔۔۔

وجدان کو فاروق صاحب کا فون آیا تھا۔۔۔اور انہوں نے تہمینہ کا بتایا تھا۔۔۔۔

وجدان کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کس طرح رابی کو تہمینہ بیگم کا بتائے۔۔۔

لاش کی حالت بہت بری تھی اس لیے جلدی ہی دفنا دیا تھا۔۔۔

💖------------💖

تہمینہ بیگم گھر سے نکل گئی تھیں۔۔۔جس انسان کے لیے انہوں نے اتنا کچھ کیا تھا۔۔۔اس نے سچائی جاننے کے بعد۔۔۔ایک سیکنڈ بھی اپنا نام تہمینہ کے نام سے جڑا نہیں رہنے دیا تھا۔۔۔۔

تہمینہ کو اپنی ہوش بلکل بھی نہیں تھی اور چلتے چلتے وہ سڑک کے درمیان آ گئی تھیں اور ایک ٹرک نے ان کو ٹکر ماری۔۔۔۔

تہمینہ بیگم وہی پر گر گئی تھیں لوگ ان کے ارد گرد جمع ہو گئے تھے۔۔۔

💖------------💖

وجدان آپ مجھے کہاں لے کر جا رہے۔۔۔؟ گھر میں مجھے بہت کام ہے۔۔۔۔

اسما کا نکاح ہے جمعے کو۔۔۔۔رابی نے وجدان سے کہا جو سنجیدگی سے گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔

وجدان نے گاڑی قبرستان کے قریب روکی تھی۔۔۔۔

وجدان ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔۔۔؟ رابی نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

وجدان خاموشی سے رابی کا ہاتھ پکڑ کر اسے تہمینہ بیگم کی قبر کے پاس لے گیا تھا۔۔۔

رابی نے جب تختی پر لکھا تہمینہ بیگم کا نام دیکھا تو رابی کو اپنے پیروں کے نیچے سے زمین کھسکتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔رابی وہی پر بیٹھ گئ تھی۔۔۔

امی۔۔۔؟رابی نے سسکتے ہوئے تہمینہ بیگم کو پکارا جیسی بھی تھیں وہ رابی کی ماں تھیں۔۔۔

رابی کافی دیر بیٹھی تہمینہ بیگم سے بات کرتی ریی تھی اور روتی رہی تھی۔۔۔

جب زیادہ وقت ہو گیا تو وجدان نے رابی کو فاتحہ پڑھنے کا کہا۔۔اور پھر وجدان نے رابی کو گاڑی میں بیٹھایا تھا۔۔اور اسے پانی پلایا۔۔۔

وجدان امی تو ٹھیک تھی پھر اچانک یہ سب وہ کیسے جا سکتی ہیں۔۔۔رابی نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

رابی ان کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔۔وجدان نے رابی کو بتایا اور اسے حویلی لے جانے کی بجائے اپنے شہر والے گھر لے آیا تھا۔۔۔کیونکہ رابی کی حالت بہت خراب تھی وہ بس روئی جا رہی تھی۔۔۔

وجدان نے زبردستی رابی کو تھوڑا سا کھانا کھلایا اور اسے نیند کی دوائی دی تھی۔۔۔تاکہ وہ کچھ دیر سکون کی نیند سو سکے۔۔۔۔

وجدان کا موبائل رنگ ہوا تھا شاہ کی کال تھی وجدان کمرے سے باہر آ گیا تھا۔۔۔

حویلی میں سب کو معلوم ہو گیا تھا کہ رابی کی امی کا انتقال ہو گیا ہے۔۔۔

وجدان سب ٹھیک ہے رابیل کیسی ہے۔۔۔؟شاہ نے پوچھا۔۔۔

ہاں سب ٹھیک ہے رابی کی طبعیت کچھ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔میں اسے اپنے گھر لے آیا ہوں۔۔۔اور کچھ دنوں تک وہ یہی رہے گی۔۔۔۔وجدان نے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے کوئی جلدی نہیں ہے تم رابی کے پاس رہنا اور جب وہ ٹھیک ہو جائے پھر اسے حویلی لے آنا۔۔۔۔شاہ نے کہا تھا۔۔۔

ہمممم ٹھیک ہے۔۔۔وجدان نے کہہ کر فون بند کر دیا۔۔۔۔

💖------------💖

شمس کا آج نکاح تھا۔۔اس نے اپنے باپ کو نکاح کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔

وجدان نے کہہ دیا تھا کہ وہ ابھی نہیں آسکتا۔۔۔رابی کی طبعیت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔اس لیے نکاح میں رابی اور وجدان موجود نہیں تھے۔۔۔

فیری نے پرپل کلر کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی ڈوپٹے کو سر پر اچھی طرح سے سیٹ کیا ہوا تھا۔۔۔

اور سرخ رنگ کی لپ اسٹک لگائی ہوئی تھی۔۔۔

شاہ کی نظر جب دشمنِ جاں ہر پڑی تو پلٹنا بھول گئی تھی۔۔۔۔فریال لگ ہی اتنی حسین رہی تھی۔۔۔۔ہیرا بیگم تو پتہ نہیں کتنی بار فیری کی نظر اتار چکی تھی۔۔۔۔

عالیہ بیگم اپنی بیٹی کو خوش دیکھ کر بہت خوش تھیں۔۔۔

سلیمان شاہ کی آواز حیدر کو ہوش کی دنیا میں لائی تھی۔۔۔

اسمانے سفید رنگ کا شرارہ پہنا ہوا تھا۔۔۔شمس بھی سفید شلوار قمیض میں بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔۔

نکاح کے بعد سب لوگ خوش گپیوں میں مصروف ہو گئے تھے۔۔۔

صوفیہ کو اب یہ بات پتہ چلی تھی کہ شمس شفیق کا بیٹا ہے۔۔۔ لیکن اسے ایک بات کی سمجھ نہیں آئی کہ باپ کے بغیر شمس اکیلا نکاح کے لیے کیوں آیا۔۔۔

شمس نے شاہ کو کہہ دیا تھا کہ وہ نکاح کے بعد اسما کو اپنے ساتھ ترکی لے جائے گا۔۔۔ اور دونوں وہی پر رہے گے اور آج رات ان دونوں کی فلائٹ بھی تھی۔۔۔۔

حویلی میں کسی کو شمس کے فیصلے سے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔۔۔

شمس کے ساتھ اسما کو رخصت کر دیا گیا تھا۔۔ سب لوگ بہت خوش تھے اسما خود بھی بہت خوش تھی۔۔۔

ترکی جانے سے پہلے شمس نے شفیق کے لیے ایک میسج چھوڑا تھا۔۔۔

شفیق نے جب شمس کا وائس میسج سنا تو اسے بہت غصہ آیا تھا۔۔۔

تم نے بہت برا کیا شمس میرا بیٹا ہونے کے باوجود تم نے شاہ کا ساتھ دیا۔۔

شاہ تم نے میرے بیٹے کو میرے خلاف کر کے بہت بڑی غلطی کی ہے۔۔۔ شفیق نے غصے سے کہا۔۔۔

شمس نے شفیق کو کہا تھا کہ اسے دکھ ہے کہ وہ ایک ایسے انسان کا بیٹا ہے جو صرف ظلم کرنا جانتا ہے۔۔۔

شفیق کو معلوم ہو گیا تھا کہ شمس کو سب کچھ پتہ چل گیا ہے۔۔ لیکن وہ ابھی تک یہی سمجھ رہا تھا کہ شمس کو یہ سب کچھ شاہ نے بتایا ہے۔۔۔

💖-----------💖

جاناں آج تو تم نے پورا ارادہ کیا ہوا ہے مجھے مارنے کا۔۔۔شاہ نے فیری کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے سامنے کھڑا کرتے ہوئے پیار سے کہا۔۔۔

شاہ میں بھلا آپ کو کیوں ماروں گی۔۔۔فیری نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

جاناں اتنے ہتھیاروں سے لیس ہو کر میرے سامنے آؤ گی تو میں بندہ بشر بھٹک بھی سکتا ہوں۔۔۔شاہ نے فیری کی لٹ کو کھینچے ہوئے کہا۔۔۔۔

شاہ کی بات کا مطلب سمجھ کر فیری کے گال گلابی ہو گئے تھے۔۔۔

شاہ نے فیری کو اپنے سینے سے لگایا تھا اور اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا تھا۔۔۔

فریال نے بھی سکون سے اپنی آنکھیں موندلی تھیں۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

شاہ نے فیری کو تہمینہ بیگم کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔۔۔

💖------------💖

اسماتم نے مجھے دل سے معاف کیا ہے یا میری دھمکی میں آکر مجھے معاف کیا ہے۔۔۔ شمس نے اسما سے پوچھا یہ لوگ تھوڑی دیر پہلے ہی ترکی پہنچے تھے۔۔۔

اگر میں نے آپ کو دل سے معاف نا کیا ہوتا تو کیا اب اس وقت آپ کے ساتھ کھڑی ہوتی۔۔۔؟ اسما نے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

یار وہ میں تو بس۔۔۔۔ شمس نے کچھ کہنا چاہا جب اسما نے شمس کے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر شمس کو کچھ بھی بولنے سے باز کیا۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

شمس میں چاہتی ہوں ہم دونوں یہاں پر اپنی زندگی کی نئی شروعات کرے۔۔۔پرانی باتوں کو بھول جائے اگر ہم پرانی باتوں کے پیچھے پڑے رہے تو ہم اپنا آج بھی خراب کر دے گے۔۔۔اسمانے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

شمس نے اسما کے ہاتھ پر کس کی تھی جو اس نے شمس کے منہ پر رکھا تھا۔۔۔

اسمانے جلد سے اپنا ہاتھ پیچھے کیا تھا۔۔۔

مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم اتنی سمجھداری والی باتیں بھی کر لیتی ہو۔۔۔شمس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اور اسما کو گلے لگایا تھا۔۔۔

اسما بھی شمس کی بات سن کر مسکرا پڑی تھی۔۔۔

صوفیہ کا کام صرف فیری کو گھر سے نکالنا تھا۔۔اور وہ موقع کی تلاش میں تھی۔۔۔اسے موقع نہیں مل رہا تھا وجدان یہاں نہیں تھا۔۔اور شاہ بھی تھوڑی دیر پہلے حویلی سے نکل گیا تھا۔۔

فریال میں نے کچھ شاپنگ کرنی ہے تم میرے ساتھ آؤ گی۔۔۔میں سارہ کو لے جاتی لیکن وہ گھر پر نہیں ہے۔۔۔ صوفیہ نے فیری کو کہا۔۔۔

نہیں میں تمھارے ساتھ نہیں جاسکتی۔۔اب فیری صوفیہ کو یہ بھی نہیں بتا سکتی تھی کہ اسے شاہ نے منع منع کیا ہے۔۔۔

تم ابھی بھی مجھ سے ناراض ہو اس لیے منع کر رہی ہو کوئی بات نہیں۔۔۔صوفیہ نے اداسی سے کہا اور وہاں سے جانے لگی جب فیری نے اسے جلدی سے روکا۔۔۔

نہیں میں ناراض نہیں ہوں چلو چلتے ہیں۔۔۔فیری نے مسکراتے یوئے کہا۔۔۔

فیری کی بات سن کر صوفیہ کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آگئی تھی۔۔۔۔

فیری نے ہیرا بیگم سے اجازت لی تھی۔۔۔ہیرا بیگم کو شاہ نے شفیق کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا تھا۔۔اس لیے انہوں نے فیری کو اجازت دے دی تھی۔۔۔کیونکہ دونوں پاس والی مارکیٹ ہی جا رہی تھیں۔۔۔

💖------------💖

فیری جب مارکیٹ میں داخل ہوئی تو صوفیہ اس کے پیچھے چل رہی تھی۔۔۔لیکن اب وہاں صوفیہ نہیں تھی۔۔۔

فیری نے صوفیہ کو ارد گرد ڈھونڈا لیکن صوفیہ وہاں نہیں تھی۔۔۔۔فیری نے مارکیٹ سے باہر آکر دیکھا تو۔۔۔ڈرائیور بھی وہاں موجود نہیں تھا۔۔۔۔

فیری کو تو یہاں کے راستوں کا بھی علم نہیں تھا۔۔۔

فیری بہت گھبرا گئی تھی موبائل بھی اپنے ساتھ نہیں لائی تھی۔۔۔

فیری نے سوچا یہاں سے باہر نکل جاتی ہوں۔۔۔ لیکن پھر خیال آیا ہو سکتا ہے صوفیہ بھی اسے ڈھونڈ رہی ہو۔۔۔ یہ سوچتے ہی فیری پوری مارکیٹ میں صوفیہ کو ڈھونڈنے لگی تھی۔۔۔ لیکن جب اس صوفیہ کہی نہیں ملی تو فیری یہی سوچنے لگی تھی کہ اب کیا کرے۔۔۔ جب کسی نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا اور گھسیٹتے ہوئے گاڑی تک لے کر گیا تھا۔۔۔

💖-----------💖

صوفیہ نے حویلی آتے ہی شور مچا دیا تھا کہ فیری پتہ نہیں کہا چلی گئی ہے۔۔۔ سارے حویلی والے پریشان تھے۔۔۔

داجی نے شاہ کو فون کر کے حویلی آنے کا کہا تھا۔۔۔

فیری تمھارے ساتھ تھی صوفیہ پھر کہا چلی گئی۔۔۔؟ماہین بیگم نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔

ممانی میں نہیں جانتی ہم دونوں ساتھ ہی تھے۔۔۔فیری میرے پیچھے چل رہی تھی۔۔۔جب میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہاں سے فیری غائب تھی۔۔۔

صوفیہ نے بھی پریشانی سے کہا۔۔۔

صوفیہ شاہ اسے ڈھونڈ لے گا تم فکر مت کرو چلو میرے ساتھ۔۔۔سدف نے صوفیہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا اور اسے کمرے میں لے گئی۔۔۔

کیا ہوا اماں آپ مجھے یہاں کیوں لائی ہے۔۔۔؟صوفیہ نے پوچھا۔۔۔

اب مجھے سچ سچ بتاؤ تم نے فیری کے ساتھ کیا کیا ہے۔۔۔؟

سدف نے صوفیہ سے پوچھا کیونکہ وہ اپنی بیٹی کو اچھی طرح جانتی تھیں۔۔۔

سدف کی بات سن کر صوفیہ ہنس پڑی تھی۔۔۔

💖-----------💖

شاہ حویلی آیا تھا اور تمام لوگوں کو پریشان دیکھ کر اسے کچھ غلط ہونے کا شدید احساس ہوا تھا۔۔۔۔

داجی کیا ہوا ہے۔۔۔؟سب ٹھیک ہے۔۔۔؟شاہ نے پوچھا اسے فیری کہی نظر نہیں آئی تھی۔۔۔۔

داجی نے ساری بات شاہ کو بتادی تھی۔۔۔۔

صوفیہ کہاں ہے۔۔۔؟ شاہ نے غصے سے پوچھا۔۔

سدف اسے کمرے میں لے کر گئی ہے۔۔۔ماہین بیگم نے کہا۔۔۔

شاہ صوفیہ کے کمرے کی طرف گیا تھا۔۔۔

لیکن اندر سے آتی ہوئی آوازوں پر یقین کرنا اس کے لیے مشکل تھا۔۔۔

صوفیہ سدف کو کہہ رہی تھی کہ اس نے شفیق کے ساتھ مل کر فیری کو اغوا کروایا ہے۔۔۔اور سدف نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔تم نے بہت اچھا کام کیا۔۔۔

شاہ اندر آیا دونوں ماں بیٹی نے جب شاہ کو دیکھا تو ان کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا۔۔۔

شاہ کا چہرہ اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ وہ سب سن چکا ہے۔۔۔

فیری کہاں ہے۔۔۔؟شاہ نے غصے سے صوفیہ کا بازو دبوچتے ہوئے پوچھا۔۔۔

غصے کی زیادتی سے اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔

مجھے نہیں معلوم بھاگ گئی ہو گی مجھے کیا معلوم۔۔۔

صوفیہ نے شاہ کی گرفت سے اپنا بازو آزاد کرواتے ہوئے کہا۔۔۔

اگر میری اینجل کو زرا سی بھی خراش آئی تو۔۔۔ تمھاری جان لینے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگاؤں گا۔۔۔شاہ نے دھاڑتے ہوئے کہا اور وہاں سے نکل گیا۔۔۔

صوفیہ زمین پر گر گئی تھی۔۔۔جو بھی کرنا ہے کر لو شاہ اب وہ تمھارے قابل نہیں رہی۔۔۔صوفیہ نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

اس نے اسی وقت شفیق کو فون کر کے بتادیا تھا۔۔۔اور صوفیہ کو پورا یقین تھا کہ شفیق کے آدمیوں نے فیری کو اغوا کر لیا ہو گا۔۔۔۔

اور اس وقت وہ شفیق کے پاس ہو گی۔۔۔۔

💖------------💖

شاہ حویلی سے نکلا تھا اور اسی مارکیٹ گیا تھا۔۔۔

شاہ کی قسمت اچھی تھی کہ اسے فیری سامنے ہی نظر آ گئی تھی۔۔۔۔

شفیق کے آدمی فیری کو ڈھونڈ رہے تھے لیکن ان کو فیری کہی بھی نہیں ملی تھی۔۔۔مارکیٹ بہت بڑی تھی۔۔۔۔

شاہ نے فیری کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے ساتھ گاڑی میں لا کر پٹخا۔۔۔

فیری شاہ کو دیکھ کر خوش ہوئی تھی۔۔۔۔

شاہ۔۔۔فیری نے کچھ کہنا چاہا جب شاہ نے دھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اگر تمہاری زرا سی بھی آواز مجھے آئی تو چلتی گاڑی میں سے باہر پھینک دوں گا۔۔۔۔

شاہ نے غصے سے کہا فیری نے دوبارہ بولنے کی غلطی نہیں کی تھی۔۔۔۔

💖-----------💖

سر اسے شاہ لے گیا ہے۔۔۔شفیق کے آدمی نے فون کر کے شفیق کو بتایا۔۔۔۔

اُلو کے پٹھو تم لوگ کیا کر رہے تھے۔۔۔ شفیق نے چلاتے ہوئے کہا۔۔۔

ہمیں نہیں معلوم کہ شاہ کہاں سے آگیا تھا۔۔اس آدمی نے کہا شفیق نے غصے سے فون زمین پر پٹخا تھا۔۔۔

سارے کے سارے کام چور ہیں شفیق نے غصے سے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔۔۔اسے اتنا اچھا موقع ہاتھ سے جانے کا زیادہ دکھ ہو رہا تھا۔۔۔

💖-----------💖

شاہ فیری کا ہاتھ پکڑ کر اسے حویلی کے اندر لایا تھا۔۔۔

اور آتے ہی اس نے صوفیہ کو آواز دی تھی۔۔۔

صوفیہ اور سدف باہر آئی تھیں۔۔۔دونوں شاہ کو دیکھ کر ڈر گئی تھیں۔۔۔اس وقت شاہ لگ ہی اتنا خطرناک تھا۔۔۔

شاہ نے صوفیہ کے منہ پر تھپڑ مارا تھا۔۔۔سب لوگ حیرانگی سے شاہ کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

شاہ یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔داجی نے غصے سے شاہ سے پوچھا۔۔۔

داجی پوچھیے ان دونوں سے کہ یہ دونوں کیا کرنا چاہ رہی تھیں۔۔۔شاہ نے غصے سے کہا۔۔۔

شاہ کیا بول رہے ہو صاف کہو۔۔۔؟داجی نے شاہ کو کہا۔۔۔

ان دونوں نے شفیق کے ساتھ مل کر فیری کو اغوا کرنے کا پلان بنایا تھا۔۔۔اگر میں وقت پر نا پہنچتا تو شفیق کے آدمی فیری کو لے جا چکے ہوتے۔۔۔شاہ نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔۔۔

باقی سب لوگ بے یقینی کے عالم میں کھڑے صوفیہ اور سدف کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

سدف ابھی اور اسی وقت اپنی بیٹی کو لے کر ہمارے گھر سے نکل جاؤ۔۔۔داجی نے سدف کو کہا۔۔۔

داجی میری بات۔۔۔سدف کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی داجی بول پڑے تھے۔۔۔

میں نے کہا یہاں سے نکل جاؤ۔۔۔اگر تم دونوں مجھے دوبارہ حویلی میں نظر آئی تو دونوں کو میں خود حویلی سے نکالوں گا۔۔۔داجی نے غصے سے کہا اور وہاں سے چلے گئے۔۔۔

شاہ فیری کا ہاتھ پکڑ کر کمرے میں لے گیا تھا۔۔۔

آبان اور سارہ دونوں اپنی ماں اور بہن کو افسوس سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

💖------------💖

Urdu Novels Ghar

کمرے میں آتے ہی شاہ نے فیری کا ہاتھ چھوڑا تھا۔۔۔اور خود ٹہلنے لگا تھا۔اس کا غصہ کم ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

شاہ میری بات تو سن لے۔۔۔فیری نے ڈرتے ہوئے شاہ کو کہا۔۔۔۔

کیا سنو جب میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ میرے بغیر تم حویلی سے باہر نہیں نکلو گی۔۔۔پھر کیوں گئی تم باہر بولو۔۔۔؟شاہ نے فیری کے دونوں بازو سے جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا فیری کی آنکھوں میں پانی آگیا تھا۔۔۔۔

شاہ نے جب فیری کی آنکھوں میں پانی دیکھا تو اپنی گرفت ہلکی کی تھی۔۔۔۔

اینجل تم جانتی ہو میں کتنا ڈر گیا تھا یار میں تمھیں کھونے سے ڈرتا ہوں۔۔۔۔

پلیز آئندہ ایسا مت کرنا۔۔۔شاہ نے فیری کو اپنی باہوں میں بھینچتے ہوئے کہا۔۔۔

💔------------💔

صوفیہ اور سدف حویلی سے چلی گئی تھیں۔۔۔۔

شفیق کے گھر میں آگ لگی تھی شفیق اندر ہی تھا اور آگ بہت زیادہ لگی تھی۔۔۔پورا گھر جل گیا تھا۔۔۔

شفیق کی باڈی بہت زیادہ جل گئی تھی۔۔۔

اللہ تعالیٰ نے شفیق کو سزا دے دی تھی۔۔۔۔

شاہ کو جب معلوم ہوا تو اس نے دا جی کو بتا تھا اور دا جی نے کہا تھا۔۔۔

بے شک اللہ بہتر انصاف کرنے والا ہے۔۔۔شمس کو باپ کی موت کا سن کر دکھ ہوا تھا۔۔لیکن وہ دوبارہ پاکستان نہیں آیا تھا۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

شفیق صاحب نے اپنا بویا ہوا کاٹا تھا۔۔۔۔

فاروق صاحب عالیہ سے معافی مانگنے آئے تھے۔۔۔ لیکن عالیہ نے فاروق صاحب کو معاف نہیں کیا تھا۔۔۔

فاروق صاحب مایوس ہو کر واپس چلے گئے تھے۔۔۔

انہوں نے فیری سے بھی معافی مانگی تھی اور فیری نے اپنے باپ کو معاف بھی کر دیا تھا۔۔۔

💖-----------💖

پانچ سال بعد۔۔۔۔

شاہ اور فیری کا چار سال کا ایک بیٹا تھا۔۔۔جو اپنے باپ سے زیادہ متاثر تھا۔۔۔لیکن ڈریسنگ وہ وجدان کے جیسی کرتا تھا۔۔۔

وجدان کو بھی اللہ نے ایک بیٹا دیا تھا جو شاہ کے بیٹے جیسا بلکل بھی نہیں تھا۔۔۔

بلکہ وہ بہت معصوم سا تھا۔۔۔

اسما اور شمس کو اللہ نے دو جڑواں بیٹیوں سے نوازہ تھا۔۔۔

سارے اپنی زندگی میں بہت خوش اور مگن تھے۔۔۔

اب ان کی زندگی میں خوشیاں ہی خوشیاں تھی۔۔۔

دا جی کو گزرے دو سال ہو چکے تھے۔۔۔

سدف اور صوفیہ الگ گھر میں رہنے لگی تھی آبان ملک چھوڑ کر چلا گیا تھا۔۔۔

سارہ کے لیے بہت اچھا رشتہ آیا تھا۔۔اور وہ خوش بھی تھی اللہ نے سارہ کو قدر کرنے والا شوہر دیا تھا۔۔۔

عالیہ بیگم بھی وقت کے ساتھ ساتھ ٹھیک ہو گئی تھیں۔۔۔۔

وجدان کبھی حویلی رہتا تو کبھی شہر کیونکہ اس کے شہزادے کا دل حویلی میں ہی زیادہ لگتا تھا۔۔۔

💖-----------💖

ختم شد۔۔۔۔💞💞